دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی کے رسائل کا مجموعہ



رسائلِ دعوتِ اسلامی

جلد: 1

اس جلد میں آپ پڑھیں گے:

فیضانِ مرشد	18
احساسِ ذمہ داری	49
جنت کی تیاری	97
وقفِ مدینہ	202
مدنی کاموں کی تقسیم	275
مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے	296
مدنی مشورے کی اہمیت	347
تعارفِ دعوتِ اسلامی	378



از: نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری

پیشکش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران

مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی کے رسائل کا مجموعہ

رسائلِ دعوتِ اسلامی

(جلد 1)

پیش کش

مرکزی مجلسِ شوریٰ

نام کتاب: رسائل دعوتِ اسلامی (جلد:3)

پیش کش: المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center

پہلی بار: ربیع الاول ۱۴۴۶ھ، ستمبر 2024ء

تعداد:

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ

MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina,Mohalla Sodagaran,Old Sabzi Mandi,Karachi

UAN: +92211111252692 , , :92-313-1139278

www.dawateislami.net www.maktabatulmadina.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شبیر شریف روڈ G-11 مرکز اسلام آباد	051-5553765	لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	04237311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	0614511192	فیصل آباد: امین پور بازار	0412632625
پشاور: مکتبۃ المدینہ سٹی ٹاور شاپ #الف 15،16 کابلی روڈ پشاور سٹی	0092 341 1458486	حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	0222620122
سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر	0092 312 2611826	میر پور آزاد کشمیر: چوک شہیداں	05827437212

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

DAWAT-E-ISLAMI

مکتبۃ المدینہ MAKTABA TUL MADINAH

فہرست

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
پیشِ لفظ	15	قادِریوں کیلئے بِشارت کے بغدادی پھول	37
فیضان مرشد	18		
فیضانِ مرشد	19	پیر و مرشد ہمارے اُستاذ بھی ہیں	38
درود شریف کی فضیلت	19	مُرشِد کے حقوق	39
غوثِ اعظم کا تَصَرُّف	19	اللہ تعالیٰ کا تقرُّب	41
اللہ تعالیٰ کے خاص بندے	21	نیک بننے کا نسخہ	41
مرجعِ حاجات	22	مدنی انعامات کی برکات	42
356 اولیاءِ کرام	23	روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	43
تمام عالَم میں تصرف فرمانے والے	25	گناہوں کے مرض سے شِفاء	44
فِرِشتوں کا تَصَرُّف	27	میں فنکار تھا	44
شیطان کا تَصَرُّف	28	خوش نصیب عطاری	47
شیطان سے بچنے کا طریقہ	29	احساسِ ذمہ داری	49
اِمام رازی اور شیطان	29	احساسِ ذمہ داری	50
مُرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیجئے	30	دُرود شریف کی فضیلت	50
		فاروقِ اعظم کا احساسِ ذمہ داری	50
مُرشِدِ کامل	31	کامیابی پانے والے خوش نصیب	52
امیر اہلسنّت کی چند نُمایاں خُصوصِیّات	32	ہر ایک ذمہ دار ہے	53
علماءِ اہلسُنّت کے تاثرات	33	زخمی اونٹ	53

گھر کے کام کر دیا کرتے	54	چہرہ تاریک کر دیا جائے گا	66
خوفِ آخرت	54	بے عمل مبلغ	67
احساسِ ذمہ داری	55	10 فکر انگیز فرامینِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	68
منصب ملنے پر حیرانی	56	تو کیا کوئی بھی ذمہ داری نہ لی جائے؟	69
نگرانی ملنے پر خوف زدہ	57	ذمہ داران کے لئے مدنی پھول	70
ہمارا طرزِ عمل	57	(۱)خود کو ماتحت جانیں	70
منصب کے سبب زہد و تقویٰ میں اضافہ	57	(۲)غصہ سے اجتناب کریں	72
		(۳)سب سے یکساں تعلقات رکھیں	76
خوشبو جاتی رہی	58		
شہد کے لئے اجازت لی	58	(۴)علمائے کرام سے مربوط رہیں	77
آمدنی کم ہوگئی	59	(۵)اطاعت کو اپنا شعار بنالیں	80
ایک ہی کرتا	59	حکایت امیر اہل سنت مدظلہ العالی	81
انگور کھانے کی خواہش	59	(۶)اپنے مدنی مقصد کو نہ بھولیں	82
شاہی سواری سے اجتناب	60	(۷)سنجیدہ رہئے	83
حاکم کا نام محتاجوں کی فہرست میں	60	امیر اہلِ سنت مدظلہ العالی اور احساسِ ذمہ داری	84
اعتراض وارد ہونے پر نگران کی وضاحت	61		
		احساسِ ذمہ داری پیدا کریں	88
انفرادی عبادت کی مدنی سوچ	62	جنت کی تیاری	97
ہماری حالتِ زار	64	جنت کی تیاری	98
اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر	65	درود شریف کی فضیلت	98
ریاکار کا انجام	66	اَدنیٰ جنّتی	98

جنّت کے دَرَجے	100	علمِ دین	121
جنّت کی دُعا	101	برکاتِ امیرِ اہلسنت	122
شانِ صدیقی	101	اگر آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں تو۔۔۔	125
جنّتی حوریں	102		
حور کا مہر	104	روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	127
جنّت کی نہریں	105	نیک اعمال کے لئے کمربستہ ہو جایئے	127
جنّتیوں کا کھانا پینا	106		
جنّتیوں کے لباس	107	علمِ دین کی جستجو	129
جنّت کا بازار اور دیدارِ ربِ غفار جل جلالہ	108	جھگڑا ترک کرنا	131
		حلال کھانا اور سنّت اپنانا	132
آہ! کون غور کرے؟	113	وُضو	134
جنّت ایمان والوں کے لئے ہے	115	مَدَنی قافلے پر کرم نوازی	135
جنّت والے ہی کامیاب ہیں	115	وُضو کے بعد کی دعا	137
جنّت قلبِ سلیم والوں کے لئے ہے	116	تحیۃُ الوُضو	138
		اذان و اقامت	140
موتیوں کا محل	116	اذان کا جواب	140
جنّت کے مقامات	116	صف کی دُرُستی	141
جنّت میں لیجانے والے اعمال	117	مسجد بنانا	142
خوفِ خدا	117	سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا	143
عشقِ رسول	118	نمازِ تہجد	144
محبتِ صحابہ	120	نمازِ چاشت	144

پانچ اَعمال	145	رمضان کی راتوں میں نماز	161
کلمہ طیبہ	146	سفرِ حج و عمرہ میں فوتگی	162
نمازِ جنازہ	146	راہِ خدا کا مسافر	162
جنّتی کا جنازہ	147	ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی	164
تعزیت	147	قرآن پڑھنے والا	165
تین بچوں کا انتقال	148	ذِکر اللہ کے حلقے	167
کچا بچّہ	148	کلماتِ رضائے الٰہی	168
اللہ سے ڈرنا اور حسنِ اَخلاق	152	لاحول شریف کی کثرت	169
چھ (6) چیزوں کی ضمانت	152	درود شریف	169
پیٹ کا قفلِ مدینہ وغیرہ	153	خدمتِ والدین	170
موٹا مچھر	154	صِلۂ رحمی	173
جاندار بدن کی آفتیں	155	بہن بیٹیوں کی پرورش	174
پیٹو پر گناہوں کی یلغار	155	یتیم کی کفالت	174
ہلکے بدن کی فضیلت	156	مریض کی عیادت	175
مرد و عورت کا وزن کتنا ہونا چاہئے؟	156	اللہ کی رضا کے لئے ملاقات	176
		ڈرائیور پر انفرادی کوشش	178
کسی سے کچھ نہ مانگنا	157	حاجت روائی	179
مسلمان سے بھلائی	158	مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا	179
صَدَقہ اور قرض	159		
روزہ	159	غُصّہ نہ کرنا	180
کلمہ، روزہ اور صَدَقہ	160	غُصّہ پینا	181

عَفْوودرگزر	181	حضرتِ مریم کی والدہ کی دعا	203
تین مبارک خصلتیں	183	مریم کا مطلب	204
پردہ پوشی	183	حضرت مریم کی کفالت	205
اللہ کے لئے محبت	185	کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے	206
سلام عام کرنا	186		
گھر میں بھی سلام کرنا	186	دینِ اسلام کی خِدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟	206
گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مَدَنی پھول	188	امامت و دینی خِدمت پر اُجرت جائز ہے	207
نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا	190	صِدّیقِ اکبر کا یومیہ وظیفہ	208
نابینا پن پر صبر	192	ترکِ کسب کس کیلئے افضل ہے؟	209
مسلمانوں سے تکلیف دور کرنا	195	اصحابِ صُفّہ کون تھے؟	213
حلال کمانا اور کارِ خیر میں خرچ کرنا	195	مشہور اصحابِ صُفّہ	214
قرض کے تقاضے میں نرمی	196	اصحابِ صُفّہ پر آقا کی نظرِ عنایت	214
زِنا سے بچنا	197	اصحابِ صُفّہ کی حوصلہ اَفزائی	215
حبشی چیخیں مار کر رونے لگا	198	سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ روایت کرنے والے	215
اللہ کی خفیہ تدبیر	199		
ثواب سے محرومی	200	دودھ کا ایک پیالہ اور 70 صحابہ	216
وقفِ مدینہ	202	سیدنا ابو ہریرہ کی بھوک سے بے ہوشی	219
وقفِ مدینہ	203		
دُرود شریف کی فضیلت	203	نامعلوم درد	220

ابو ہریرہ کا توشہ دان	221	فرمانِ جنّت نشان	231
اصحابِ صُفّہ بھوک سے گر پڑتے	223	مسلمان کو کپڑا پہنانے کی فضیلت	232
اصحابِ صُفّہ کی شان میں آیتِ قراٰن	224	دعوتِ اسلامی کا تعارف	232
		دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں	234
بہترین زندگی	225	جنّت میں آقا کے پڑوس کی بشارت	243
وقف ہونے والے کی عظمت	226		
صدقہ و خیرات کن کو دینا افضل ہے؟	226	12 ماہ کا سفر کرنے والے طالبِ علم پر کرم	244
تنگدستی چھپانا اچھا عمل ہے	226	حضرت معاذ بن جَبَل کی یمن روانگی	247
خدمت دین کیلئے وقف ہونے والے کی خُودداری	227	5 غیبی خبریں	247
دین کے خادِموں کی مالی خدمت کی جائے	227	انبیاء کی قربانیاں	249
		ہجرت سنتِ انبیاء ہے	250
اعلیٰ حضرت کا فرمان	228	گناہوں سے بچنے کیلئے ہجرت کرنے والا جنّتی ہے	252
قبولیّت کا پروانہ	228		
راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے	229	آقا کی قربانیاں	254
		صحابہ کی قربانیاں	255
مال کے 3 فائدے	231	اولیاء کی قربانیاں	256
سب سے افضل کام	231	امیر اہلسنت کی قربانیاں	258
مسلمان کو اُس کی چاہت کی چیز کِھلانے کی فضیلت	231	اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ	260

مسلمانوں کی خستہ حالی	260	دعوتِ اسلامی کو تقسیمِ کار کی ضرورت ہے	279
مسجدوں کی ویرانی	261		
افسوس! نماز کیلئے کوئی بھی نہ آیا	262	تقسیمِ کار کی بہترین تصویر	280
ویران مسجد	262	نفسِ جاہ پسند	280
مدنی قافلے نے مسجد آباد کی	266	حرصِ جاہ ومال کی تباہی	282
نیّت صاف منزل آسان	267	شہرت کی ہلاکت خیزی	282
مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت	268	گمنامی نعمت ہے	283
		پسنجر ٹرین کا مسافر	285
حافِظِ قرآن بیٹے نے عذابِ قبر سے بچالیا	269	اخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ	287
		نگرانوں کے لیے دس فکر انگیز فرامین مصطفی	289
عطار کا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام	270	کامیاب مبلغ	291
دعائے عطار مدظلہ العالی	271	دیمک نہیں شہد کی مکھی جیسا بنیں	291
قافلے میں چلو	272	فراستِ امیر اہلسنّت	292
مدنی کاموں کی تقسیم	275	مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے	296
مدنی کاموں کی تقسیم	276	مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے	297
دُرود شریف کی فضیلت	276	درود پاک کی فضیلت	297
کام کی مبارک تقسیم	276	تقسیم کاری کی ضرورت	399
شہد کی تیاری اور تقسیم کاری	277	تقسیم کاری کا بہترین وقت	399
لنگڑا اور اندھا	278	تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے	300
آگ بجھ گئی	278	پُوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے	301

تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی	301	آپ ہی ذمہ دار ہیں	323
		توازن	323
بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے	302	حوصلہ افزائی	324
		اعتماد	324
مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے	304	آپ کا تعاون	325
کپڑوں کے دھبّے	304	تجربہ بھی ہو جاتا ہے	326
تقسیم کاری کا مدنی مقصد	304	فوائد کے بجائے نقصانات	327
تقسیم کاری کے فوائد	305	تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ	328
مدنی تربیت	305		
تربیت کے مشکبار مدنی پھول	306	مقصدِ بعثت	329
مدنی تربیت کا قرآنی نُسخہ	308	حسن خلق کے معنی	330
احساسِ ذمہ داری	309	اخلاقِ حسنہ	330
احساسِ ذمہ داری کی ایک مثال	311	ہلکی پھلکی عبادت	331
فاروقِ اعظم کا احساسِ ذمہ داری	311	اللہ کا محبوب بندہ	331
وقت کی قدر	316	دُعائے مصطفی	332
صحابی کی عاجزی	318	ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں	332
روٹی کے بجائے کیک نُما کھانا	319	حسن اخلاق کی اہمیت	333
امیر اہلسنّت اور وقت کی قدر	320	بُلند حوصلہ	334
ضیاعِ اوقات کے چند اُمور کی نشاندہی	322	بقاء کے انمول موتی	335
		مدنی اصولوں کی محافظت	336
سُستی اور غفلت	323	اہم اُمور	337

اہم ذمہ داریاں	337	نیک بخت کون؟	353
حوصلہ شکنی کی نحوست	338	خود رائی کا نقصان	353
خود اعتمادی کی فضا	339	مشورہ کرنا سنت ہے	354
صلاحیتوں کے مطابق تقسیم	340	جنگی تدبیر اور مشورہ	354
نہر کا بہاؤ	340	سیدنا صدیق اکبر کے مشورے	356
19 مدنی پھول	341	سیدنا فاروق اعظم کے مشورے	356
افرادی قوت کا سمندر	343	خلیفہ کا چناؤ بھی مشاورت سے	356
ہمّت ہارنا چھوڑ دیں	344	مشورے کی سنت اپنایئے	357
دُعا سے غفلت نہ برتیں	344	کسی کی رائے حقیر نہ جانئے	357
قابلِ توجہ	345	امیر اہلسنّت کی گیا بات ہے	358
آہ! میرا کیا بنے گا	345	امیر اہلسنّت کے مدنی مشورے کا انداز	358
مدنی مشورے کی اہمیت	347		
مدنی مشورے کی اہمیت	348	مشورہ قربت کا باعث ہے	360
درود پاک کی فضیلت	348	صائب الرائے کی فوقیت	361
تقسیم کار اور نعم البدل کی خوبصورت تدبیر	348	مشورہ دینے والا کیسا ہو؟	362
		مُشیر عاجزی و اخلاص والا ہو	363
مشورے کے فوائد	349	مشورہ یا حکم؟	364
مشورہ کرنے والا درستی پاتا ہے	350	مُشیر امین اور رازدار ہو	365
خود رائی عقل کی دشمن	351	ذمہ داران کیلئے 19 مدنی پھول	367
پسند کا معاملہ	351	مدنی مشورے کو مؤثر بنانے والے مدنی پھول	372
فرمانِ اعلیٰ حضرت	351		

تعارفِ دعوتِ اسلامی	378	حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع	396
تعارفِ دعوتِ اسلامی	379	اولاد مل گئی	397
دُرُودِ پاک کی فضیلت	379	اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب	397
”دعوتِ اسلامی“ کا آغاز	379	اِسی ماحول نے ادنی کو اعلی کر دیا دیکھو!	398
دعوتِ اسلامی 66 ممالک میں	381		
کُفّار میں تبلیغ	382	مَدَنی انعامات	400
کافِر کا قبولِ اسلام	382	عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمٰی	401
مَدَنی قافِلے	383		
نورانی چہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا	384	مَدَنی مذاکَرات	401
		رُوحانی علاج اور اِستِخارہ	402
مدنی تربیت گاہیں	385	بَرین ٹیومر کا مریض تندرست ہو گیا	403
مساجد کی تعمیر	385		
آئمۂ مساجد	386	حُجّاج کی تربیت	404
گُونگے، بَہرے اور نابینا اسلامی بھائی	386	تعلیمی ادارے	404
دھاڑیں مار مار کر رونے لگے	387	جامِعۃُ المدینہ	405
کرسچین کا قبولِ اسلام	389	مدرَسۃُ المدینہ	406
جَیل خانے	390	مدرَسۃُ المدینہ (بالغان)	406
قیدی کی اصلاح	390	مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟	406
اجتماعی اِعتِکاف	393		
میں نے کئی بار خودکُشی کی کوشش کی تھی	394	شِفاخانے	408
		تَخَصُّص فِی الْفِقْہ	409

شریعت کورس	409	ایصالِ ثواب	414
مجلسِ تحقیقاتِ شَرعیّہ	409	مکتبۃ المدینہ کے بستے	414
دارُالاِفتاء اہلِ سُنَّت	410	مجلس تراجم	415
انٹرنیٹ	410	بیرونِ ملک اجتماعات	415
آن لائن دارُالاِفتاء اہلِ سُنَّت	410	تربیتی اجتماعات	415
مکتبۃ المدینہ	411	”فیضانِ رضا“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی پھول	416
المدینۃُ العلمیّۃ	411		
مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل	412		
مختلف کورسز	413	مآخذ ومراجع	424
نامعلوم درد	413		

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”علما و مشائخ“ کے 10 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی 10 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عَمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور (2) تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (3) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (4) جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں **صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم** (5) جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رضی اللہ عنہ** اور جہاں جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا وہاں رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھوں گا۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (7) اس کتاب میں جن جن بزرگوں کا نام آیا ہے، انہیں فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کروں گا۔ (8) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (9) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ (10) اس روایت عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔[2] پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں بیان کردہ باتیں دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا۔



1 معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942
2 حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم: 10750

پیشِ لفظ

وعظ و نصیحت اگرچہ دو الگ الگ لفظ ہیں اور ایک دوسرے کے معنیٰ میں استعمال بھی ہوتے رہتے ہیں، مگر ان سے حقیقت میں کیا مراد ہے، اس میں انتہائی معمولی سا فرق ہے، مثلاً وعظ سے مراد خیر کی ایسی باتیں یاد دلانا ہے جن سے دل نرم پڑ جائے اور ایک قول کے مطابق وعظ ایسی بات کی طرف راہ نمائی کرنے کو کہتے ہیں جو بطریقۂ رغبت وڈر اصلاح کی طرف بلائے۔[1] جبکہ نصیحت کا لفظ خلوص و عبرت کے لیے بھلائی کی بات بتانے اور نیک صلاح مشورے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔[2] جیسا کہ شفا شریف میں ہے کہ جس شخص کو نصیحت کی جارہی ہو، اس کی مکمل بھلائی اور خیر خواہی کے ارادے کو نصیحت کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[3]

وعظ و نصیحت کا مقصود چونکہ دوسروں کی اصلاح ہوتا ہے، لہٰذا اگر دیکھا جائے تو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوَتِ اسلامی کی کامیابی کا ایک بہت بڑا ذریعہ وعظ و نصیحت پر مشتمل پر اثر بیانات بھی ہیں، یہ بیانات کرنے والے مبلغین اگرچہ بہت زیادہ ہیں، لیکن اگر یہ کہا جائے کہ ان سب کے سرخیل و سردار عظیم مبلغ اسلام، سچے عاشق رسول و پابندِ سنت، باعمل و باکردار، صاحبِ فراست و معاملہ فہم، حاضر جواب و حاضر دماغ، عصری تقاضوں سے ہم آہنگ جہاں دیدہ شخصیت دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

نگرانِ شوریٰ کے بیانات تنظیمی طور پر کس قدر اہمیت کے حامل ہیں، ان کے متعلق بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے یہ ارشادات پڑھ لیجئے:

☆ نگرانِ شوریٰ کے بیانات انقلابی ہوتے ہیں۔[4] ☆ نگرانِ شوری کے کئی انقلابی بیانات ہیں،

---

1. تفسیر خازن، پ11، سورہ یونس، تحت الآیۃ:57، 2/448
2. اردو لغت کبیر، 20/73 ماخوذاً
3. کتاب الشفا، 2/28
4. ۷ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ بمطابق 29 نومبر 2014ء بعد عشاء مدنی مذاکرہ

ان کو عام کیجئے اِن شاءَ اللہ اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔[1] ☆ اللہ پاک کی رحمت سے نگرانِ شوریٰ کے بیانات سے کئی اسلامی بھائیوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔[2]

نگرانِ شوریٰ کے بیانات کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر تقریباً 2009 یا 2010 میں دعوتِ اسلامی کی کے شعبہ اسلامک ریسرچ سنٹر کے نگران اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العَالی کے حکم پر بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے نام سے ایک شعبہ قائم ہوا جس کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی۔ چنانچہ میں نے اپنی تمام تدریسی و دیگر مصروفیات کو چھوڑ کر یہ ذمہ داری اٹھائی اور صرف تین چار سالوں میں ہی تقریباً 19 کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آ گئے۔ پھر دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکا تو اسلامک ریسرچ سنٹر کے چند ذمہ داران بالخصوص مولانا سید عمران اختر شاہ صاحب نے اس علمی ذخیرے میں چند رسائل کا مزید اضافہ کیا اور پھر یہ کام جزوی طور پر تعطل کا شکار ہو گیا۔ بہر حال اب پھر اگست 2024 کو یہ اہم کام دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ ہوا تو سابقہ کاموں کو مجلد شکل میں لانے کی ذمہ داری اس بار بھی مجھے عطا فرمائی گئی۔ چنانچہ میں نے اپنی دیگر مصروفیات کو عارضی طور پر موقوف کر کے تمام شائع شدہ کتب و رسائل کا جائزہ لے کر فوری کام کا آغاز کر دیا۔ نگرانِ شوریٰ کے بیانات کا ایک مجموعہ چونکہ **رسائل دعوتِ اسلامی** کے نام سے اور دوسرا **اسلامی شادی** کے نام پہلے ہی شائع ہو چکا ہے، لہٰذا اب ان تمام کتب و رسائل کو کل سات جلدوں میں لانے کا فیصلہ ہوا، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

جلد نمبر 1:

☆ فیضانِ مرشد ☆ احساسِ ذمہ داری ☆ جنت کی تیاری
☆ وقفِ مدینہ ☆ مدنی کاموں کی تقسیم ☆ مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے
☆ مدنی مشورے کی اہمیت ☆ تعارف دعوتِ اسلامی

---

1 ۴ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 اکتوبر 2014ء کے مدنی مذاکرہ
2 ۱۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 11 اکتوبر 2014ء عشاء بعد مدنی مذاکرہ

جلد نمبر2:

☆علم و علما کی شان ☆جامع شرائط پیر ☆پیر پر اعتراض کرنا منع ہے
☆کامل مرید ☆پیارے مرشد ☆علما پر اعتراض منع ہے
☆یہ وقت بھی گزر جائے گا

جلد نمبر3:

☆موت کا تصور ☆شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ ☆غیرت مند شوہر
☆بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟ ☆بیٹی کی پرورش ☆بیٹے کی وصیت ☆صدقے کا انعام

جلد نمبر4:

☆صحابی کی انفرادی کوشش ☆سیرت ابو درداء ☆عشق رسول
☆گستاخان رسول کا عملی بائیکاٹ کیجئے ☆اللہ والوں کا انداز تجارت

جلد نمبر5:

☆سود اور اس کا علاج ☆برائیوں کی ماں ☆گناہوں کی نحوست
☆فیصلہ کرنے کے مدنی پھول

جلد نمبر6:

☆مقصد حیات ☆ایک زمانہ ایسا آئے گا ☆ہمیں کیا ہو گیا ہے
☆ایک آنکھ والا آدمی ☆جنت کا راستہ

جلد نمبر7:

☆اسلامی شادی

شیر عطار نگرانِ شوریٰ پر اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے صدقے نور کی برسات ہو اور آپ کے فیوضات سے دنیا یونہی فیض یاب ہو۔ اٰمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ابو الابصار ابرار اختر القادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین (دعوتِ اسلامی)

Go To Index

عقیدتِ مُرشِد بڑھانے والے بیان کا تحریری گلدستہ

فَیضانِ مُرشِد

اس رسالے میں ہے؛

☆ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

☆ شیطان کے مکر وفریب سے بچنے کا طریقہ

☆ اولیاءاللہ کے تصرُّفات واختیارات

☆ صاحبِ بصیرت

☆ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی چند نمایاں خصوصیات

☆ خوش نصیب عطّاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فَیضانِ مُرشِد[1]

﴿شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ تحریری بیان مکمل پڑھ لیجئے۔اِن شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل کو یادِ مُرشد میں مچلتا پائیں گے۔﴾

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد اِلیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے تخریج شدہ رسالے **''ضیائے درودوسلام''** میں نقل فرماتے ہیں کہ **سرکارِ مدینہ**، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے: **''مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُود پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔''**

(فردوسُ الاخبار، رقم الحدیث ۳۱۴۸، ج۳، ص۴۱۷، طبعۃ دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تَصَرُّف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عَظِیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین وملّت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے عظیمُ الشّان شہرۂ

مدینہ

[1] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ بمطابق 7 جولائی 2005ء فیضانِ مدینہ، مرکز الاولیا لاہور کے ہفتہ وار اجتماع میں فرمایا۔ضروری ترمیم واضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

آفاق **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 388 پر نقل کرتے ہیں: **حضرت سَیِّدُنا شیخ عارف باللہ ابُو الخیر بِشر بن محفوظ بغدادی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ایک روز میں 12 افراد کے ہمراہ شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ حضور غوثِ اعظم دستگیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر نے ارشاد فرمایا: **''تم میں سے ہر ایک، ایک ایک مراد مانگے ہم عطا فرمائیں گے۔''** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِرشاد پر 10 صاحِبوں نے دینی حاجات، علم و معرفت (مَعْ۔رِفَتْ) کے متعلق اور 3 شخصوں (اشخاص) نے دنیوی عہدہ و منصب کی مُرادیں مانگیں۔ **''پیرانِ پیر**، روشن ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **''تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہم ان اہلِ دین و دُنیا سب کی مدد کرتے ہیں اور تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر روک نہیں۔''**

حضرت سَیِّدُنا شیخ عارف باللہ ابُو الخیر بِشر بن مَحفوظ بَغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی مَعْرِفَت مل جائے کہ وارداتِ قلبی (یعنی دِلی ارادے) میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارِد **اللّٰہ** تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ نہیں؟'' (اوروں کو اُن کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں:) ''اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں غَوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی مجلس میں اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا تو فوراً ایک نور میرے سینے میں ایسا چمکا کہ آج تک میں اُسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارِدِ حق ہے اور یہ باطِل، یہ حال ہدایت ہے اور یہ حال

گمراہی۔اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق (ق۔لَق) یعنی رنج رہا کرتا تھا۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۳۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **اللّٰہ** تبارک وتعالیٰ نے **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مُقام اور بلندی عطا فرمائی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی دنیوی واُخروی حاجات پوری فرماتے ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در سے مانگنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا (عزوجل ورضی اللہ تعالیٰ عنہ)
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
بلیّات وغم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مُـرِیْـدِی لَا تَـخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(قبالۂ بخشش از خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

اللّٰہ تعالیٰ کے خاص بندے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شبِ اسریٰ کے دُولھا، حبیبِ کبریا، مُشکل کُشا وحاجت روا عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں **اللّٰہ** تعالیٰ نے خَلق کی حاجت روائی

کے لیے **خاص** فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، **یہ بندے عذابِ الٰہی سے امان میں ہیں۔**

(المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۳۳٤، ج۱۲، ص۲۷٤)

مرجعِ حاجات

حضرت **اَنَس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **اللہ** تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے لوگوں کا **مرجعِ حاجات** بنا دیتا ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث ۹۳۸، ج۱، ص۱٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی بارگاہ میں اُن کی ظاہری زندگی میں اور وِصال کے بعد بھی حاضر ہو کر اپنی حاجتیں عرض کرتے ہیں اور اپنی جھولیاں مُرادوں سے بھر لیتے ہیں۔ بات صرف حُسنِ اِعتقاد کی ہے، اگر یہ مضبوط ہو تو خوب بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں حاجت روائی کی طاقت اور قوت عطا فرمانے والا **اللہ** ربُّ العزّت ہے۔ بے شک عالَم کے ذرّے ذرّے پر **حقیقی قبضہ اللہ** تبارک وتعالیٰ کا ہے، مگر نہ اُس کی قدرت محدود، نہ اُس کی عطا کا بابِ وسیع مَسْدُود (یعنی بند) اور بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 20 میں اِرشاد ہوتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo ترجمۂ کنز الایمان: بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) سب کچھ کر سکتا ہے۔

پارہ15،سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ، آیت20میں اِرشاد ہوتا ہے،

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۝ ترجمۂ کنز الایمان: اورتمہارے رب(عَزَّوَجَلَّ) کی عطاپر روک نہیں۔

356اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت،صاحبِ خوف وخشیت، عاشقِ اعلیٰحضرت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایۂ ناز تصنیف **فیضانِ سُنّت** تخریج شُدہ جلداوّل کے صفحہ نمبر 431 پر 356 اولیائے کرام کی روایت نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرتِ سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**اللّٰہ** تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔اور چالیس کے دِل حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔اور سات کے دِل حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیل اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔اور تین کے دل حضرتِ سَیِّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہیں۔ایک ان میں سے ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سَیِّدُنا اِسرافیل عَلٰی نَبِیِّنَا

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اَطہر پر ہے۔ جب اِن میں سے ''ایک'' وفات پاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کی جگہ ''تین'' میں سے ایک کو مقرر فرماتا ہے اور اگر ''تین'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اُس کی جگہ ''پانچ'' میں سے ایک کو اور اگر ''پانچ'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اُس کی جگہ ''سات'' میں سے ایک کو اور اگر ''سات'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اُس کی جگہ ''چالیس'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''چالیس'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اُس کی جگہ ''تین سو'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''تین سو'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو **اللّٰہ** تعالیٰ اُس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرر فرماتا ہے۔ اِن کے ذریعے (وسیلے) سے زِندگی اور موت ملتی، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا، ''ان کے ذریعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے؟'' فرمایا وہ اللّٰہ تعالیٰ سے اُمت کی کثرت کا سوال کرتے ہیں تو اُمت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لئے بددعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے، لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۴۰، حدیث ۱۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مقام ہے اولیاءِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا کہ خَلْق کی حیات و موت اور مینہ کا برسنا، نباتات کا اُگنا اور بلاؤں کا دفع ہونا ان کی برکتوں

سے ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** تعالیٰ عوام سے کسی کو چُن کر ان کی تعداد پوری فرما دیتا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں بھی ان اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے صدقے اپنی ولایت کی خیرات عطا فرما دے۔

تو اپنی ولایت کی خیرات دے دے
وسیلہ میرے غوث کا یا الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)

(مُناجاتِ عطاریہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

تمام عالَم میں تصرف فرمانے والے

سردارِ سلسلۂ سہروردیہ حضرت شَیْخُ الشُّیُوخ، شہابُ الحقِّ وَالدِّین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ مجھے علمِ کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اسکی کتابیں ازبر (یعنی حفظ) کرلی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہوگیا تھا۔ میرے عَمِّ مکرَّم (یعنی چچا جان) پیرِ معظم حضرت سَیِّدی نَجیبُ الدِّین عبدُ القاہر سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہِ غوثیت پناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے۔ راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہم اِس وقت اُس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں، جس کا دل **اللہ** تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے، دیکھ! ان کے سامنے باحتیاط (یعنی محتاط) حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے بَرَکت پاؤ۔

جب ہم حاضرِ بارگاہ ہوئے تو میرے پیر (سَیِّدی نَجیبُ الدِّین عبدُ القاہر سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) نے حضرت سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَمْ سے عرض

کی: ''اے میرے آقا! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ میرا بھتیجا علمِ کلام[1] میں آلودہ ہے، میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا۔'' حضور (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علمِ کلام میں کون کون سی کتابیں حفظ کی ہیں؟ میں نے عرض کی: ''فُلاں فُلاں کتابیں۔'' (یہ سُن کر) حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستِ مبارک میرے سینے پر پھیرا، **خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹنے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اور ان کے تمام مَطَالِب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھُلا دیئے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علمِ لَدُنّی[2] بھر دیا، تو میں حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے علمِ الٰہی[3] عَزَّوَجَلَّ کا گویا ہو کر اُٹھا (یعنی علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو تسلیم کر کے اُٹھا) اور حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ''مُلکِ عِراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گے یعنی تمہارے بعد عِراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا۔''** اس کے بعد امام شیخُ الشُّیُوخ سہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہِ طریق (یعنی طریقت**

---

[1] عِلمِ کلام: مذہبی اُمور کو دلائل سے ثابت کرنا یعنی مذہبی بحث ومناظرہ کا علم۔ (فیروز اللغات، ص ۹۰۲) اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ، جلد 23 صفحہ 627 تا 628 لکھتے ہیں: ''ائمۂ دین فرماتے ہیں جو علم کلام میں مشغول رہے اس کا نام دفترِ علماء سے محو ہو جائے۔ جب متاخرین کا علم کلام جس کے اصل اصول عقائد سنّت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادات مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اس کا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، ولہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علمائے شہر کے لئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔''

[2] عِلمِ لَدُنّی: وہ علم جو کسی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بغیر استاد حاصل ہو۔ (فیروز اللغات، ص ۹۰۲)

[3] عِلمِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم۔ (وہ علم جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا عقل میں مادہ کے محتاج نہ ہوں۔) (فیروز اللغات، ص ۹۰۲)

کے بادشاہ) ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بھجۃ الاسرار، فصول من کلامہ مرصعا...الخ، ص ۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسا تَصَرُّف تھا حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ارشادِ مبارک ''بَھْجَۃُ الْاَسْرَار'' میں ہے، ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دِل میرے ہاتھ میں ہیں۔ چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔''

(بھجۃ الاسرار، فصول من کلامہ مرصعا...الخ، ص ۱۴۹)

کُنجیاں دِل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر (عَزَّوَجَلَّ)
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتوں کا تَصَرُّف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو بھی دِلوں میں تَصَرُّف کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے جبھی تو فرشتے دِلوں میں اِلقائے خیر کرتے یعنی نیک ارادے ڈالتے اور بُرے خیالات سے بچاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک ومختار بعطائے پروردگار، غیبوں پر خبردار عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قاضی مجلسِ حَکَم (حَ۔کَم) میں بیٹھتا ہے (یعنی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے) تو دو فرشتے اُترتے ہیں جو اُس کی رائے کو دُرُستی دیتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی

توفیق دیتے ہیں اور اِسے نیک راستہ سمجھاتے ہیں جب تک حق سے مَیل نہ کرے۔(یعنی رُوگردانی نہ کرے) جہاں اُس نے مَیل کیا (یعنی روگردانی کی) فرشتوں نے اُسے چھوڑا اور آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

(السنن الکبریٰ للبیھقی،الحدیث ۲۰۱۶۶،ج ۱۰،ص ۱۵۱)

شیطان کا تَصَرُّف

جس طرح **اللہ** تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ لوگوں کے دِلوں میں تصرف کرتے ہیں۔اسی طرح **اللہ** تعالیٰ نے ابلیس شیطان کو بھی اپنے خاص بندوں کے علاوہ عام لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنے کا اختیار دیا ہے۔**سَیِّدی اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 381 پر فرماتے ہیں کہ ملائکہ کی شان تو بلند ہے شیاطین کو قلوب عوام میں تصرف دیا ہے جس سے فقط اپنے چُنے ہوئے بندوں کو مستثنیٰ (مُس۔تَث۔نا) یعنی محفوظ کیا ہے۔چنانچہ پارہ ۱۵،سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل،آیت نمبر ۶۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ ترجمۂ کنزالایمان : بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا **صَفِیَّہ بنت حُیَیّ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سلطانِ مدینۂ منورہ،سردارِ مکۂ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:''**بے شک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح جاری وساری ہے۔**''

(صحیح البخاری،کتاب بدء الخلق،باب صفة ابلیس و جنوده،الحدیث ۳۲۸۱،ج ۲،ص ۴۰۰)

حضرت سیدنا اَنَـــس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دِل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، شیطان دَبک (دَ.بَک) یعنی بھاگ جاتا ہے اور جب آدمی (ذِکر سے) غفلت کرتا ہے (بھول جاتا ہے) تو شیطان اُس کا دِل اپنے مُنہ میں لے لیتا ہے۔

(شعب الایمان ،الحدیث ۵۴۰، ج۱، ص۴۰۲)

شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب آدمی **اللہ** تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کے مکر وفریب سے بچا رہتا ہے اور شیطان اس کو غافل نہیں کر پاتا۔ جہاں انسان **اللہ** تعالیٰ کے ذکر سے **غافل ہوا**، شیطان فوراً اُس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور اُس کو بہکاتا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں ہر وقت اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْھَادِی اور شیطان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''وسوسے اور اُن کا علاج''** میں نقل کرتے ہیں کہ امام فخر الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْھَادِی کی نَزْع کا وقت جب قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس شیطان حاضر ہوا کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس بندے کا ایمان سَلْب ہو جائے۔ اگر اُس وقت وہ ایمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، کیا خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی

پہچانا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بے شک خدا عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت** (یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ) رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوسری دلیل قائم کی؟ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیں مگر اس لعین نے (اپنے زعمِ فاسد میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مبتلا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر حضرت شیخ نجم الدین کُبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں دُور دَراز مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص ۳۸۹ تا ۳۹۰)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی عزوجل

(مناجاتِ عطاریہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشدکامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان کے مکروفریب سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے۔

مُرشدِ کامل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُرفتن دَور میں جبکہ ہر طرف بے راہ روی کا دور دورہ ہے ایک ایسی ہستی کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی بدولت **اللہ** تعالیٰ نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کردیا۔ ان کو عوام و خواص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِبابت و رُوحانیت وغیرہ مختلف موضُوعات پر کئے گئے سوالات کے جَوابات پر مشتمل مدنی مذاکرے اور اصلاحی، فقہی، روحانی و اخلاقی موضوعات سے معمور کثیر کیسٹ بیانات سُنیے، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ **فیضانِ سُنّت** (تخریج شدہ)، حج و عمرہ کے متعلق **رفیق الحرمین** اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے تو پتا چلے گا کہ **اللہ** تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔

یہ **دعوتِ اسلامی** کا ٹھاٹھیں مارتا سَمُندر دیکھئے کہ **اللہ** تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسِقوں کو مُتّقی بنا دیا ہے اور بدعقیدوں کو خوش عقیدگی، جاہلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، بے باکوں کو خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور لاکھوں اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیاء سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ جامعاتُ المدینہ، دارُالافتا اہلسنّت، علماءِ کرام و مفتیانِ عِظام و مصنّفین کَثَّرَھُمُ اللہ تعالیٰ کی بہاریں دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس مردِ قلندر کے

ذریعے جہالت کو کیسے دور فرمایا ہے۔ ؎

پیکرِ علم و حکمت ، امیرِ اہلِسنّت
کہتی ہے ان کو خَلْقَت امیرِ اہلسنّت
نائبِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنّت
ہیں عالمِ شریعت امیرِ اہلسنّت
داڑھی سجائی ہم نے، زلفیں سجائی ہم نے
یہ سب ہے تیری برکت امیرِ اہلسنّت
سینے ہمیں لگایا ، درس و بیاں سکھایا
چمکائی کیسی قسمت امیرِ اہلسنّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی چند نُمایاں خُصوصِیّات

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ، عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ، جذبۂ اِحیائے سُنّت ،عفو ودرگذر، صبر، شکر ، عاجزی و انکساری، اِخلاص و تقْوٰی، حُسنِ اخلاق ،جُود وسخا، عبادت وریاضت، دُنیا سے بے رغبتی ،حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علمِ دین وتبلیغ دین بالخصوص خدمتِ اہلسنّت، محبوبانِ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ خصوصاً اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن سے انتہائی محبت وعقیدت، لوگوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کا ذہن، تمام تر معاملات حتّٰی کہ عِلاج ومُعالجہ کے بارے میں بھی لوگوں کی رہنمائی وغیرہ خاصیتیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی

ذات میں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو ایسا مقام عطا فرمایا کہ وقت کے بڑے بڑے علماء الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں علماءِ اہلسنّت دامت فیوضُھم کے تأثرات

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! علمائے اہلسنّت دامت فیوضہم امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مَدَنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں، چنانچہ

﴿1﴾ فقیہِ اعظم ہند، شارِح بُخاری، نائبِ مفتیِ اعظم ہِند، مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جنہوں نے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو خلافت اور سندیں عطا کی ہیں، فرماتے ہیں: ''جناب مولانا محمد الیاس صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس زمانے میں فی سبیل اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر مشاہرے اور نذرانے کی طرف طَمَع کے، خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا جوئی کے لیے اتنا عظیم الشّان، عالم گیر پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں بدعقیدہ، سُنّی، صحیح العقیدہ ہو گئے۔ اور لاکھوں شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہو گئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے لگے، پانچوں وقت باجماعت نمازیں پڑھنے لگے اور دینی باتوں سے دلچسپی لینے لگے،

دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے۔کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو؟حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بگڑنے کے وقت جو میری سُنّت کا پابند ہوگا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔(مشکوۃ،ص۳۰)

جب اُمّت کے بگڑنے کے وقت سُنّت کی پابندی کرنے والے کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔تو جو بندۂ خدا سُنّت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کو ایک نہیں اکثر سنّتوں کا پابند بنادے،اُس کا اجر کتنا ہوگا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ مرکزِ علم وعرفان، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان اور رضا فاؤنڈیشن کے بانی و ناظمِ اعلیٰ،محسنِ اہلسنّت ،مفتیِ اعظم پاکستان اوراپنے وقت کے بہت بڑے اُستاذ،حضرتِ علامہ مولانا **مُفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں۔فقیر نے خود ان سے ملاقات کی ہے۔انھیں بے حد مُتواضع ،باعمل،عوام کا درد رکھنے والا،علماءِ کرام کی تعظیم کرنے والا اور مذہبِ اسلام کی تعمیر وترقی کے سلسلے میں بے حد مخلص پایا۔آپ کی تحریک سے وابستہ نوجوانوں کا سُنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈھلا ہوا سانچہ،خود پکار پکار کر مولانا کے اِخلاص و اِستقامت ومحنت وجدوجہد کی مسلسل خبر دے رہا ہے۔بلامُبالغہ آپ اہل سنت و جماعت کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۳﴾شرفِ ملت، استاذ العلماء حضرت علامہ **مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: حدیث شریف میں ہے: ''**مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ بَعْدَ مَا اُمِیْتَتْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ**'' یعنی جس شخص نے ہماری ایسی سنّت کو رائج کیا جسے ترک کر دیا گیا ہو اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس حدیثِ مبارک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین کو کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا؟ جن کی مساعیٔ جمیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔ اِس کامیابی میں جہاں حضرت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دخل ہے وہاں فیضانِ سنّت کا بھی بڑا عمل دخل ہے، **فیضانِ سنّت** فقیر کے اندازے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۴﴾محسنِ دعوتِ اسلامی، عالمِ باعمل، حضرت علامہ **مولانا محمد اسماعیل قادری رضوی نوری** مُدَّظِلُّهُ الْعَالِی (شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ، بابُ المدینہ کراچی) لکھتے ہیں: موصوف (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) کی دینی خدمات کا ایک زمانہ مُعْتَرِف ہے۔ آپ کی سَعیِ پیہم سے لاکھوں بے عمل مسلمان خصوصاً نوجوان نہ صرف خود نیکی کی راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ مُبلغ بن کر دوسروں کو راہِ سُنّت کی طرف مائل کرنے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک اور بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے

مدنی قافلے سفر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔میری آخری معلومات کے مطابق اس وقت تقریباً63 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو **اللّٰہ** تعالیٰ نے عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی مزید محبت عطا فرمائے۔میرے پاس علماء و مشائخِ اہلسنّت کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے بہت سارے تحریری بیانات موجود ہیں،جن میں سے صرف چند کے تأثرات میں نے آپ کو پیش کیے ہیں۔وہ **علماء و مشائخِ اہلسنّت** کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جنہوں نے اپنے علم کا سکہ بٹھایا ہے،میرے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو **خلافتیں، اجازتیں** اور **سَنَدیں** دیتے چلے جارہے ہیں کیونکہ یہ میرے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے علم و عمل،تقویٰ و پرہیزگاری کو ملاحظہ کررہے ہیں۔یہ مقام ہے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرشد پر قُربان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پر کہ جنہوں نے ہم جیسے نِکَمّوں،نالائقوں،گناہگاروں،بدکاروں کو **غوث پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بنادیا۔

جمیل قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

(قبالۂ بخشش از:مولانا جمیل الرحمٰن قادری علیہ رحمۃ القوی)

وہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جن کے دربار میں چور آتا تو قُطب بنادیا کرتے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کے صدقے ہم ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا ایمان سلامت لیکر جائیں گے۔

لیجاؤں گا میں ایماں، سُن لے لعین شیطاں تیرا چلے نہ چکّر، عطّار رہنما ہیں
آتش میں نہ جلوں گا، فردوس میں رہوں گا جاؤں گا خلد کہہ کر، عطّار رہنما ہیں

قادِریوں کیلئے بِشارت کے بغدادی پھول

(از رسالہ سانپ نُما جن، ص ۲۵، ۲۶ بحوالہ بَھْجَۃُ الْاَسْرَار و مَعدن الانوار)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بن جاتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ بَھْجَۃُ الْاَسْرَار میں ہے پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی الشیخ ابو محمد سَیِّد عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کا فرمانِ بشارت نشان ہے، مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام درج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کردیے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں، میں نے دَاروغۂ جہنم سے اِسْتِفْسار کیا، کیا جہنم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، ''نہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مزید فرمایا، مجھے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عزت وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اِس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کناں ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا! **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ **میں تو اچھا ہوں۔** مجھے اپنے پالنے والے عَزَّوَجَلَّ کی عزت وجلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا

جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخلِ جنت نہ کروالوں۔ سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے، **اللہ** تعالیٰ اس کو قبول کرے گا اور اس پر مہربانی کرے گا، اگرچہ وہ بُرے عمل پر ہو، وہ میرے مریدوں میں سے ہے۔ میں نے منکر نکیر سے اِس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

پیر و مرشد ہمارے اُستاذ بھی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ویسے تو عام مسلمانوں کے بھی ہم پر حقوق ہیں اور ہمیں اِن حقوق کو پورا بھی کرنا چاہئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے وَلی کے حقوق کا تو عام مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ خیال رکھنا چاہئے اور اگر وہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہمارا مُرشد ہو تو اُس کے حُقُوق پورے کرنے میں اور بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اور وہ مُرشِد ہمارا استاذ بھی ہو، ہمیں سکھاتا، ہماری تربیت کرتا ہو، ہمیں ظاہر اور باطن کا علم بھی عطا کرتا ہو۔ تو غور کیجئے کہ اُس کے کس قدر اِحسانات ہم پر ہوں گے اور کس قدر حقوق اُس شخصیت کے ہم پر بڑھ جائیں گے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں **اللہ** تعالیٰ سے یہ حسنِ ظن ہے کہ اس نے ہمارے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو **وِلایت** کی بہت بڑی منزل عطا فرمائی ہے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ولی بلکہ ہمارے پیر و مرشد اور استاذ بھی ہیں تو سوچئے ہم پر کس قدر ہمارے پیر و مرشد، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے حقوق لازم آتے ہیں۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 369 (تخریج شدہ

رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) میں فرماتے ہیں:

مُرشِد کے حقوق

مرشِد کے حقوق مرید پر شمار سے اَفزوں ہیں، خُلاصہ یہ ہے کہ اِس کے ہاتھ میں مُردہ بدست زندہ ہوکر رہے، اُس کی رِضا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اُس کی ناخوشی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے، اُسے اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے، اگر کوئی نِعمت دوسرے سے ملے تو بھی اُسے مُرشد ہی کی عطا اور اُنہیں کی نظر کی توجہ کا صَدْقہ جانے، مال، اولاد، جان سب اُن پر تَصَدُّق کرنے کو تیار رہے، اُنکی جو بات اپنی نظر میں خلافِ شرع بلکہ معاذ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کبیرہ معلوم ہو، اُس پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے، دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی مُرشِد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو آگ جانے، ایک باپ سے دوسرے کو باپ نہ بنائے، ان کے حضور بات نہ کرے، ہنسنا تو بڑی چیز ہے، اِن کے سامنے آنکھ، کان، دِل، ہمہ تَن اِنہیں کی طرف مصروف رکھے، جو وہ پوچھے نہایت نرم آواز سے باکمال ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے۔ اِن کے کپڑوں، اِنکے بیٹھنے کی جگہ، اِنکی اولاد، اِنکے مکان، اِنکے محلّہ، اِنکے شہر کی تعظیم کرے۔ جو وہ حکم دیں ''کیوں'' نہ کہے دیر نہ کرے، سب کاموں پر اِسے تقدیم (اوّلیت) دے۔ اِنکی غَیبت (غیر موجودگی) میں بھی اِنکے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ ان کے وصال کے بعد بھی اِن کی زوجہ سے نکاح نہ کرے، روزانہ اگر زندہ ہیں اِن کی سلامتی و عافیت کی دُعا باکثرت کرتا رہے اور اگر انتقال ہوگیا ہو تو روزانہ اِنکے نام پر فاتحہ و دُرود کا ثواب پہنچائے۔ اِنکے دوست کا دوست، اِنکے دشمن کا دشمن

رہے۔غرض اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد اِنکے عِلاقہ (تعلق) کو تمام جہان کے عِلاقہ پر دِل سے ترجیح دے اور اِسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔جب ایسا ہوگا تو ہر وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وسیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ومشائخِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مدد زندگی میں،نزع میں،قبر میں،حشر میں،میزان پر،پل صراط پر حوضِ کوثر پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔اِس کے پیر اگر خود کچھ نہیں تو اِن کے پیر تو کچھ ہیں یا پیر کے پیر یہاں تک کہ صاحبِ سلسلہ حضورِ پُرنور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر یہ سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سَیِّدُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور اُن سے رَبُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ تک مسلسل چلا گیا۔ہاں یہ ضرور ہے کہ مرشد چاروں شرائطِ بیعت کا جامع ہو۔پھر اِن کا حسنِ اعتقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔**ان شآء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ۔ **وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ** (فتاویٰ رضویہ جدید،جلد۲۴،صفحہ۳۶۹)

مدینہ: ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم ازکم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو۔**اوّل:** سُنّی صحیح العقید ہو **دُوُم:** علمِ دین رکھتا ہو **سِوُم:** فاسِق نہ ہو(یعنی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو) **چہارم:** اس کا سلسلہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے متصل ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جدید،جلد۲۱،صفحہ۶۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اِن چاروں شرائطِ بیعت کے جامع ہیں۔[1]

---

[1] مزید معلومات کے لئے نگرانِ شوریٰ کا کیسٹ بیان ''**جامع شرائط پیر**'' سُننا بے حد مُفید ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بنایا مجھ کو اپنا ہے تیرا احسان ہے مرشد ملا مجھ کو یہ رُتبہ ہے تیرا احسان ہے مرشد
تیری نسبت نے مجھ کو کر دیا ہے کیا سے کیا مرشد رکھا کیا مجھ میں ورنہ ہے تیرا احسان ہے مرشد
بھٹکتا پھر رہا تھا دشت عصیاں میں یوں ہی بیکس دِکھایا تُو نے رستہ ہے تیرا احسان ہے مرشد

اللہ تعالٰی کا تَقَرُّب (تَ۔قَر۔رُب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو فرائض اور واجبات کی ادائیگی نہیں کرتا وہ **اللہ** تعالٰی کا قرب نہیں پا سکتا۔ چنانچہ مصطفٰی جانِ رحمت، محبوبِ ربّ العزّت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: **اللہ** تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی اور چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا۔ (فرائض کے بعد پھر وہ) نوافل سے مزید میرا قُرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث ۶۵۰۲، ج۴، ص۲۴۸)

نیک بننے کا نُسخہ

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اِس دورِ پُرفتن میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل **مدنی انعامات** کا عظیم مدنی تحفہ عطا فرمایا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جو نیک نہیں بننا چاہتا؟

کون ہے جو نفس و شیطان کے مکروفریب سے نہیں بچنا چاہتا۔اس کے لئے کوشش کرکے **مدنی انعامات** کو تھام لیجئے، یہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیک بنادیں گے۔

مَدَنی انعامات کی برکات

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ اچھے اچھے اعمال کی اچھی اچھی **نِیَّات**، **مدنی انعامات** کے ذریعے، فرض اور واجب یعنی نماز اور **پابندیٔ جماعت مدنی انعامات** کے ذریعے، قرآن کی **تلاوت مدنی انعامات** کے ذریعے، روزوں کی **کثرت مدنی انعامات** کے ذریعے، اوراد و وظائف پر **استقامت** (اِس۔تِ۔قا۔مَت) **مدنی انعامات** کے ذریعے، امیرِ اہلسنّت و علمائے اہلسنّت کی کتب کے مطالعہ پر **مُداومت** (مُ۔دا۔وَ۔مت) یعنی ہمیشگی **مدنی انعامات** کے ذریعے، قراٰن سیکھنے سکھانے کی **سعادت مدنی انعامات** کے ذریعے، سُنّتوں کی **برکات مدنی انعامات** کے ذریعے، روزانہ کنزالایمان (مع تفسیر خزائن العرفان/نورالعرفان) کی تین **آیات مدنی انعامات** کے ذریعے، انفرادی کوشش کی **تربیت مدنی انعامات** کے ذریعے، پردے میں پردہ، اٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتی الامکان رُخ قبلے کی **سَمت مدنی انعامات** کے ذریعے، فلموں، ڈراموں، گانوں، باجوں، تہمتوں، گالیوں، جھوٹی باتوں، چغلیوں، وعدہ خلافیوں، طنز و دِل آزاریوں، قہقہوں، حسد، تکبر، نِفاق، رِیاکاری، خیانت سے **نفرت مدنی انعامات** کے ذریعے، ذاتی دوستی کی بجائے سب سے یکساں **تعلقات مدنی انعامات** کے ذریعے، ہفتہ وار اجتماع میں **شرکت مدنی انعامات** کے ذریعے، مطالعۂ **بہارِ شریعت** و **کتبِ اعلیٰ حضرت مدنی انعامات** کے ذریعے، شوریٰ و

کابینہ ومشاورتوں اور مجالس کی **اطاعت مدنی انعامات** کے ذریعے، مدنی ماحول میں **استقامت مدنی انعامات** کے ذریعے نصیب ہوتی ہے۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔''**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج۱، ص۹۳۱)

گناہوں کے مرض سے شِفاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **مدنی مذاکرے** اور کیسٹ بیانات سنتے رہیں گے، روزانہ وقت مقرر کر کے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے **مدنی انعامات پر عمل** کرتے رہیں گے، **مرشد مرشد** کرتے رہیں گے تو یہ **دِل کینۂ مسلم** سے **پاک** ہو جائے گا ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے دل پر تصرف فرمائیں گے، ہمارے دل سے ساری **کدورتیں** نکال پھینکیں گے۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ پڑے گی، ہمارے قلب میں تقویٰ داخل ہو جائے گا، ہم نیک بن جائیں گے۔ اور گناہوں کے **مرض** سے **شِفا پا جائیں گے**، اس کے لئے **مدنی قافلے** کے **شفاخانے** میں جتنا عرصہ گزرتا ہے گزر جائے۔ اس وقت تک مدنی قافلے کے شفاخانے سے باہر نہیں نکلیں گے جب تک گناہوں کے مرض سے شفاء نہ پا جائیں۔ شفا پانے کے لئے مدنی انعامات کا وہ **معجونِ شِفاء** جس میں مختلف **مدنی جڑی بوٹیاں** ہیں، استعمال کیجئے مرضِ عصیاں سے شِفا یابی حاصل ہو جائے گی۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

میں فنکار تھا

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

آیئے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چُنانچِہ **اورنگی**

ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹُول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ-2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر **رقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بَہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھادیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص وسُرور (سِ۔رُو۔ر) کی محفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہورہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بندٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے

سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔** یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں علاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آکر مُعاشَرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافِلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہوجاتی ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، سراپا رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے آخِرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدو بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۸۵۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں **مدنی انعامات** کا عامل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنائے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی اور **دعوتِ اسلامی** پر تادَمِ مرگ اخلاص کے ساتھ استقامت عطا فرمائے۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ اور اِن کے بنائے ہوئے نگرانوں کا مطیع وفرماں بردار بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنادے مجھے ایک دَر کا بنادے
میں ہر دم رہوں با وفا یا الٰہی (عزوجل)
سدا پیر و مُرشِد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الٰہی (عزوجل)

(مُناجاتِ عطاریہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

یك دَر گیر و مُحکم گیر

(ایک در پکڑ واور مضبوطی سے پکڑو)

خوش نصیب عطاری

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے والد صاحب مدنی ماحول سے ناواقفیت کی بِنا پر میرے اجتماع میں شرکت کرنے پر کبھی کبھی اعتراض بھی کیا کرتے مگر میں نے جواب دینے کی بجائے گھر والوں پر انفرادی کوشش جاری رکھی۔ موقع ملنے پر **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر میں سنانے کا سلسلہ رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے والد صاحب سمیت تمام گھر والے بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید بن گئے اور ایک دن والد صاحب نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی کیسیٹ ''قبر

کی پکار، سُنی تو چہرے پر داڑھی شریف بھی سجالی۔ نماز وہ پہلے ہی شروع فرما چکے تھے۔ چند دن بیمار رہے اور انہیں راجپوتانہ ہسپتال (حیدرآباد) میں داخل کرا دیا گیا۔ 20 جولائی 2004ء بروز منگل دوپہر کم وبیش 1:30 بجے میری اور دیگر رشتہ داروں کی موجودگی میں والد صاحب بلند آواز سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ) کا ورد کرنے لگے اور اسی عالم میں اِن کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔

کم وبیش تین دن بعد میری بیٹی نے بتایا کہ رات میں نے دادا اَبو کو خواب میں دیکھا کہ وہ بہت خوش اور مسکرا رہے تھے۔ اِن کا چہرہ بہت روشن لگ رہا تھا، انہوں نے سبز رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ کہہ رہے تھے کہ میں یہاں بہت آرام میں ہوں۔ کم وبیش چالیس دن بعد جب شدید بارش ہوئی تو قبر ایک جانب سے دَب گئی، خطرہ تھا کہ کہیں اندر نہ گر جائے، لہٰذا جب درست کرنے کیلئے کھولنے کی ضرورت پیش آئی تو ایک ایمان افروز منظر سامنے تھا۔ والد صاحب کا کفن اور جسم چالیس (40) دِن گزرنے کے باوجود سلامت تھا اور خوشبوؤں کی لپٹیں بھی آ رہی تھیں۔ (آدابِ مرشدِ کامل صفحہ 258)

Go To Index

تمام مسلمانوں بالخصوص ذمّہ داروں کے دل میں ذمّہ داری کا
جذبہ بیدار کرنے میں معاوِن تحریر

احساسِ ذمہ داری

اس رسالے میں ہے؛

☆ سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذمّہ داری
☆ نگرانی ملنے پر خوف زدہ ہوگئے
☆ خوشبو باقی رہی
☆ انگور کھانے کی خواہش
☆ علمائے کرام سے مربوط رہئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ضیائے درود وسلام'' میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں: ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔'' (مسند ابی یعلی، ج۵، ص۴۵۸، الحدیث ۶۳۸۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا احساسِ ذمہ داری

ایک مرتبہ حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ رات کے وقت مدینۂ منورہ کے مقدّس گلی کُوچوں میں مدَنی دورہ فرما رہے تھے۔ اِس دوران آپ نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے گھر میں چولہے پر دیگچی چڑھائے بیٹھی ہے اور اس کے بچے اردگرد بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس عورت سے دریافت فرمایا، ''یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟'' اس عورت نے عرض کی، ''یہ بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔'' آپ نے پوچھا، ''اس دیگچی میں کیا ہے؟'' وہ بولی، ''میں نے ان بچوں کو بہلانے کے لئے اس میں پانی بھر کر چڑھا دیا ہے تاکہ بچے یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار کرتے کرتے سو جائیں۔''

یہ سن کر حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے قرار ہوگئے اور فوراً واپس لوٹے۔آپ نے ایک بڑی سی بوری میں آٹا ،گھی ، چربی ،چھوہارے ، کپڑے اور روپے منہ تک بھر لئے اور اپنے غلام اسلم سے ارشاد فرمایا ،''اسلم! یہ بوری ہماری پیٹھ پر لاد دو۔''انہوں نے عرض کی ،''اے امیر المؤمنین! اسے میں اپنی پیٹھ پر اٹھالیتا ہوں۔''تو آپ نے ارشاد فرمایا،''نہیں! اسے میں ہی اٹھاؤں گا کیونکہ اس کا سوال آخرت میں مجھ ہی سے ہونا ہے۔''پھر وہ بوری اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر اس عورت کے گھر لے گئے اور اس دیگچی میں آٹا، چربی اور چھوہارے ڈال کر اسے چولہے پر چڑھایا اور کھانا تیار کرنے لگے۔جب کھانا تیار ہوگیا تو اس عورت کے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔

اس کے بعد باہر صحن میں تشریف لے آئے اور ان بچوں کا دل بہلانے لگے۔ آپ کے غلام اسلم کا بیان ہے کہ میں آپ کے رعب کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا۔آپ کافی دیر یونہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے آپ کے ساتھ ہنسنے کھیلنے لگے۔جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو اپنے غلام سے دریافت فرمانے لگے،''تم جانتے ہو کہ میں ان بچوں کے ساتھ اس طرح کیوں بیٹھا تھا؟''غلام نے عرض کی،''نہیں!''تو ارشاد فرمایا،''جب میں نے انہیں روتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ انہیں یونہی چھوڑ کر آجاؤں،لہذا! جب بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ طاری ہوئی تو میرا دل شاد ہوگیا۔''

(کنزالعمال،کتاب الفضائل، باب فضل الصحابة،ج۱۲،ص ٤٥٦،الحدیث:۳۵۹۷۳،ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذمہ داریوں کا کس قدر احساس تھا کہ امیر المؤمنین ہونے کے باوجود اناج کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس عورت کے گھر تک لے گئے۔ یہ وہی سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کا فرمان ہے کہ ''اگر نہر فرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ **اللہ** تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۸۹)

پیارے اسلامی بھائیو! **اللہ** تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالینے والے) مؤمنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (پ ۱۸، المؤمنون:۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ (لوگ) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ''خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں کہ ''خواہ وہ امانتیں **اللہ** کی ہوں.. یا.. خلق (یعنی مخلوق) کی،.....اور اسی طرح عہد (یعنی وعدے) خدا کے ساتھ ہوں.. یا.. مخلوق کے ساتھ،.....(اِن) سب کی وفا لازم ہے۔''

جبکہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''یعنی ہر قسم کی ذمہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے، خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، گفتار سے ہو یا کردار سے، اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔''

(تفسیر قرطبی، ج۱۲، ص۹۹، پشاور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے اوپر عائد ہونے والی مختلف قسم کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھائیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں چاہے ان کا تعلق اُمورِ دنیا سے ہو یا آخرت سے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے کیونکہ کسی نہ کسی حوالے سے ہم پر کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کہیں باپ کی حیثیت سے، کہیں شوہر کی، کہیں استاذ کی اور کہیں مجلس کا نگران ہونے کی حیثیت سے، علی ھذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کرلیں)۔ اِس حدیث میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے ہمارے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی نے اپنے رسالے ''مُردے کے صدمے'' میں نقل کیا ہے کہ "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائیگا۔'' (مجمع الزوائد، ج ٥، ص ٣٧٤)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف رضی اللہ عنہم اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے کس قدر حُسّاس تھے اور اِحساسِ ذمہ داری ان میں کس طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا؟ اس کا اندازہ ذیل میں دی گئی حکایات سے لگائیے۔ چنانچہ.....

زخمی اونٹ

ایک دن حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ کے زخم کو دھونے میں مصروف تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرمارہے تھے کہ ''میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت میں مجھ سے اس زخم کے بارے میں پُرسش (پوچھ گچھ) نہ ہوجائے۔''

(تاریخ الخلفاء، فصل فی نبذمن اخبارہ وقضایاہ، ص ١١٠)

گھر کے کام کر دیا کرتے

حضرت ابو صالح غفاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینۃ المنورہ کے اطراف میں رہنے والی ایک نابینا عورت کے گھر کے کام کر دیا کرتے اور رات کو (گھڑوں میں) پانی بھر دیا کرتے اور اس کی پوری خبر گیری رکھتے تھے۔(تاریخ الخلفاء، ص ٦١)

خوفِ آخرت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک باغ میں گیا تو میں نے وہاں امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، ''عمر، خطاب کا بیٹا اور امیر المؤمنین کا منصب، واہ کیا خوب! اے عمر **اللہ** تعالیٰ سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تم کو سخت عذاب دیگا۔'' (تاریخ الخلفاء، صفحہ ١٠٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ وہی سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جن کے فضائل خود سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے۔''

(ترمذی کتاب المناقب، ج٥، ص٣٨٣)

یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور ان کی زبان سے جو کلمات ادا ہوتے ہیں حق ہوتے ہیں ان کے خیالات وکلام شیطانی یا نفسانی نہیں بلکہ رحمانی ہوتے ہیں۔

احساسِ ذمہ داری

ایک دن خلیفۃ المسلمین فاروقِ ثانی حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کی، ''مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔'' تو آپ نے فرمایا:

''سنو! جب میں نے دیکھا کہ اس امت کے ہر سرخ وسفید کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے تو مجھے فوراً دُور دراز کے شہروں اور زمین کے اطراف و اکناف میں رہنے والے بھوک کے مارے ہوئے فقیروں، بے سہارا مسافروں، ستم رسیدہ لوگوں اور اس قسم کے دوسرے افراد کا خیال آیا اور میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے میری رعایا کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا اور **اللہ** تعالیٰ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان تمام لوگوں کے حق میں میرے خلاف بیان دینگے۔ یہ سوچ کر میرے دل پر ایک خوف طاری ہو گیا کہ **اللہ** تعالیٰ ان کے بارے میں میرا کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا اور میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کسی قسم کی صفائی پیش نہیں کر سکوں گا۔ یہ سوچ کر مجھے خود پر ترس آتا ہے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر امنڈ آتا ہے۔ اس حقیقت کو میں جتنا یاد کرتا ہوں، میرا احساس اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔''

پھر آپ نے اپنے بچوں کی امّی سے مخاطب ہو کر فرمایا، ''اب آپکی مرضی ہے اس سے نصیحت حاصل کریں یا نہ کریں۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں جنہیں فاروقِ ثانی کا لقب دیا جاتا ہے اور آپ کے دورِ خلافت کو بھی خلافتِ راشدہ میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ پہلے پہل آپ نہایت عیش وعشرت کی زندگی بسر کیا کرتے تھے لیکن جب آپ منصبِ نگرانی پر متمکن ہوئے تو تن دہی سے رعایا کی خدمت میں مصروف عمل ہوگئے۔ آپ نے اپنی ذات اور ذہن کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ دن بھر مدنی کام میں مصروف رہتے حتی کہ رات ہو جاتی مگر دن کا کام ختم نہ ہوتا، لہذا! رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ جب آپ فارغ ہوجاتے تو اپنی ذاتی رقم سے خریدا ہوا چراغ منگواتے اور اس کی روشنی میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد گھٹنے کھڑے کر کے زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنا سر دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر شدید گریہ وزاری فرماتے حتی کہ ساری رات اسی کیفیت میں گزر جاتی جبکہ دن میں آپ روزے سے ہوتے تھے۔

منصب ملنے پر حیرانی

خلیفہ سلیمان نے انتقال سے قبل ایک وصیت نامہ لکھا اور اس میں اپنے جانشین کا نام لکھ کر اسے مہر لگا کر بند کر دیا۔ اس کے انتقال کے بعد جب اس سر بمہر وصیت نامے کو کھولا گیا تو اس میں (غیر متوقع طور پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نکلا۔ یہ دیکھ کر آپ حیران وششدر رہ گئے اور فرمایا، ''میں نے **اللہ** تعالیٰ سے کبھی اس منصب کے لئے دعا نہیں کی تھی۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگرانی ملنے پر خوف زدہ

حضرت سیدنا حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگے۔ جب میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا، ''اے حماد! مجھے اس ذمہ داری سے بڑا خوف آتا ہے۔'' میں نے ان سے پوچھا، ''آپ کے دل میں مال و دولت کی کتنی محبت ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''بالکل نہیں۔'' تو میں نے عرض کی، ''آپ خوف زدہ نہ ہوں، **اللہ** تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمایا کہ خلافت کا اعلیٰ ترین منصب ملنے پر خوش ہونے کی بجائے احساسِ ذمہ داری کی وجہ سے کس قدر پریشان ہوگئے اور ایک ہم ہیں کہ اگر ہمارا نام نگرانی یا کسی ذمہ داری یا بیان کرنے یا دعاء کروانے کے لئے نہ آئے تو ہمارا موڈ آف ہوجاتا ہے۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) حسد وبغض، چغلی وغیبت، اور عیب جوئی کا ایک سنگین سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ **کاش!** ہمیں بھی اِن اکابرین کے صدقے میں ایسا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ نصیب ہوجاتا کہ نہ تو کسی نگرانی کی خواہش ہوتی اور نہ ہی حبِّ جاہ (عزت پسندی) کا مرض ہوتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کو اگر کوئی منصب مل جاتا تو وہ ان کے زہد وتقویٰ میں اضافے کا سبب بن جاتا تھا۔ چنانچہ.....

خوشبو جاتی رہی

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال غنیمت کی مُشک اپنے گھر میں رکھی ہوئی تھی تا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا اس خوشبو کو مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں۔ ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو بیوی کے دوپٹے سے مشک کی خوشبو آئی۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ''یہ خوشبو کیسی؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں خوشبو تول رہی تھی، اس سے کچھ خوشبو میرے ہاتھ کو لگ گئی، جسے میں نے اپنے دوپٹے پر مل لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سر سے دوپٹہ اتارا اور اس کو دھویا اس کے بعد سونگھا، پھر مٹی ملی اور دوبارہ دھویا حتی کہ اس وقت تک دھوتے رہے، جب تک خوشبو ختم نہ ہوگئی۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱، ص ۳۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شہد کے لئے اجازت لی

ایک مرتبہ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی تکلیف لاحق تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس مرض کو دور کرنے کے لئے شہد بہت مفید ہے۔ اس وقت بیت المال میں شہد کا ایک کُپّا موجود تھا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ ''کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس میں سے کچھ شہد لے لوں؟ اگر تم اجازت دیتے ہو تو ٹھیک ہے وگرنہ تمہاری اجازت کے بغیر وہ مجھ پر حرام ہے۔'' چنانچہ لوگوں نے آپ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اجازت دے دی۔

(طبقات الکبری، باب ذکر اسختلاف عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۳، ص ۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آمدنی کم ہو گئی

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالعزیز علیہ الرحمۃ سے دریافت کیا گیا کہ ''آپ کے والد کی آمدنی کتنی تھی؟'' انہوں نے جواب دیا، ''خلافت سے قبل چالیس ہزار دینار تھی لیکن انتقال کے وقت چار سو دینار رہ گئی تھی اور اگر کچھ دن مزید زندہ رہتے تو شاید اس سے بھی کم ہو جاتی۔''

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

ایک ہی کُرتا

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کے ایام میں مسلم بن عبدالملک عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا، ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کُرتا پہن رکھا ہے، فوری طور پر دھوئے جانے کا متقاضی ہے۔'' یہ حالت دیکھ کر مسلم بن عبدالملک نے ان کی زوجہ سے کہا، ''آپ یہ کرتا کیوں نہیں دھوتیں؟'' انہوں نے جواب دیا، ''ان کے پاس یہی ایک کرتا ہے، اگر میں اسے دھونے میں لگ جاؤں تو (اس دوران) یہ کیا پہنیں گے؟'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

انگور کھانے کی خواہش

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں انگور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا، ''اگر آپ کے پاس ایک درہم ہو تو مجھے دے دیں، میرا دل

انگور کھانے کو چاہ رہا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا ''میرے پاس ایک درہم کہاں ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین ہونے کے باجود ایک درہم بھی نہیں کہ اس سے انگور ہی خرید لیں؟'' آپ نے فرمایا ''انگور نہ کھانا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنم کی زنجیریں پہنوں۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شاہی سواری سے اجتناب

ایک مرتبہ اصطبل کے نگران شاہی سواری کا گھوڑا لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے ''میری سواری کے لئے میرا خچر ہی لاؤ، میرے لئے وہی کافی ہے۔'' اسی طرح ایک مرتبہ اصطبل کے نگران نے شاہی گھوڑوں کے لئے گھاس اور دانے وغیرہ کا خرچ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''ان گھوڑوں کو بیچنے کے لئے شام کے مختلف شہروں میں بھیج دو اور ان کی قیمت میں ملنے والی رقم بیت المال میں جمع کر دی جائے، میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے۔''

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۳٤ کرچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاکم کا نام محتاجوں کی فہرست میں

ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حمص کے باشندوں کو ایک مکتوب روانہ کیا اور حمص کے فقراء اور محتاجوں کی فہرست طلب کی تاکہ انہیں عطیات بھیجے جاسکیں۔ جب وہ مطلوبہ فہرست امیر المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی تو اس میں سب سے پہلا نام حمص کے نگران (یعنی حاکم) حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ ہم تو انہیں مناسب مقدار میں وظیفہ دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ محتاج و مسکین کیوں ہیں؟'' آپ کے استفسار پر بتایا گیا کہ'' جو کچھ آپ یہاں سے روانہ کرتے ہیں، وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے ہیں۔''

پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص سے آنے والوں سے اُن کے رویہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا،'' باقی تو سب ٹھیک ہے مگر ہمیں ان کی چار عادتوں پر اعتراض ہے۔

﴿۱﴾ وہ ہمارے پاس دن چڑھنے کے بعد آتے ہیں۔.....

﴿۲﴾ رات کے وقت ملاقات نہیں فرماتے۔.....

﴿۳﴾ مہینے میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے۔.....

﴿۴﴾ کبھی کبھی ان پر بے ہوشی کا طویل دورہ پڑتا ہے۔.....

جب امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اُن سے اہلِ حمص کی شکایات کے بارے میں وضاحت چاہی تو حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطورِ وضاحت عرض کی۔

﴿1﴾ گھر سے چاشت کے وقت نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ میرا کوئی خادم نہیں

ہے جبکہ میری بیوی بیمار ہے۔لہذا!نمازِ فجر کے بعد دن چڑھنے تک گھریلو کام کاج میں خود کرتا ہوں۔

{2} رات کے وقت میں لوگوں سے اس لئے ملاقات نہیں کرتا کہ دن بھر میں لوگوں کی خدمات سرانجام دیتا ہوں اور رات کا وقت میں نے **اللّٰہ** تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

{3} سارے مہینے میں ایک دن گھر سے اس لئے باہر نہیں نکلتا کہ میرے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا ہے، جسے میں اُس دن دھوتا ہوں اور خشک ہونے پر پہن لیتا ہوں۔لہذا!اس دن میں لوگوں سے ملاقات نہیں کرسکتا۔

{4} بے ہوشی کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے شہید کئے گئے، میں اس وقت حالتِ کفر میں تھا۔ مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو دل پر چوٹ لگتی ہے اور سینے سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے کہ کاش!میں اُس وقت اسلام لا چکا ہوتا اور ان کے دفاع کی کوشش کرتا۔یا امیر المؤمنین!مجھے جب بھی اُن کی یاد آتی ہے تو مجھ پر رنج والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور میرے ہوش وحواس گم ہوجاتے ہیں۔''

یہ گفتگو سن کر سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس شدت سے روئے کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی۔حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوجانے کے بعد جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا تو سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدید گریہ طاری ہوجاتا اور آپ ان کے لئے دعائے رحمت ومغفرت کیا کرتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی آرزو

حضرت سیدنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور انہیں کہا، ''اپنی اپنی آرزو بیان کیجئے۔'' ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میری آرزو ہے کہ ''میرے پاس ایک لشکر ہو جسے لیکر میں دشمنانِ اسلام سے جہاد کروں۔'' دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ''میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو جسے میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کردوں۔'' حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس سعید بن عامر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسا کوئی نگراں ہو جسے میں مسلمانوں کے امور کا والی بنادوں۔'' یہ کہنے کے بعد آپ اتنا روئے کہ بات کرنا مشکل ہوگئی۔ آپ کے زبان سے بار بار یہی دعا نکل رہی تھی، رَحِمَہُ اللّٰہُ..... رَحِمَہُ اللّٰہُ..... رَحِمَہُ اللّٰہُ یعنی **اللہ** تعالیٰ ان پر رحم فرمائے..... **اللہ** تعالیٰ ان پر رحم فرمائے..... **اللہ** تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ (من نفحات الخلود، ص ۱۹۵ مترجم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ (عَزَّوَجَلَّ)! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کا کردار کتنا عظیم اور لائقِ تقلید ہوا کرتا تھا، بالخصوص اہلِ حمص کے دوسرے اعتراض کے جواب میں حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس میں ہمارے لئے کس قدر سبق پوشیدہ ہے اور آپ اپنے بعد میں آنے والے نگرانوں کے لئے رعایا کی خدمت کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی کیسی مدنی سوچ پیدا کررہے ہیں، اور اس عبادت میں اخلاص ایسا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہماری حالت زار

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے گریبان میں جھانکنے کی زحمت گوارہ کریں تو انفرادی عبادت کا جذبہ شاید سویا ہوا نظر آئے اور بالفرض اگر انفرادی عبادت کی ترکیب بنی ہوئی ہو تو بھی اخلاص تلاشِ بسیار کے باوجود نہ ملے۔ آہ صد کروڑ آہ! رونے کا مقام ہے کہ آج ہماری عبادتیں دکھاوے کی نذر ہوتی جارہی ہیں، لوگوں کے درمیان تو خوب عاجزی کے پیکر، حسنِ اخلاق کے مظہر اور سنتوں کے عامل بن کر رہتے ہیں لیکن جوں ہی تنہائی میسر آتی ہے تو یہ عاجزی کا پیکر، حسنِ اخلاق کا مظہر اور سنتوں کا عامل ہونے کی صفت نہ جانے کون سی اندھیری غار میں چھپ جاتی ہے کہ ڈھونڈے نہیں ملتی۔ غور کیجئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ عاجزی، حسنِ اخلاق اور سنت پر عمل کے دل کش مناظر صرف اور صرف لوگوں کے لئے تھے؟ کہیں ہم بھی تو اُن میں شامل نہیں جو لوگوں کو دکھانے کے لئے تو نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچائیں، مدنی انعامات پر خوب عمل کریں، اسلامی بھائیوں کے درمیان کھانا کھاتے وقت خوب خوب سنتوں پر عمل کریں، پردے میں پردہ کریں لیکن جب گھر پر تنہا کھانا کھائیں تو نہ سنتوں پر عمل یاد رہے اور نہ ہی پردے میں پردہ کر کے بیٹھنا نصیب ہو، جب لوگوں کے درمیان ہوں تو مغرب کے بعد نوافل کی خوب کثرت کریں مگر تنہائی میں فرض کے بعد والی دو سنتیں بھی مشکل سے ادا ہوں، لوگوں کے درمیان تو سنجیدگی کا خوب مظاہرہ کریں لیکن جب گھر والوں کے ساتھ بیٹھیں تو مسخرے پن کے عادی نظر آئیں، لوگوں کے درمیان تو خوب مسکرا مسکرا کر باتیں کریں اور ذمہ داران کی خوب اطاعت کریں لیکن

جب ماں باپ کوئی کام کہیں تو صاف انکار کر دیں اور ان کا دل دُکھا بیٹھیں وغیرہ۔

آہ! آہ! آہ! ہمارا یہ طرزِ عمل کہیں ہمیں آخرت میں ذلیل و رسوا نہ کروادے۔ جیسا کہ.....

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر

حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا جائیگا جب وہ لوگ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبوؤں کو سونگھ لیں گے اور اس کے محلات اور جنتیوں کے لئے تیارہ کردہ نعمتوں کو دیکھ لیں گے تو ندا آئے گی ''ان کو جنت سے ہٹادو، انکا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' وہ وہاں سے اتنی حسرت سے لوٹیں گے کہ پہلے ایسی حسرت سے کوئی نہیں لوٹا تھا۔ وہ کہیں گے، ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اگر تو ہمیں جنت دکھانے اور اپنے ثواب دکھانے، اور اپنے دوستوں کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہمارے لئے بہت آسان ہوتا۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، ''میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تھا، جب تم خلوت میں ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو انتہائی تقویٰ اور پرہیز گاری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اس کے خلاف دکھاتے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے خیال تھا، تم لوگوں سے ڈرتے

تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی خاطر (برے کام) ترک کئے اور میری خاطر نہیں کئے، آج میں تم کو ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذاب چکھاؤں گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ج ۱۰ ص ۳۷۷، الحدیث ۱۷۶۴۹)

ریا کار کا انجام

حضرت سیدنا ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائیگا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک مُنادی یہ ندا کرے گا: ''جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا تھا تو وہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے بے نیاز ہے۔''

(ابن ماجه، کتاب الزھد، ص ۴۷۰، الحدیث: ۴۲۰۳)

چھرہ تاریک کر دیا جائے گا

حضرت سیدنا جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے عملِ آخرت کے بدلے دنیا کو طلب کیا اس کا چہرہ تاریک کر دیا جائیگا، اس کا ذکر مٹا دیا جائیگا اور دوزخ میں اس کا نام ثبت کر دیا جائیگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ج ۱۰ ص ۳۷۶، الحدیث: ۱۷۶۴۷)

بے عمل مبلغ

سیِّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''قیامت کے دن ایک شخص جہنم میں ڈالا جائیگا اور وہ اس طرح جہنم میں چکّی پیستا ہوگا جس طرح گدھا چکّی چلایا کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس سے کہیں گے، ''اے فلاں! کیا تُو بھی جہنم کے اندر عذاب میں مبتلا ہے؟ حالانکہ تُو تو وہ شخص ہے کہ دنیا میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا۔'' تو وہ شخص جواب دیگا ''**میں لوگوں کو تو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا مگر خود اچھے کام نہیں کرتا تھا اور میں دوسروں کو تو بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر میں خود ان بُرے کاموں کو کرتا تھا۔**'' (الترغیب والترھیب، کتاب العلم ،ج ۱،ص ۷۲،الحدیث: ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہمیں **اللہ** عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری امت کی خیر خواہی اور غم خواری کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی توفیق بھی نصیب ہو جاتی،..... اے کاش! ہمیں بھی ایسے نیک اعمال کرنا نصیب ہو جاتا جنہیں ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کے سواء کوئی نہ جانتا،.....اے کاش! ظاہر کے ساتھ ساتھ ہمارا باطن بھی سنور جاتا، .....اے کاش! ہم بھی اخلاص واستقامت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں کامیاب ہو جاتے،.....اے کاش! جن جن کے حقوق ہمارے ذمہ ہیں، ہم ان کی ادائیگی کی کوشش میں لگ جاتے،.....

نگرانوں اور ذمہ داران کے لئے فکر انگیز فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

(امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''مردے کے صدمے'' سے ماخوذ)

﴿1﴾ ''جس شخص کو **اللہ** تعالٰی نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا اس پر جنت کو حرام کر دیگا۔'' (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۸)

﴿2﴾ ''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد ج۵ ص ۲۰۷)

﴿3﴾ ''جو نگران اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنَّم میں جائے گا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص۲۵)

﴿4﴾ ''اِنصاف کرنے والے قاضی پر قِیامت کے دن ایک ساعَت ایسی آئے گی کہ وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔'' (مجمع الزوائد ج ٤ ص ١٩٢)

﴿5﴾ ''جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عدْل اسے چھُڑائے گا یا اس کا ظُلم اسے عذاب میں مبتَلا کرے گا۔''

(السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۳ ص ۱۲۹)

﴿6﴾ (**دعائے مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) ''اے **اللہ**! جو شخص اس اُمّت کے کسی مُعامَلے کا نگران ہے پس وہ ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔'' (کنزالعُمّال ج ٦ ص ٨٠)

﴿7﴾ ''**اللّٰہ** تعالیٰ جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعاملے کا نگران بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مُفلِسی اور فَقْر کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے تو **اللّٰہ** تعالیٰ بھی اس کی حاجت، مُفلِسی اور فَقْر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔''

(الترغیب و الترھیب ج ۳ ص ۱۷۷)

﴿8﴾ ''جو شخص رَحْم نہیں کرتا، اُس پر رَحْم نہیں کیا جاتا۔ **اللّٰہ** تعالیٰ اُس پر رَحْم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحْم نہیں کرتا۔'' (مشکوٰۃ المصابیح باب البِرِّ والصِّلۃ ص ٤٢١)

﴿9﴾ ''بے شک تم عَنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعِث ہوگی۔ **اللّٰہ** کی قسم! میں اس اَمْر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرَّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔''

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ گزشتہ سطور کو پڑھنے کے بعد دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو یہ احساس دامن گیر ہو جائے کہ ''ہم تو اپنی ذمہ داری کما حقہ ادا نہیں کر سکتے لہٰذا! عافیت اسی میں ہے کہ کوئی ذمہ داری لی ہی نہ جائے۔'' ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی عرض ہے کہ وہ نیچے دی گئی امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک تحریر کو غور سے پڑھیں اور اپنے خیالات پر نظرِ ثانی فرمائیں، چنانچہ آپ اپنے رسالے ''مُردے کے صدمے'' کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''نگران سے مراد صرف کسی ملک یا شہر یا مذہبی و سماجی و سیاسی تنظیم کا ذمہ دار

ہی نہیں بلکہ عموماً ہر شخص کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً مراقب (یعنی سپروائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، افسر اپنے کلرکوں کا، امیرِ قافلہ اپنے قافلوں کا اور ذیلی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فراغت مشکل ہے۔ بالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمہ داری سے مستعفی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بال بچوں کا نگران ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گلوخلاصی ہو تو نہیں ہوسکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بہرحال ہر نگران سخت امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اس کے وارے نیارے ہیں چنانچہ ارشادِ رحمت بنیاد ہے، ''انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے ہیں۔'' (سنن نسائی ج ٤ ص ٢٢١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہوا کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، والدین اپنی اولاد کے، اساتذہ اپنے شاگردوں کے، شوہر اپنی بیوی کا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کریں اور عدل و انصاف سے کام لے کر شریعت کے احکام کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

ذمہ دار اسلامی بھائیو! مندرجہ ذیل مدنی پھولوں پر عمل کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت بہتر بنا سکتے ہیں۔ ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) خود کو ماتحت جانیں

یعنی آپ کتنے ہی بڑے ذمہ دار کیوں نہ ہوں اپنے آپ کو ماتحت اور

دوسرے اسلامی بھائیوں کو اپنا نگران تصور کریں۔ پھر جو بات آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کریں مثلاً ہر ماتحت یہ پسند کرتا ہے کہ میرا نگران میرے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئے، اگر میں بیمار ہوجاؤں تو میری عیادت کرے، مجھے کوئی مشکل درپیش ہو تو میری مدد کرے، میرا کوئی نقصان ہوجائے تو میری بھرپور دل جوئی کرے، مدنی کاموں کے سلسلے میں میری عملی طور پر رہنمائی کرے نہ کہ ذرا سی غلطی پر جھاڑنا اور طنز وتنقید کے تیر برسانا شروع کردے، وغیرہ۔ خود کو ماتحت تصور کرنے کی صورت میں آپ کو نہایت آسانی سے معلوم ہوجائے گا کہ آپ کے ماتحت اسلامی بھائی آپ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہیں؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیہ، الحدیث ٤٥، ص ٤٢)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ ''تم جانتے ہو قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟'' حاضرین نے عرض کی، ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ خوب جانتے ہیں۔'' فرمایا، ''وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اسے قبول کر

لیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دے دیں اور لوگوں کے لئے اسی طرح فیصلے کریں جس طرح اپنی ذات کے لئے فیصلے کرتے ہیں۔"

(مشکوۃالمصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الثالث ج۲، ص۳۴۱، الحدیث: ۳۷۱۱)

یعنی اگر کوئی حق بات سنائے تو اسے قبول کر کے اسکا احسان مانیں اور اپنے ماتحت لوگوں کے حقوق بخوشی ادا کریں۔ اور جب انہیں کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو ایسا فیصلہ کریں جیسا فیصلہ خود اپنے لئے یا اپنے عزیز کے لئے پسند کرتے ہیں۔ سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کتنا پیارا انظام عطا فرما دیا، اگر ہر مسلمان اس مدنی نصیحت کا عامل بن جائے تو نہ کسی تنظیم میں انتشار ہو اور نہ کسی ملک میں ہڑتالیں ہوں۔ (ماخوذ من مرأۃ شرح مشکوۃ، کتاب الامارۃ والقضاء، ج۳، ص۳۶۵)

(۲) نرمی اختیار کیجئے

جو نگران و ذمہ دار اسلامی بھائی اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو جھاڑنے اور ڈانٹنے کا انداز اختیار کرتا ہے، وہ بہت جلد اپنی وقعت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! آپ کی ذمہ داری اپنے اسلامی بھائیوں سے نرمی کے ساتھ مدنی کام لینا ہے۔ بالفرض اگر وہ سستی اور کاہلی کا ثبوت دیں تب بھی آپ نرمی ہی اختیار فرمائیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال مدنی آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہا، آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ "فلاں کام تو نے کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟" (مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقاً ص۱۲۶۴، الحدیث: ۲۳۰۹)

ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی کا بھی یہی معمول ہے کہ آپ اسلامی بھائیوں کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں۔ جب کسی غلطی کا مرتکب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتو بھرپور شفقت سے نوازتے ہوئے اس کی ایسی تربیت فرماتے ہیں کہ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے، ''میرا پیر، میرا پیر (ہے).....۔''

آپ مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''حادثہ اسی کار کو پیش آتا ہے جو سڑک پر چلے، گیراج میں کھڑی کار کو حادثہ کیسے پیش آئے گا؟ اسی طرح ٹھوکر وہی گھوڑا کھاتا ہے جو دوڑ میں شامل ہو، اصطبل میں کھڑا رہنے والا گھوڑا کیا گرے گا؟ بالکل اسی طرح غلطی بھی اسی سے ہوتی ہے جو کام کرتا ہے۔''

لہذا! اپنے اسلامی بھائیوں کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کہ وہ حتی المقدور غلطی سے بچیں اور دورانِ تربیت نرمی اختیار کیجئے (سختی سے کام نہ لیں) کہ

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتمُ المُرسَلین، رَحمَۃُ لِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعاء کی، ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ جو میری امت کے کسی کام کا والی ہو پھر وہ ان پر مشقت بن جائے تو اس پر مشقت ڈال اور جو میری امت کی کسی

چیز کا والی ہو پھر ان پر نرمی کرے تو ان پر نرمی کر۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ ، ص١٠١٦،الحدیث :١٨٢٨)

اے مجالس اور مشاورتوں کے نگران اسلامی بھائیو! اے جامعۃ المدینہ کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! اے مدرسۃ المدینہ کے ذمہ دارو! اے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! ذیل میں دی گئی روایات کو غور سے پڑھئے اور اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ.....

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،''بے شک **اللّٰہ** تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی کرنے والے کو نہیں دیتا۔''

(ابن ماجه ، کتاب الادب ، باب الرفق ، ج٤،الحدیث ٣٦٨٨، ص١٩٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''**اللّٰہ** ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔''

(ابن ماجه ، کتاب الادب ، باب الرفق ، ج٤،الحدیث٣٦٨٩، ص١٩٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی کہ ان کی رعایا کی ایک جماعت اپنے حاکموں کی شکایت کرتی ہے تو آپ نے ان سب کو اپنے پاس بلایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا ،''اے لوگو! بے شک ہمارا تم پر حق ہے کہ تم پیٹھ پیچھے ہماری خیر خواہی کرو اور اچھے کاموں میں معاونت کرو۔'' پھر فرمایا،''اے حاکمو! تم پر رعایا کا حق ہے اور یاد رکھو کہ حکمران کی بُردباری اور نرمی سے بڑھ کر کوئی چیز **اللہ** تعالیٰ کو پسند نہیں اور **اللہ** تعالیٰ کو حاکم کی جہالت سے زیادہ کسی کی جہالت سے نفرت نہیں ، یاد رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والوں کو عافیت سے رکھتا ہے، اسے دوسرے لوگوں سے عافیت پہنچتی ہے۔''

(احیاء العلوم ، ج۳،ص ٤١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ''ایک مرتبہ ایک قریشی نے حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے سخت کلامی کی تو انہوں نے کافی دیر تک سر نیچے کئے رکھا، پھر فرمایا،''تمہارا ارادہ یہ تھا کہ شیطان کے ہاتھوں خفیف ہو کر سلطانی غلبہ کے تحت تمہارے ساتھ وہ بات کروں جو کل تم مجھ سے کرو گے۔(احیاء العلوم ، ج۳،ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا،''اے بیٹے! غصے کے وقت عقل اسی طرح ٹھکانے نہیں رہتی جس طرح جلتے تنور میں زندہ آدمی کی روح قائم نہیں رہتی۔(احیاء العلوم ، ج۳،ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی، ''ایک جملے میں اچھے اخلاق کی وضاحت فرمادیں۔'' تو ارشاد فرمایا، ''غصے کو چھوڑ دینا۔''

(احیاء العلوم ، ج۳،ص ٤١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) سب سے یکساں تعلقات رکھیں

نگران اسلامی بھائی کو چاہئے کہ کسی مخصوص اسلامی بھائی سے دوستی نبھانے کی بجائے تمام اسلامی بھائیوں سے یکساں تعلقات رکھے اور ہر ایک سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ کوشش کرے کہ ہر ماتحت اسلامی بھائی اس سے راضی رہے لیکن ہرگز ہرگز! اسے راضی رکھنے کے لئے کوئی خلافِ شرع کام سرانجام نہ دے کیونکہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے خالق کی نافرمانی کرنا بہت بڑی نادانی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو مکتوب بھیجا کہ ''مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔'' آپ رضی اللہ عنہا نے جواب میں لکھا کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے کہ ''جس نے مخلوق کو خوش کر کے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی تلاش کی تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوگا اور مخلوق کو بھی اس سے راضی رکھے گا اور جس نے **اللّٰہ** تعالٰی عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے مخلوق کی خوشی چاہی تو **اللّٰہ** تعالٰی اس سے ناخوش ہو گا اور لوگوں کو بھی اس سے ناخوش رکھے گا۔'' (کیمیائے سعادت صفحہ ٤٤٥)

(٤) علماءِ کرام سے مربوط رہیں

بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ''علماء کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔'' لہٰذا! نگرانِ اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ علماءِ اہلِ سنت سے رابطے میں رہیں۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ علماء کو اپنی مشاورت کا رکن بنائیں کیونکہ اِن ذمہ داریوں کو نبھانے کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وسیع علم درکار ہے، لہٰذا! عافیت اسی میں ہے کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے، تقویٰ اور پرہیزگاری سے مزین علماء کو مدنی کاموں کے دوران اپنے ساتھ رکھیں کیونکہ ایسے شخص کو آپ سے کوئی دنیاوی طمع نہیں ہوگی، نہ ہی وہ آپ کے ذریعے کسی منصب کا خواہش مند ہوگا، لہٰذا! وہ احسن انداز سے نگران کی اصلاح کرتا رہے گا۔ ہرگز ہرگز خوشامد کرنے والے اسلامی بھائی کو اپنے زیادہ قریب نہ آنے دیں اور نہ ہی لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر تکبر کا شکار ہوں کیونکہ یہ اُمور بالخصوص نگران کے لئے زہرِ قاتل ہیں۔

خلیفہ کی ولیٔ کامل کی بارگاہ میں حاضری

منقول ہے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے وزیر فضل برمکی کے سامنے، کسی ولی کامل سے ملاقات اور ان سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ فضل ہارون کو حضرت سیدنا فضیل بن عیاض کی بارگاہ میں لے آیا۔

جب یہ دونوں دروازے کے باہر پہنچے، تو اندر سے حضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ آپ یہ آیتِ پاک تلاوت فرما رہے تھے،

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (پ ۲۵، سورۃ الجاثیۃ: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے۔''

یہ آیتِ کریمہ سن کر ہارون رشید نے کہا، ''اس سے بڑھ کر اور کون سی نصیحت ہوسکتی ہے۔'' پھر فضل نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے دریافت کیا گیا، کون؟... فضل نے کہا، ''امیر المؤمنین آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔'' حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، ''ان کا میرے پاس کیا کام اور میرا ان سے کیا واسطہ؟ آپ حضرات میری مشغولیت میں خلل نہ ڈالیں۔'' فضل بولا، ''اگر آپ اجازت نہ دیں گے، تو ہم بلا اجازت ہی داخل ہو جائیں گے۔'' اندر سے جواب ملا، ''میں تو اجازت نہیں دیتا، ویسے بلا اجازت اندر داخل ہونے میں تم دونوں مختار ہو۔''

جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے، تو حضرت نے چراغ بجھا دیا تاکہ ان کی صورت نظر نہ آئے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ فارغ ہوئے تو ہارون نے نصیحت کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تمہارے والد، سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا تھے۔ جب انہوں نے کسی ملک کا حکمراں بننے کی خواہش کا اظہار کیا، تو نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا تھا: ''میں تمہیں، تمہارے نفس کا حکمران بناتا ہوں، کیونکہ دنیاوی حکومت تو بروزِ قیامت، وجہِ ندامت بن جائے گی۔'' یہ سن کر ہارون نے عرض کیا ''کچھ اور

ارشاد فرمایئے۔'' فرمایا،'' جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے کچھ ذی عقل لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ'' مجھ پر ایک ایسے بارِ گراں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔''

یہ سن کر ان میں سے ایک نے مشورہ دیا تھا کہ'' آپ ہر سن رسیدہ شخص کو اپنا والد، ہر جوان کو بمنزلہ بھائی یا بیٹا اور ہر عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن سمجھیں، پھر انہیں رشتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔'' ہارون رشید نے عرض کی،'' کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا،'' مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری حسین وجمیل صورت نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے، کیونکہ بہت سے حسین چہرے، بروز قیامت آگ میں جا کر تبدیل ہو جائیں گے، وہاں بہت سے امیر، اسیر ہو جائیں گے۔ **اللہ** تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ محشر میں جواب دہی کے لئے ہر لمحہ چوکس رہو کیونکہ وہاں تم سے ایک ایک مسلمان کی باز پرس ہوگی۔ اگر تمہاری سلطنت میں ایک غریب عورت بھی بھوکی سو گئی، تو بروز قیامت تمہارا گریبان پکڑے گی۔'' ہارون اس نصیحت کو سن کر رونے لگا، حتی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر فضل نے عرض کی،'' حضرت! بس کیجئے، آپ نے تو امیر المؤمنین کو نیم مردہ کر دیا۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،'' اے ہامان! خاموش ہو جا، میں نے نہیں بلکہ تو اور تیری جماعت نے ہارون کو زندہ درگور کر دیا ہے۔'' یہ سن کر ہارون پر مزید رقت طاری ہوگئی۔

جب کچھ افاقہ ہوا تو عرض کی،'' حضور آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟''... فرمایا،'' ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی صرف اطاعت

سے ہی ہوسکتی ہے۔لیکن اس کی ادائیگی بھی میرے بس کی بات نہیں،میدان محشر میں میرے پاس کسی سوال کا جواب نہ ہوگا۔'' ہارون نے عرض کی ،''میرا مقصد دنیاوی قرض سے تھا۔'' آپ نے فرمایا،''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے میرے پاس اتنی نعمتیں ہیں کہ مجھے کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔''

ہارون نے ایک ہزار دینار کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی،''یہ رقم مجھے اپنی والدہ کے ورثے میں سے حاصل ہوئی ہے،اس لئے قطعاً حلال ہے،قبول فرما لیں تو کرم نوازی ہوگی۔'' آپ نے فرمایا،''تجھ پر بے حد افسوس ہے،میری ساری نصیحتیں بے کار گئیں۔میں تو تجھے نجات کا راستہ دکھا رہا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں گرانا چاہتا ہے۔یہ مال مستحقین کو ملنا چاہیئے اور تو اسے ایک غیر مستحق کو دے رہا ہے۔'' یہ کہہ کر عبادت میں مشغول ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب نہم، ص ۸۱،مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران ایران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(۵) اطاعت کو اپنا شعار بنائیں

نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''اگر تم پر کوئی نک کٹا حبشی غلام بھی حاکم (نگران) بنا دیا جائے جو تم کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔''

(صحیح مسلم ،الحدیث الحدیث ۱۸۳۸، ص ۱۰۲۳، دار ابن حزم بیروت)

لہذا!جب تک مدنی مرکز آپکو شریعت کے مطابق کوئی بھی مدنی کام کرنے

کو کہے، بلا چون چرا اس کو بجالائیے۔ کسی بھی تحریک یا ادارے کے ذمہ دار کی اہم ترین خصوصیت ''اطاعت'' کو سمجھا جاتا ہے۔ جس میں اطاعت کا عنصر نہیں ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ ترکِ اطاعت کی عادت کی وجہ سے ایسی ہدایت کی بھی خلاف ورزی کر بیٹھے جسے پورا کرنا شرعاً بھی واجب ہو۔ ایسے ذمہ دار کی اہمیت آہستہ آہستہ تنظیم کے نزدیک بھی ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ہر کوئی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کام کرنے لگے گا تو اس کا نقصان اجتماعی طور پر تحریک کو برداشت کرنا پڑے گا، لہذا! کسی بھی تنظیم کی ترقی اور بقاء کے لئے اطاعت ناگزیر ہے۔ ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی عالی مرتبت ہونے کے باوجود اطاعت کی کیسی تنظیمی سوچ رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے۔

حکایت

ایک مرتبہ نگرانِ شوریٰ کسی نگراں اسلامی بھائی کے ہاں اس کا مسئلہ حل کر نے تشریف لے گئے، وہاں بھی عدمِ اطاعت کا ہی مسئلہ درپیش تھا۔ اسی نگران نے انہیں بتایا کہ ''ایک مرتبہ میں نے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سے اپنے علاقے میں بیان کی تاریخ مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''چند ہفتوں کے بعد لے لینا۔'' چند ہفتوں کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''بیٹا! میں تاریخ تو آپ کو ابھی دے دوں مگر جن دنوں میں، میں نے آپ کو تاریخ دینے کا کہا تھا اس وقت باب المدینہ (کراچی) کا کوئی نگران نہیں تھا لیکن اب حاجی مشتاق (علیہ الرحمۃ) باب المدینہ کے نگران ہیں، اگر آپ اُن سے اجازت لے لیں تو میں ضرور

حاضر ہو جاؤں گا۔''

سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی عاجزی پر قربان جائیے۔اس حکایت میں ان ذمہ داران کے لئے سبق ہے جو اپنے نگران کی اجازت کے بغیر مختلف علاقوں یا شہروں میں اپنے بیان کی تاریخیں دے کر دعوتِ اسلامی کے اصولوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔اے کاش! ہمیں امیرِ اہلِ سنت کے اس طرزِ عمل کو بھی اپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ہمیں چاہئے کہ امیرِ اہلِ سنت سے محبت، پیار اور الفت کا ثبوت دینے کے لئے ان کی مدنی تحریک'' **دعوتِ اسلامی** ''کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔

(٦) اپنے مدنی مقصد کو نہ بھولیں

آپ کتنی ہی بڑی ذمہ داری پر فائز کیوں نہ ہوں اپنے مدنی مقصد کو ہرگز نہ بھولیں کہ'' **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**،ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔'' یاد رکھئے! اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے'' دعوتِ اسلامی'' کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا بے حد ضروری ہے۔بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی فرماتے ہیں،.....

مدینہ(۱) : مجھے ایسے ذمہ داران چاہئیں جو مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے ہوں۔

مدینہ(۲): دنیاوی یا تنظیمی کام میں چاہے جتنی بھی مصروفیت ہو جب تک کوئی مانعِ

شرعی نہ ہو ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کیجئے۔

مدینہ (۳): دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مرکزی مجلس شوریٰ کا ہر نگران ورکن اور ہر ذمہ دار ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر کرے۔

(نصاب مدنی قافلہ، حصہ اول، ص ۱۳، ۱۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

لہذا! ذمہ داران اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر میں کوتاہی کر کے اسلامی بھائیوں کی تنقید یا حوصلہ شکنی کا سبب نہ بنیں۔

(۷) سنجیدہ رہیں

پیارے اسلامی بھائیو! سنجیدگی کو اپنے مزاج کا حصہ بنا لیجئے اور مذاق مسخری کی عادت پالنے سے پرہیز کریں۔ لیکن یاد رہے کہ رونی صورت بنائے رکھنے کا نام سنجیدگی نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا یا کبھی کبھار مزاح کر لینا اور مسکرانا سنجیدگی کے منافی ہے۔ ہاں! کثرتِ مزاح اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کریں کہ اس سے وقار جاتا رہتا ہے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دبدبہ اور رعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔'' (احیاء العلوم ج ۳، ص ۲۸۳)

مزاح بھی ایسا ہونا چاہیے جس کی وجہ سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے مثلاً کسی کا دل دُکھانا بیٹھنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ۔ جیسا کہ،

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض

گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص کوئی ایسی (جھوٹی) بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہنساتا ہے، لیکن وہ اسے آسمان کے زمین سے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلے تک دورجہنم میں لے جائے گی۔''

(مجمع الزوائد ، ج۸،ص۱۷۹، الحدیث:۱۳۱۴۹)

امیرِ اہل سنت اور احساسِ ذمہ داری

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! اس پُرفتن دور میں بھی ایسی شخصیات موجود ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ انہیں میں سے ایک شخصیت امیرِ اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کی ہے۔ آپ ابتداء ہی سے **احساسِ ذمہ داری** کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ اپنے اہل وعیال کی کفالت کی **ذمہ داری** ادا کرنے کے لئے پہلے پہل بچوں کے غبارے اور جھاڑو وغیرہ بھی فروخت کئے، اس کے ساتھ ساتھ آپ تقوی و پرہیز گاری اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسین امتزاج تھے، آپ نے اُن دنوں اپنے چہرے پر سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سجائی (یعنی داڑھی آتے ہی رکھ لی) جب چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ سجانا نہایت دشوار سمجھا جاتا تھا، ایسے نامساعد حالات میں آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی **ذمہ داری** محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو عملی طور پر سنتیں اپنانے کی طرف راغب کرنا شروع کردیا، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے ''**دعوتِ اسلامی**'' جیسی عظیم عالمگیر تحریک کے مدنی کام کا آغاز کردیا۔

آپ کو آپکا **احساسِ ذمہ داری** دوردراز کا سفر کرواتا، دن میں بسا

اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں اور پیدل سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے، آپ کے کھانے کا Tiffen ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا بھی ساتھ رکھتے، اپنا پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے، مریضوں کی عیادت کرتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے اور کفن پہناتے، نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور غمی وخوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دلجوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے، فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادتوں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گریہ وزاری اور ریاضتوں نے آپ کو لاکھوں مسلمانوں کی دلوں کی دھڑکن بنا دیا۔

دولت مندوں اور اربابِ اقتدار شخصیات سے بے نیازی نے آپ کو مزید ممتاز کر دیا، اہلِ ثروت، مال ودولت کے انبار آپ کی ذات کے لئے پیش کرتے مگر آپ منع فرما دیتے، وقف کے مال کے استعمال میں آپ کی احتیاط کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں موجود فون کے استعمال سے حتی الامکان گریز کرتے ہیں اور اگر کبھی استعمال کرنا بھی پڑے تو اس کی قیمت اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنا مال جمع ہی نہ ہو جس سے صاحبِ نصاب بن جائیں، لہذا جب کبھی اتنی رقم جمع ہو جاتی تو فوراً کسی کارِ خیر میں خرچ کر کے ہی دم لیتے ہیں، آپ کے کردار کی بلندیوں سے متأثر ہو کر سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان آپ کے ہاتھوں بیعت کر کے حضور سیدنا غوث

الاعظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

آپ کے **احساسِ ذمہ داری** کی برکتیں ''**دعوتِ اسلامی**'' سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہوئیں، جنہوں نے نیکی کی دعوت کی ایسی دھومیں مچائیں کہ لاکھوں نوجوان فیشن کی آفت سے جان چھڑا کر سنتوں کے سانچے میں ڈھل گئے، اور انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنالیا کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔''

آپ مدظلہ العالی نے گویا کہ خود کو مکمل طور پر امت کی خیر خواہی کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات میں بے شمار مبلغین اصلاحِ امت کے کاموں میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''میرا بس چلتا تو میں نیند بھی نہ کرتا کہ اتنا (کثیر) کام کرنا ابھی باقی ہے۔''

یہ آپ کے **احساسِ ذمہ داری** کا بیّن ثبوت ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جن جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور آج **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے ''**خدام المساجد**''، حفظ و ناظرہ کے لئے ''**مدرسۃ المدینہ**''، بالغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے ''**مدرسۃ المدینہ**

برائے بالغان''،فتاویٰ کے لئے''**دار الافتاء**''،علماء کی تیاری کے لئے''**جامعة المدینه**''،تربیتِ افتا کے لئے''**تخصص فی الفقه**''اورامت کودرپیش جدید مسائل کے حل کے لئے''**مجلس تحقیقاتِ شرعیه**''پیغامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کوعام کرنے کے لئے''**مجلس المدینة العلمیة**''،تصانیف وتالیفات کوشرعی اغلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے''**مجلس تفتیش کتب ورسائل**''،''روحانی علاج کے لئے''**مجلس مکتوبات و تعویذات**''،اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے''**هفته وار اجتماعات و دیگر مدنی کام**''،مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے''**مدنی انعامات کا تحفه**''اوردنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں''**مدنی قافلوں اور هفته وار اجتماعات**''کامدنی جال بچھایا جاچکا ہے،''**گونگے بہرے ، نابینا اسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح**''کے لئے مجالس قائم کردیں،''**مختلف سطح کی مشاورتوں کا قیام**''اوراس طرح سنتوں کی خدمت کے کم وبیش 35 شعبوں کو قائم کرکے سارا نظام''**مرکزی مجلسِ شوریٰ**''کے سپرد کرکے ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے ہیں،اس کے علاوہ اپنے**بیانات و مدنی مذاکروں** کی کیسٹیں اور**تحریری رسائل و کتب**عطا کرکے بھی مسلمانانِ عالم کو اپنا فیض لٹاتے ہیں ،صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کا اپنی انفرادی عبادات کو قائم رکھنا جس میں عشقِ رسول ،حرمین طیبین کی محبت ،نوافل مثلاً تہجد،اشراق وچاشت کی ادائیگی میں استقامت،تلاوتِ قرآن،سنتوں اور مستحبات پر عمل دیکھنے والے کو

مبتلائے حیرت کئے دیتا ہے۔

آپ کی ذات سے متعلق مزید معلومات کے لئے ''امیرِ اہل سنت کی احتیاطیں''، ''عیسائی پادری، امیرِ اہل سنت کے قدموں میں''، ''فکرِ مدینہ مع ۴۱ حکایاتِ عطاریہ'' اور ''امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کے آپریشن کی جھلکیاں'' نامی رسالوں کا مطالعہ فرمائیں، آپ کا ذوق دوبالا ہوجائے گا، ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت ہماری مدنی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' سنتوں کی خدمت کے 35 سے زائد شعبوں میں کام کررہی ہے جس کی جھلک آپ نے سابقہ سطور میں ملاحظہ فرمائی۔ دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا میلان دنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے دینی مسائل سے جہالت کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں، یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کا پاکیزہ نقشہ بدلنے کے لئے مجتمع ہو رہے ہیں، آج دنیا میں کتنے ہی ایسے مقامات ہیں جہاں نہ تو مسلمان مردوں کی جانیں محفوظ ہیں اور نہ ہی مسلمان عورتوں کی عزت، مساجد کا تقدس پامال کیا جارہا ہے، لادینیت و بدمذہبیت اپنے پنجے گاڑھتی چلی جارہی ہے۔

اس طرح کے کئی عوامل ہماری غیرتِ ایمانی کو للکار رہے ہیں اور ہم میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مَت کیسی متوالی ہے

سَونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منھ
مینھ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے ،قاتل،ڈائن،شوہر کُش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کہیں فٹ بال اور شراب و کولڈ ڈرنک کے ڈھکن پر کلمہ لکھ کر، تو کہیں مسلمان مردوں کو داڑھی شریف اور اسلامی بہنوں کو پردے سے جبراً دور کر کے ہمارے دلوں کو چھلنی کیا جارہا ہے، اور نہ جانے کتنے مسلمانوں کو دولت و شہرت کی لالچ دیکر اسلام سے دور کیا جارہا ہوگا۔

آہ صد آہ! آج مسلمان اِنہی اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے طریقے پر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔آج مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے، ہر گھر سنیما گھر بنتا جارہا ہے، مسلمان موسیقی ،شراب اور جوے کا عادی ہوتا جارہا ہے، آج مسلمان تیزی کے ساتھ بداخلاقی کے عمیق گڑھے میں گرتا جارہا ہے، ہر طرف اداسی ہی اداسی نظر آرہی ہے، آج پھر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انتہائی کڑا وقت آپڑا ہے آج پھر گلشنِ اسلامی پر خزاں کے بادل منڈلا رہے ہیں،.....

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعاء ہے — امت پے تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس میں وہ آج غریبُ الغرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ — خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فروزاں — اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب — اب معترض اس دین پہ ہر ہر زَہ سرا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں — پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کو ئی بڑائی — پر نام تیری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر — مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی — وہ یاد میں اسلاف کی اب روبقضا ہے
جو قوم کے مالک تھی علوم اور حِکَم کی — اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا اب اتنا — گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے ہے
اے چشمۂ رحمت **بِاَبِی اَنْتَ وَاُمّی** — دنیا پے تیرا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا — جب تونے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے
سوبار تیرا دیکھ کے عفو اور ترحُم — ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
برتاؤ ترے جبکہ یہ اعداء سے ہیں اپنے — اعداء سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
کر حق عزوجل سے دعاء امتِ مرحوم کے حق میں — خطروں میں بہت جسکا جہاز آگے گھرا ہے
امت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن — دلدادہ تیرا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے — وہ تیری محبت تیری **عِتْـــرَتْ** کی ولا ہے
جو خاک تیرے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی — وہ خاک ہمارے لئے دارُوئے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف — اب تک قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت — مکے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تیرے کیا — اب تک تو تیرے نام پہ ایک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے — نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی — ہاں ایک دعاء تیری کہ مقبولِ خدا ہے
خود جاہ کے طالب نہ ہیں عزت کے ہیں خواہاں — پر فکر تیرے دین کی عزت کی سدا ہے

(ماخوذ از رسالہ جوشِ ایمانی از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان حالات میں امید کی ایک روشن کرن ''دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنت مدظلہ'' کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے اور اس مدنی کام کو عام کرنے کے لئے اپنے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے، دین کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیجئے۔ اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کمانے میں مصروف ہونے کی وجہ سے پہلے پہل درس و بیان اور مدنی قافلے چھوڑ دیتے ہیں، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ عمامہ کے تاج، پھر نمازِ باجماعت کی نعمت سے محرومی کا آغاز ہوتا ہے اور نہ جانے کتنے ترک کردہ گناہوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس طرزِ عمل سے شاید آپ کی دنیا تو سنور رہی ہو لیکن ذرا غور تو کیجئے کہ آخرت کا نقصان کتنا بڑا ہو رہا ہے؟ یاد رکھئے کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود نعمتوں کی فراوانی رب تعالیٰ کا انعام نہیں بلکہ اس میں سخت پکڑ کی جانب اشارہ ہے۔ جیسا کہ.....

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جب تم دیکھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے گناہ گار ہونے کے باوجود اس پر عطاؤں کی بارش برسا رہا ہے تو یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اس کیلئے ڈھیل (یعنی مہلت) ہے۔''

پھر رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیات مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ۷،الانعام: ٤٤_٤٥)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی اور سب خوبیوں سراہا **اللہ** رب العزت سارے جہاں کا۔

(مسند احمد، ج٦،الحدیث ١٧٣١٣،ص١٢٢)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''**اللہ** تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ناامید ہونا اور **اللہ** کی خفیہ تدبیر سے خود کو محفوظ تصور کرنا کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔''

(مکارم الاخلاق،باب فیمن ظلم رجلا مسلما،ص٣٥٩، الحدیث :١٢٥)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہوگی۔ اگر ہماری بقیہ زندگی کی چند سانسیں بھی سنتوں کی خدمت کے لئے قبول ہوگئیں تو ہماری دنیا و آخرت سنور جائیگی، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس دنیا کے مال و اسباب کے پیچھے ہم کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ''اگر انسان کو سونے کی دو وادیاں مل جائیں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا، انسان کا پیٹ تو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔''

(بخاری ، کتاب الرقاق، ص٢٢٩، الحدیث: ٦٤٣٦)

ذرا غور تو کیجئے مال و اسباب اور آسائش جمع کرنے کا احساس ہمیں دن رات کتنی مشقتوں میں مبتلاء کرتا ہے۔ دن بدن بڑھتی ہوئی مشقتوں کے باوجود ہمیں چین نہیں آتا، اور چین آئے بھی کیسے کہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ فرما چکا، ''اے انسان تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنٰی سے بھر دوں گا اور تیری غریبی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری فقیری بند نہ کروں گا۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۰۸، الحدیث: ۵۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ کروڑ احسان ہے کہ ہم جسمانی طور پر صحت مند ہیں۔ اور ایک تعداد ہے جنہیں فرصت بھی میسر ہوتی ہے مگر ہم اس نعمت کی پرواہ کئے بغیر اپنے شب و روز غفلت میں گزار رہے ہیں۔

دو نعمتیں

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے ''دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۰۵، الحدیث: ۵۱۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ **محنت سے جوڑنا، مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا۔** لہٰذا! آیئے ہم اپنی **ذمہ داریوں کا احساس** کرتے ہوئے مدنی کاموں میں مصروفِ عمل ہو جائیں اور

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگ جائیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے مختلف شعبوں میں اپنا وقت صرف کر کے اسے قیمتی بنائیں مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کریں اور مدنی انعامات پر بھی عمل کریں، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھیں یا پڑھائیں، مسجد و چوک درس میں بھی مصروف رہیں، تحصیل سطح کے اجتماعات میں بھی شرکت کریں، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور صدائے مدینہ کی دھومیں مچائیں، اس کے ساتھ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں، جیل خانہ جات، مجلس رابطہ، شعبۂ تعلیم، تعویذات، جامعات، مساجد کی تعمیرات، T.I (انٹرنیٹ)، **المدینۃ العلمیۃ**، تفتیش کتب ورسائل اور دارالافتا وغیرہ کے شعبوں میں بھی اپنی خدمات پیش کر کے اپنے ذمہ دار ہونے کا کامل ثبوت دیں۔

جہاں (فیضان سنت جلد اوّل سے) درس نہیں ہو رہے وہاں درس جاری کروائیں، جہاں مدرسۃ المدینہ بالغان نہیں لگ رہے وہاں اس کی ترکیب بنائیں، اپنے حلقے سے ہر ماہ تین دن کا مدنی قافلہ تو ضرور بالضرور سفر کروائیں بلکہ احساسِ ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ہر ماہ خود کو تین دن، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن کے لئے اور عمر بھر میں ۱۲ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے پیش کریں۔

اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ ''**دعوتِ اسلامی**'' میری اپنی تحریک ہے اور یہ کہ ''میں ہر وقت ہر مدنی کام کرنے کے لئے تیار ہوں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔'' **فکرِ**

مدینہ کو اپنا معمول بنالیجئے کہ بے عمل مبلغ کی زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہوگی، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینا اور اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے فکرِ مدینہ بھی نہ کرنا کس قدر محرومی ہے۔ اس کے علاوہ اُمتِ محبوب کی بہترین خیر خواہی کرتے ہوئے عطاری بنانا بھی ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ اس کے ذریعے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی نصیب ہو جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عَزَّوَجَلَّ) ضامن ہوں۔'' (بهجة الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل اور کیسیٹوں کو فروخت اور تقسیم کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں اس مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ، '' **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔''

تمت بالخير والحمدلله رب العٰلمين

Go To Index

جنت میں لے جانے والے اَعمال کا مہکا مہکا گلدستہ

جنّت کی تیّاری

اس رسالے میں ہے ؛

☆ادنیٰ جنّتی

☆جنّت کا بازار اور دیدارِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ

☆جنّت میں لے جانے والے اعمال

☆برکاتِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

☆حبشی چیخیں مار مار کر رونے لگا

☆مَدَنی قافلے پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کرم نوازی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جَنّت کی تیّاری[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ تحریری بیان اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔اِن شآء اللّٰہ عزوجل جنّت کی تیاری کی خوب رغبت حاصل ہوگی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے **"کالے بچھو"** کے صفحہ 1 پر نقل کرتے ہیں: "**سرکارِ** مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرود شریف** پڑھے ہوں گے۔"

(فردوسُ الْاخبار ج۲ ص۳۷۵ الحدیث ۸۲۱۰ دارالکتاب العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ادنٰی جنّتی

حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شعبہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ مَالِک

مدینہ

[1] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَاری نے ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بمطابق 28 ستمبر 2007ء فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) کے ہفتہ وار اجتماع میں فرمایا۔ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

جَنّت، قاسِمِ نِعْمَت ،سَراپا جُود و سَخاوَت،مَحْبُوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ **کَلِیْمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جب اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے کم درجے والے جنّتی کے بارے میں سُوال کیا کہ ''اُس کی منزل کتنی بڑی ہوگی؟'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ ''وہ شخص جنّتیوں کے **جَنّت** میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اُس سے کہا جائے گا کہ ''**جَنّت** میں داخل ہوجا۔'' تو وہ عرض کرے گا، ''یارَبّ! عَزَّوَجَلَّ کیسے داخل ہوجاؤں؟ حالانکہ لوگ اپنے مَحلّات میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی مَنازِل کو لے لیا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ ''کیا تُو اِس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے دُنیا کے بادشاہوں جیسی نعمتیں ہوں۔'' تو وہ عرض کرے گا ''یارَبّ عَزَّوَجَلَّ ! میں راضی ہوں۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس سے فرمائے گا، ''تیرے لئے وہی ہے اور اُس کی مِثْل اور اُس کی مِثْل اور اُس کی مِثْل، تو جب ربّ عَزَّوَجَلَّ اُس کے اِنعامات میں پانچ گُنا اِضافہ فرمائے گا تو وہ بول اٹھے گا ''یارَبّ عَزَّوَجَلَّ ! میں راضی ہوں۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا یہ سب تیرے لئے ہے اور اِس سے دس گُنا مزید اور تیرے لئے تیرے نَفْس کی چاہت کے مُطابِق اور تیری آنکھوں کی لَذّت کے مُطابِق نعمتیں ہیں۔'' تو وہ عرض کرے گا ''یارَبّ! عَزَّوَجَلَّ میں راضی ہوں۔'' پھر حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ **کَلِیْمُ اللّٰہُ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے **اعلیٰ دَرَجے والے جنّتی** کے بارے میں سُوال کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں نے پسند کرلیا اور اِن کی عِزّت و کَرامت پر میں نے اپنے دستِ قدرت سے مُہر لگادی تو نہ اُسے کسی آنکھ

نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی اِنسان کے دِل پر اِس کا خیال گزرا۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنة منز لة فیھا، الحدیث ۱۸۹، ص ۱۱۸)

ہو بہرِ ضیاء نظرِ کرم سُوئے گنہگار
جنّت میں پڑوسی مجھے آقا ﷺ کا بنا دے

(مناجاتِ عطاریہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَنّت کے دَرَجے

حضرت عُبَادَہ بن صَامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکّۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینۂ مُنَوَّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**جنّت** میں 100 درجے ہیں ہر دو درجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور **فردَوس** سب سے بلند دَرجہ ہے۔ اُس سے **جنّت** کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرْش ہے سو جب تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرو تو **فردوس** کا سُوال کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی.....الخ، الحدیث ۲۵۳۹، ج ٤، ص ۲۳۸)

میری سرکار کے قدموں میں ہی اِن شآء اللّٰہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
میرا فردوس میں عطّار ٹھکانہ ہو گا

(ارمغانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَنَّت کی دُعا

حضرت سَیِّدُ نا اَنَس بن مَالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **نبیوں کے سُلطان**، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے **جَنّت** کا سُوال کیا تو **جَنّت** دُعا کرتی ہے کہ یا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کو **جَنّت** میں داخل کردے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

(جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی.....الخ، الحدیث ۲۵۸۱، ج ٤، ص ۲۵۷)

عَفْو کر اور سدا کے لیے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ (عزوجل)

(مناجاتِ عطاریہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ صِدّیقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت سَیِّدُ نا ابُو ہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **سرکارِ مدینہ**، سُلطانِ باقَرِینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال میں دو جوڑے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے، اُسے جنّت کے تمام دروازوں سے بُلایا جائیگا اور **جَنّت** کے آٹھ دروازے ہیں پس جو شخص نمازی ہوگا اُس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا، جو روزہ داروں میں سے ہوگا اُس کو روزے کے دروازے سے بلایا جائیگا، جو صَدَقہ دینے

والوں میں سے ہوگا، اُس کو صَدَقہ کے دروازے سے آواز دی جائیگی اور جو اہلِ جہاد سے ہوگا، اُسے جہاد کے دروازے سے طَلَبْ کیا جائیگا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی دروازے سے بلایا جائیگا تو کیا کسی کو اِن تمام دروازوں سے بھی بُلایا جائیگا؟ نبیِّ کریم، رءوف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ''ہاں'' اور مجھے اُمّید ہے کہ وہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی ہوں گے۔

(مکاشفة القلوب، الباب الثانی والسبعون فی صفة الجنة، مراتب اهلها، ص ٢٤٤)

صدیق وعمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو (وَرَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا)
جس وقت کُھلے گا دَرِ مولیٰ تیری جنّت کا

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَنّتی حُوْرَیں

پارہ 27 سورۃ الرحمٰن آیت 58,57,56 میں ارشاد ہوتا ہے،

فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ o فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ o

ترجمہ کنز الایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سِوا کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے ربّ کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔

حضرتِ صدر الافاضل مولانا مُفتی سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ

الھادی ''تفسیرِ خزائن العرفان'' میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جنّتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی: مجھے اپنے ربّ عزوجل کے عزت وجلال کی قسم! **جَنّت** میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اُس خدا عزوجل کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی (بیوی) بنایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت کی حُوریں کیسی ہوں گی؟

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۷۶ھ)

احادیث کے مضامین کو بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت حصہ 1، صفحہ 79 تا 82 پر لکھتے ہیں: ''اگر حُور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان نکالے تو اُس کے حُسن کی وجہ سے مخلوق فِتنہ میں پڑ جائے اور اگر اپنا دوپٹّا ظاہِر کرے تو اُس کی خُوبصُورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چَراغ۔ اور جنّتی سب ایک دل ہونگے، انکے آپس میں کوئی اِختلاف وبُغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو حُورِ عین میں کم سے کم دو بیبیاں (بیویاں) ایسی ملیں گی کہ سَتّر سَتّر (70) جوڑے پہنے ہونگی، پھر بھی اِن لِباسوں اور گوشت کے باہَر سے اُن کی پِنڈلیوں کا مَغز دِکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شَرابِ سُرخ دِکھائی دیتی ہے۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، مرد جب اس کے پاس جائیگا، اُسے ہر بار کنواری پائیگا مگر اُس کی وجہ سے مرد وعورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ **جَنّت** کی عورت سات سَمُندروں میں تُھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں۔ جب کوئی بندہ **جَنّت** میں جائیگا تو اُس کے سِرہانے اور پائنتی (پاؤں کی طرف) میں دو حُورَیں نہایت اچھی آواز سے

گائیں گی مگر اُن کا گانا شیطانی مَزامِیر (آلاتِ موسیقی) نہیں بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حَمد و پاکی ہوگا وہ ایسی خُوش گُلُو ہونگی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی، ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گی، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گی۔ مُبارک باد اُس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں، ادنیٰ **جَنّتی** کے لئے 80 ہزار خادم اور 72 بیبیاں (بیویاں) ہوں گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۷۹، ۸۴)

داخلِ خُلد ہم کو جو فرمائے تُو
ہم ہوں اور حوروغِلماں لبِ آبجو
اور جامِ طہور اور مینا سبُو
دیکھیں اعداء تو رہ جائیں پی کر لہو
اللہ اللہ اللہ اللہ

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن، ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُور کا مہر

حضرت سَیِّدُنا اَزْہَر بن مُغِیث عَلَیْہِ رَحْمَۃ اللہ المُجِیب جو کہ نہایت عِبادت گُزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دُنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: ''میں **جنّت** کی حُور ہوں'' یہ سُن کر میں نے اُس سے کہا میرے ساتھ شادی کرلو اُس نے کہا میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مَہر ادا کردو میں نے

پوچھا تمہارا مہر کیا ہے تو اُس نے کہا رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔

(جنّت میں لے جانے والے اعمال، ص ۱۴۸)

نارِ جہنم سے تُو اماں دے خُلدِ بَریں دے باغِ جناں دے
وَاسِطَہ نُعماں بِن ثابِت کا یااللہ (عَزَّوَجَلَّ) بھری جھولی بھر دے

(مناجاتِ عطاریہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت کی نہریں

جنّت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جارہی ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالص مُشک کی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی انھار الجنة، الحدیث ۵۷۳۴/۳۵، ج ٤، ص ۳۱۵)

اللہ تعالٰی پ ۲۶ سُوْرَۃُ مُحَمَّد آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرماتا ہے،

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۬ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: احوال اُس جنّت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذّت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے ربّ کی مغفرت کیا ایسے چین والے ان کی برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

میں اُن کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے (عَزَّوَجَلَّ)
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن، ص ۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَنّتیوں کا کھانا پینا

جنّتیوں کو شَراب پلائی جائیگی مگر وَہاں کی شَراب دُنیا کی شَراب کی طرح بَدبُودار، کَڑوِی، بے عقل کرنے والی اور آپے سے باہر کرنے اور نشہ والی نہ ہوگی بلکہ وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ومُنزّہ ہوگی۔

جنّتیوں کو **جنّت** میں ایک سے ایک لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے وہ کھانا فوراً حاضر ہو جائیگا، اگر کسی پرندے کو دیکھ کر اُس کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو وہ اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائیگا کم سے کم ہر ایک شخص کے سرہانے دس (10) ہزار خادم کھڑے ہونگے۔ خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی اور دوسرے ہاتھ میں سونے کے پیالے ہونگے اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نِعمت ہوگی، جتنا کھانا کھاتے جائیں گے، لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زِیادَتی ہوتی جائیگی، ہر نِوالے میں ستّر (70) مَزے ہونگے، ہر مَزہ دُوسرے مَزے سے مُمتاز ہو گا، اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہوگی تو کُوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے۔ اِن میں ٹھیک اندازے کے مُوافق پانی، دودھ، شراب اور شہد ہوگا۔ پینے کے بعد جہاں سے آئے تھے خود بخُود وہاں چلے جائیں گے۔

وہاں نَجاست، گندگی، پیشاب وغیرہ تھوک، رِینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل

اَصْلاً (بالکل) نہ ہونگے۔اور ڈکار و پسینے سے مُشک کی خُوشبو نِکلے گی۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۸۲/۸۱)

پڑوسی خُلد میں اپنا بنالو
کرم یا مصطفٰے بہرِ رضا ہو (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

(از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جَنّتیوں کے لِبَاس

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضور سراپا نُور شاہِ غیّور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص جَنّت میں داخل ہوگا، اُسے نِعْمت ملے گی نہ وہ محتاج ہوگا نہ اس کے کپڑے پُرانے ہونگے اور نہ اس کی جَوانی ختم ہوگی جَنّت میں وہ کُچھ ہے، جِسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی دل میں اُس کا خَیال گُزرا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة، فصل فی تبابھم.....الخ، الحدیث ۷۹، ج ٤، ص ٢٩٤)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب، حَبِیبِ لَبِیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرْشاد فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جَنّت میں جائیگا، اُن کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگی، وہ وہاں نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں گے۔ اُن کے بَرتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ اُن کا پسینہ کستُوری کا ہوگا۔ اُن میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہونگی

وہ اِس قدر حَسِین ہونگی کہ اُن کی پنڈلیوں کا گوشت اُوپَر سے نظر آتا ہوگا، اُن کے دَرْمِیان اِختلاف ہوگا اور نہ بُغْض۔ اُن کے دِل ایک دِل کی طرح ہونگے۔ وہ صُبح وشَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تَسْبِیح بیان کریں گے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ والصفۃ، باب فی صفات الجنۃ.....الخ، الحدیث ۲۸۳٤، ص ۱۵۲۰)

وہی سَب کے مالک اِنہیں کا ہے سَب کچھ
نہ عاصی کسی کے نہ جنَّت کسی کی

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت کا بازار اور دیدارِ رَبِّ غَفّار (جَلَّ جَلَالُہٗ)

جنّتیوں کے لِباس نہ پُرانے ہونگے نہ اُن کی جوانی فنا ہوگی۔ **جَنّت** میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی مَوت ہے اور جنّت میں مَوت نہیں۔ جَنّتی جب **جَنّت** میں جائیں گے ہر ایک اپنے اَعْمال کی مِقْدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر اُنہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مِقْدار کے بعد اِجازت دی جائے گی کہ اپنے **پَروَرْدگار** عَزَّوَجَلَّ **کی زِیارَت** کریں، عرشِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) ظاہر ہوگا اور **ربّ** (عَزَّوَجَلَّ) **جَنّت** کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور اُن جنّتیوں کے لیے مِنبر بچھائے جائیں گے، نُور کے منبر، مَوتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زَبرجَد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور اُن میں کا ادنیٰ مُشک وکافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا دیدار** ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو

ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع (رُکاوٹ) نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تَجَلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بِن فُلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض مَعاصی (مَ۔عا۔صی) یعنی گُناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغْفِرَت کی وُسْعَت ہی کی وجہ سے تُو اِس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اِسی حالت میں ہونگے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خُوشبُو برسائے گا کہ اُس کی سی خُوشبُو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو مَیں نے تُمہارے لئے عزّت تیّار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مِثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی اور نہ ہی قُلُوب پر اُن کا خَطْرہ گُزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی، جَنّتی اُس بازار میں باہَم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا اُس کا لِباس پسند کرے گا، ہُنُوز (ہُ۔نُو ز) یعنی ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لِباس اِس سے اچھا ہے اور یہ اِس وجہ سے ہے کہ **جنّت میں کسی کے لیے غم نہیں**۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی **بیبیاں (بیویاں) استقبال کریں گی**، مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اُس سے بہت زائِد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے حضور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا

سزاوار تھا۔ جنّتی باہَم مِلنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا اور ایک رِوایَت میں ہے کہ اِن کے پاس نہایت **اعلیٰ درجے کی سُوارِیاں** اور گھوڑے لائے جائیں گے اور اُن پر سُوار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔ سب سے کم دَرَجے کا جو جنّتی ہے، اُس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم وخُدّام اور تخت ہزار (1000) برس کی مُسافَت تک ہوں گے اور اُن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعَزَّز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہِ کریم کے دِیدار سے ہر صُبح وشام مُشَرَّف ہو گا۔ جب جنّتی **جنّت** میں جائیں گے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: ''کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں'' عَرض کریں گے: تُو نے ہمارے مُنہ روشن کئے، **جنّت** میں داخِل کیا، جَہَنَّم سے نَجات دِی، اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو **دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔**

(بہارِ شریعت تخریج شدہ مکتبۃ المدینہ ص۸۲/۸۶)

جنّت میں آقا کا پڑوسی بہرِ رضا و قطبِ مدینہ
بن جائے عطّار الٰہی، یا **اللہ** میری جھولی بھر دے

(مناجاتِ عطاریہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اہلِ **جنّت** اور اُن کے سرسبز وشاداب پُر رونق چہروں پر غور کیجئے کہ اُنہیں خُوشبُو دار بند مُہر والا مشروب پلایا جاتا ہے، موتیوں کے خیمے میں سُرخ یاقُوت کے مِنبروں پر بیٹھے تازہ سَفید کھجوریں سامنے رکھی ہوئی

ہیں ،انتہائی سبز فرش بچھے ہیں،مَسْنَدوں پر تکیہ لگائے ہیں، جونہروں کے کنارے بچھائے گئے ہیں ،**شرابِ طَہُورا** اور شہد حاضر ہیں ،غلام اور نوکر حاضِر ہیں ،**خُوبْصُورت حُوریں** موجود ہیں، گویا وہ یاقُوت ومَرجان کی بنی ہوئی ہیں،جن کو کبھی کسی اِنسان اور جِن نے نہیں چُھوا،باغات کے درجات میں چل رہی ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک چلنے پر مائل ہوگی تو ستّر (70) ہزار بہشتی بچے اس کے لباس اٹھائے ہوئے ہوں گے،جن پر **سَفید ریشم کا لباس** ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہوجائیں،سب کے سر پر تاج ہیں، اُن پر مَوتی اور مَرجان جڑے ہیں ،خُوبْصُورت کاجَل لگی آنکھیں مُعَطَّر اور بڑھاپے و دُکھ سے محفوظ ،خَیموں میں بند اور وہ خیمے یاقُوت کے مَحلات میں ہیں، جو **جَنّت** کے باغوں کے درمیان ہیں ،پاک دل و پاک نظر عورتیں ہیں ،پھر اِن جَنّتی مَردوں اور حُوروں کے سامنے پیالے اور برتن پیش کئے جاتے ہیں (جن میں **جَنّت** کے عمدہ مشروبات ہیں) پینے والوں کے لئے لذِیذ سَفید مُشْرُوب ہوگا۔اِن کی خِدْمَت پر خُدَّام و غِلمان (بچے) حاضِر رہتے ہیں جیسے کہ قیمتی محفوظ مَوتی ہوں ۔یہ سب اُن کے نیک اعمال کا اَجْر ہے،وہ باغات میں پُر اَمْن مقام میں ہوں گے ،باغات میں چشمے اور نہریں ہونگی۔بہترین مقام پر اپنے مَالِک قادر کریم عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہوگا اور اُن کے چہروں پر تازگی اور رونق نِعْمت صاف جھلکتی ہوگی۔ان پر کوئی تنگی اور پریشانی نہ ہوگی بلکہ وہ مُکَرَّم بندے ہونگے ۔ربّ تعالیٰ کے دربار سے تحائف سے سرفراز ہوں گے۔اُس میں اُن کے لئے ہر وہ چیز ہوگی ،جو وہ چاہیں گے۔ ہمیشہ رہیں گے،اُس میں کوئی غم اور نہ کوئی خطرہ ہوگا ۔ہر شک سے محفوظ ہونگے ،نعمتوں سے مُتَمَتِّع

(مُ۔تَ۔مَث۔تع) یعنی فائدہ اُٹھاتے ہوں گے۔وہاں کھانا کھائیں گے اور **جَنّت** کی نہروں سے دودھ،شرابِ طُہُور،شہداورتازہ پانی پئیں گے۔**جَنّت کی** سَرزَمین چاندی کی ہوگی اور اُس کے کنکر مَرجان کے ہوں گے اورمُشک کی مِٹّی ہوگی۔اُس کے پَودے زَعفرَان کے ہوں گے۔پُھولوں کی خُوشبُو والا پانی بادلوں سے برسے گا،کافُور کے ٹیلے ہوں گے۔چاندی کے پیالے حاضر ہوں گے،جن پرمَوتی، یاقُوت اورمَرجان کا جڑاؤ ہوگا،ایک پیالہ وہ ہوگا جس میں خُوشبُودارمُہر لگا ہوامشروب ہوگا،جس میں سَلسَبِیل شِیریں چشمے کا پانی ملا ہوگا۔ایک ایسا پیالہ ہوگا کہ اُس کے جَوہَر کی صَفائی کے باعِث سَبُ طَرَف روشنی ہوجائیگی اوراس میں شَرابِ طُہُورخوب سُرخ اور بہترین ہوگی،جو اِنسان نہیں بناسکتا،چاہے جس قَدَرصَنعت اور کاریگری دِکھالے ،یہ پیالہ ایک خادِم کے ہاتھ میں ہوگا،اس کی روشنی مشرق تک جائیگی مگرسُورج میں وہ خوبصورتی وزینت کہاں؟

اُس آدمی پرتَعَجُّب ہے جو اِیمان رکھتا ہے کہ **جَنّت** واقعی ایسا گھر ہے مگر پِھر اُس کا اَہل بننے کے لئے (عمل نہیں کرتا) اورنہ **جَنّتی** کی موت مرتا ہے اوراہلِ **جَنّت** کی سی محنت نہیں اٹھاتا اورنہ ہی اہلِ **جَنّت** کے کارناموں پرنَظَر رکھتا ہے۔ تعجب ہے کہ یہ آدمی اس گھرپر کیسے مطمئن ہوبیٹھتا ہے جِس کی بَربادی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرچُکا ہے،**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم!اگر **جَنّت** میں صرف بَدَن کی سَلامَتی ہوتی اور مَوت،بُھوک،پیاس اورتمام حَوادِث سے ہی بچاؤ ہوتا،تو بھی اِس قابل تھا کہ اُس کی خاطِر دُنیا کومُسَتَرد کردیا جاتا اوراُس پر اِس دنیائے تنگ کوترجیح نہ دی جاتی اوراب جبکہ

اہلِ **جنّت** مامُون بادشاہ ہیں، ہر طرح کی مُسَرّتوں سے مُستَفِید ہیں، جو چاہتے ہیں حاصل کرتے ہیں۔ عرش کے آنگن میں ہر روز حاضر ہو کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا دِیدار** کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں وہ کچھ حاصل کرتے ہیں، جو **جنّت** کی نِعْمت سے حاصل نہیں اور دوسری کِسی طَرَف مُتَوَجِّہ نہیں ہوتے، ہر وقت طرح طرح کی نِعْمتوں کے چِھن جانے سے بالکل محفوظ و مَامُون ہیں اور ہر طرح کی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو رہے ہیں۔ اب ایسی **جنّت** کی طرف انسان کا کیوں دھیان نہیں ہوتا۔

(مکاشفة القلوب، ص ۵۵۰/۵۵۲)

کردے جنّت میں تُو جِوار اُن کا
اپنے عطّار کو عطا یارب عزوجل

(مناجاتِ عطاریہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آہ کون غور کرے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کِس قَدَر حَیرت بالائے حَیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بلند و بالا کوٹھی تیّار کرلے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صورت سے اپنی دُنیاوی آسائش کا معیار بلند کرے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جُستجُو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے اور بسا اوقات تو حَسَد کے باعث زِندگی پَریشان ہو جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم مُتّقی و پرہیزگار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ اسلامی بھائی **جنّت** کے دَرَجوں کی بُلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نمازِ باجماعت کا

پابند بنوں، تلاوت کروں، سنّتوں کا پیکر بنُوں، مَدَنی اِنعامات ومَدَنی قافِلوں کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کروں اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی برکتیں حاصل کروں وغیرہ۔

مَت لگا دِل یہاں بچھتائے گا
کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا

(مغیلانِ مدینہ از امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ظاہری عِبادات وحُسنِ اَخلاق کے اِعتِبار سے لوگوں کو مختلف درجوں میں مُنقسم (مُن۔ق۔سم) یعنی تقسیم کیا جاتا ہے اسی طرح اجر وثواب کے درجوں کی بھی تقسیم ہے لہٰذا اگر ہم سب سے **اعلیٰ** دَرَجہ حاصِل کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ چنانچہ پ ٤ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْران کی آیت نمبر ۱۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ O

ترجمۂ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

''تفسیر خزائنُ العِرفان'' میں خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفسرِ قرآن، حضرتِ علامہ مولانا مُفتی سید محمد نعیم الدّین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے مُراد توبہ، ادائے فرائض وطاعات واخلاص والے عمل اختیار کرکے (یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتے ہوئے ،فرائض مَثَلاً نماز وروزہ وغیرہ اور دِیگر اَحکامات شرعیّہ پر اِخلاص کے ساتھ عَمل کے ذَرِیعے ربّ عزوجل کی بخشش اور **جَنّت کی طرف دوڑو** کہ یہ راستے **جَنّت** کی طرف لے جاتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جَنّت ایک مَکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِیمان والوں کے لئے بنایا ہے۔اُس میں وہ نعمتیں مُہَیّا کی ہیں جن کو آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ ہی کسی آدمی کے دِل پر اس کا خطرہ گُزرا۔دُنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو **جَنّت** کی کسی چیز سے کوئی مناسبت نہیں۔جنّت ایمان دار، نیک اعمال والوں کے لیے ہے۔پ۵ سُوْرَۃُ النِّسَآءِ آیت ۱۲۴ میں ارشاد ہوتا ہے،

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنّت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

جنّت والے ہی کامیاب ہیں

پ۲۸ سُوْرَۃُ الْحَشْرِ آیت ۲۰ میں ارشاد ہوتا ہے،

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: دوزخ والے اور جنّت والے برابر نہیں جنّت والے ہی مُراد کو پہنچے۔

جنّت قلبِ سلیم والوں کے لیے ھے

پ ۱۹ سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ آیت ۸۸، ۸۹، ۹۰ میں ارشاد ہوتا ہے،

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ oۙ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍo وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَo

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر اور قریب لائی جائے گی جنّت پرہیزگاروں کے لئے۔

موتیوں کا مَحل

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوْ ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایَت ہے کہ رسولِ اکرم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اِس فرمان کے بارے میں سُوال کیا گیا، پ ۲۸، سُوْرَۃُ الصَّفِّ آیت ۱۲

وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

ترجمۂ کَنْزُالاِیْمَان: اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔

تو اِرشاد فرمایا کہ ''**جنّت** میں موتیوں کا ایک مَحل ہے جس میں سُرخ یاقُوت سے بنے ہوئے سَتَّر (70) مَکان ہیں، ہر مَکان میں سَتَّر زُمُرَّد (زُ۔مُر۔رَد) یعنی قیمتی سبز پتھر کے سَتّر (70) کُمرے ہیں، ہر کمرے میں سَتَّر (70) تَخْت ہیں، ہر تخت پر ہر رنگ کے سَتَّر (70) بچھونے ہیں، ہر بچھونے پر ایک عورت ہے، ہر کمرے میں سَتّر (70) دَسترخوان ہیں، ہر دَسترخوان پر اَنواع واَقسام کے ستّر (70) کھانے ہیں، ہر کمرے میں ستّر (70) خادم اور خادِمائیں ہیں۔ مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک دن میں ان سب سے جِماع کر سکے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة، باب الترغیب فی الجنة.. الخ، الحدیث ٤١، ج ٤، ص ٢٨٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ اُس موتیوں کے مُقدّس جنّتی محل میں سبز زمرد کے کتنے کمرے، تخت، خُدّام، دسترخوان، بچھونے، جنّتی عورتیں اور کتنے ہی رنگوں کے کھانے ہوں گے **فَسُبْحَانَ مَنْ لَّا یُحْصٰی فَضْلُهٗ وَلَا یَنْفَدُ عَطَاؤُهٗ** یعنی پاکی ہے اُس ذات کو جس کے فضل کی انتہا نہیں اور جس کی عطا میں کمی نہیں۔

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ ربّ العزّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میں آپ کی بارگاہ میں چند اور **جنّت** میں لے جانے والے اعمال کا ذکرِ خیر کرتا ہوں۔ اِنہیں مُلاحظہ فرمایئے اور اِن کی بجا آوری کر کے **جنّت کی تیاری** کیجئے۔

جنت میں لے جانے والے اعمال [1]

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

پارہ ۲۷ سورۃ الرحمن آیت ٤٦ میں خدائے رحمٰن عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

---

[1] اس عنوان پر 2000 مستند احادیث کا مجموعہ ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' نامی کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً خرید فرمائیں جسے مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) نے پیش کیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت علّامہ مولانا سید مُفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی ''تفسیر خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں: یعنی جسے اپنے ربّ عزوجل کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے، اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (۱) جنّتِ عدن (۲) جنّتِ نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک **جَنَّت** ربّ عزوجل سے ڈرنے کا صِلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صِلہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا۝ (پ۵، النّسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرتِ ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ کمال محبّت رکھتے تھے جُدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ

چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا تو حضور نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے **اللہ** تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مالکِ خلد و کوثر، شاہِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** یعنی مجھ سے محبت کرنے والا **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (الشفاء ج۲ ص ۲۰)

پڑوسی خُلد میں عطّار کو اپنا بنا لیجے

جہاں ہیں اتنے احساں اور احساں یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شِفاء شریف، جلد2، صفحہ 24 پر ہے کہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے وہ اُسی کی موافقت (مُ۔وا۔فَ۔قَت) یعنی مُطابَقت کرتا ہے ورنہ وہ اُس کی محبت میں صادِق یعنی سچا نہیں۔ لہٰذا پیارے آقا، بزمِ **جنّت** کے دُولہا، میٹھے میٹھے

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت میں وہ سچا ہے جس پر اُس کی علامتیں ظاہر ہوں۔ اس کی پہلی علامت قرآن نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیروی بیان کی۔ چنانچہ پارہ ۳ سورہ اٰلِ عمران، آیت ۳۱ میں ارشاد ہوتا ہے،

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اُسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مُرشِد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عطا کر دو ہمیں اپنی محبت یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم

(ارمغان مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۵۴)

محبّتِ صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)

حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرو اور مزید روایت میں ہے کہ میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستاروں کی مِثل ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تم راہ یاب ہو جاؤ گے۔

سرکارِ نامدار، دوجہاں کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی تو میں بروزِ قیامت اسکا محافظ ہوں گا اور فرمایا وہ میرے پاس

حوضِ کوثر پر آئے گا۔(الشِفاء شریف، ج ۲ ،ص ۵۵)

صدیق وعمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جس وقت کُھلے گا دَرمولیٰ تیری جنَّت کا

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علمِ دین

حضرت سَیِّدُنا اَبُو اُمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''قِیامت کے دن عالِم اور عِبادت گُزار کو اُٹھایا جائے گا تو عابِد سے کہا جائے گا کہ **جنّت** میں داخل ہوجاؤ جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ کرلو ٹھہرے رہو۔''

(الترغیب و الترھیب ، کتاب العلم ،الترغیب فی العلم ،الحدیث ۳٤ ،ج ۱، ص ۵۷)

گُل نارِ جہنّم سے حَسَنؔ امن و اماں ہو
اس مالکِ فِردوس پہ صَدْقے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ فضائلِ علماء کے پیشِ نظر اِن کی خدمت کی ترغیب دِلاتے ہوئے **مدنی انعام نمبر 62** میں فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذن، خادِم) کو ۱۱۲ روپے یا کم از کم ۱۲ روپے **تحفۃً** پیش کئے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم سے نہیں دے سکتا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

برکاتِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت، پیکرِ علم وحکمت، عالمِ شریعت، شیخِ طریقت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، صاحبِ خوف وخشیت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ ملت، مُصَنّفِ فیضانِ سُنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی برکتوں سے کون واقف نہیں، نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں آپ کی برکت سے مَدَنی اِنقلاب برپا ہوا۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ مئے حُبِ دُنیا کی مستی میں سرشار، فکرِ آخرت میں بیقرار ہو گئے۔ ہر وقت مال و دولت کو بڑھانے کے سُہانے سپنے دیکھنے والے بارگاہِ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہٗ سے عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی لازوال دولت کی دُعائیں مانگنے لگے۔ نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر زکوٰۃ وعُشر کی ادائیگی میں بُخل وکنجوسی کرنے والے، بخوشی زکوٰۃ وعُشر ادا کرنے اور غریبوں، مسکینوں، رشتہ داروں کو نوازنے کے ساتھ ساتھ اپنا مال مساجد، جامعات و مدارس کی تعمیر اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے دِل کھول کر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے لگے۔ لندن و پیرس جانے کے آرزومند، مکہ و مدینہ کی زیارت کی حسرت میں تڑپنے لگے۔ بے دَھڑک ہر وقت قہقہے لگانے والے، خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں آنسو بہانے لگے۔ صرف دُنیوی تعلیم کی بڑی بڑی ڈِگریوں کے لیے بیقرار و دِلفگار، ذاتی مطالعہ، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر، سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت اور دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ کے ذریعے اُخروی اور دِینی علوم کے طلبگار بننے لگے۔ ناول، ڈائجسٹ اور اَخلاق کو

بِگاڑنے والی اُلٹی سیدھی رُومانی کہانیاں اور اَفسانے پڑھنے والے ،''فیضانِ سُنّت''،''رسائلِ عطاریہ''،''بہارِشریعت''،''فتاویٰ رضویہ''اور''کنزالایمان'' سے بمع ترجمہ وتفسیر تلاوت کرنے لگے۔ ہروقت گانے گُنگنانے والے،نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے لب ہِلانے لگے ۔ دُنیوی مَفادات اور گندی ذہنیت کے ساتھ دوستیاں کرنے والے ،اچھی اچھی نیّات کے ساتھ ہرایک پر نیکی کی خاطر اِنفرادی کوشش کرنے لگے۔بات بات پر جھگڑا کرنے ،خون بہانے اور رشتہ داریاں کاٹنے والے،پیشگی مُعاف اورصُلح میں پہل کرنے لگے۔نامحرم اَجنبی عورتوں سے ہنسی مذاق اوربے تکلّفی کرنے والے،شرعی پردے کی سعادت پانے لگے ،تفریح گاہوں اور مختلف شہروں کی فضول سیر وسیاحت کے شوقین مدنی قافلوں کے مُسافر بننے لگے ۔ ماں باپ کا دِل دُکھانے والے،خدمتِ والدین اوران کی دَست و پابوسی کی برکات پانے لگے۔یہود ونصارٰی کی نقل کرنیوالے نادان اِتّباعِ سُنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں چہروں پر داڑھی،بدن پر مدنی لِباس ،سر پر زُلفیں اور عِمامہ شریف کا مدنی تاج سجانے لگے۔مُعاشرے کے بدکردار و بدگُفتار سُنَنِ شہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے آئینہ دار بننے لگے۔

اولاد کو پکّا دُنیا دار بنانے والے، اپنے بچوں کو دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخل کروا کر حافظ و عالم ومبلغ بنانے لگے۔بے پردہ و بےعمل نادان بہنیں،باپردہ وباعمل ہوکر معلّمہ،مدرسہ،مبلغہ بنیں اوران کے جابجا باپردہ اجتماعات ہونے لگے ۔بےنمازی نہ صرف نمازی بلکہ قاری اور امام وخطیب بننے لگے۔خُشک مزاج لذّتِ عشق اور فاسق،تقوٰی و پرہیزگاری بلکہ کُفّار تک نعمتِ اسلام

پانے لگے۔واہ کیا بات ہے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہم پر بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ایسی سیدھی اور میٹھی نظر پڑ جائے کہ ہم نہ صرف نیک بلکہ نیک بنانے کا مدنی جذبہ پا جائیں۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی(عزوجل)
میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی(عزوجل)
پڑھوں سُنّتِ قَبلیہ وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی(عزوجل)
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو سدا یاالٰہی(عزوجل)
ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی(عزوجل)
غُصیلے مِزاج اور تَمسخُر کی خصلت سے مجھ کو بچا لے بچا یاالٰہی(عزوجل)
نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی(عزوجل)
سعادت مِلے درسِ فیضانِ سُنّت کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی(عزوجل)
میں مٹّی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں چٹائی کا ہو بستر ا یاالٰہی(عزوجل)
ہے عالم کی خدمت یقیناً سعادت ہو توفیق اِس کی عطا یاالٰہی(عزوجل)
صدائے مدینہ دُوں روزانہ صدقہ ابو بکر و فاروق کا یاالٰہی(عزوجل)
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش! ہر دم عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی(عزوجل)
ہمیشہ کروں کاش!پردے میں پردہ تُو پیکر حیا کا بنا یاالٰہی(عزوجل)
لِباس سُنّتوں سے مُزیّن رہے اور عِمامہ ہو سر پر سجا یاالٰہی(عزوجل)
سبھی مُشت داڑھی اور گیسو سجائیں بنیں عاشقِ مصطفیٰ یاالٰہی(عزوجل)
ہر اِک مدنی انعام سگِ عطار پائے کرم کر پئے مصطفیٰ یاالٰہی(عزوجل)

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعی **اللہ** تعالیٰ کے فرمانبردار اور سچے عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نیک و عبادت گزار اور باعمل مسلمان بننا چاہتے ہیں تو پھر ہمّت کر کے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** اپنا لیجئے، یہ گناہوں کے مرض سے شِفا پانے اور نیک بننے کا مدنی نُسخہ ہے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر بصمیمِ قلب اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شروع کر دیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سکونِ قلب نصیب ہوگا۔ باطن کی صفائی ہوگی۔ خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سوتے آپ کے قلب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مدنی انعامات پر عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کا ذریعہ ہے لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا۔ آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمّت مت ہاریئے گا۔ اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضؔا ہر کام کا اِک وقت ہے　　دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہمارے خیر خواہ ہیں۔آپ نے ہمیں جو یہ ایک عظیم الشّان مدنی نسخہ بنام ''مدنی انعامات'' عطا فرمایا ہے۔اس پر عمل پیرا ہوکر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں۔یہ مدنی انعامات کا تحفہ ہمارے اَسلاف رحمہم اللّٰہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔اس کے ذریعے ہم خود اِحتسابی کا مدنی جذبہ پاسکتے ہیں،خلوت میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں درج شدہ سُوال کے جواب میں خود ہی ہاں (✓) یا نہ (0) کے ذریعے اپنی کارکردگی یا کوتاہی کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ گویا یہ مدنی انعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خود اِحتسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہماری اصلاح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔یہ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود کو دُرّہ مار کر پوچھتے بتا تُو نے آج کیا عمل کیا؟ اِسی طرح اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین بھی حسبِ حال خود احتسابی کرتے اور بلندیٔ درجات کا اہتمام فرماتے۔

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہماری بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہمیں مدنی انعامات کا عظیم مدنی تحفہ عطا فرمایا ہے تاکہ ہم روزانہ وقت مقرر کر کے فکرِ مدینہ (خود اِحتسابی) پر اِستقامت حاصل کریں،گناہوں سے بچیں اور نیک بنیں۔آیئے!مدنی انعامات کی بہار مُلاحظہ فرمایئے اور روز فکرِ مدینہ کی نیّت کیجئے چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ،دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔اِسی دوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی ،جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم خواب میں تشریف لے آئے ، ابھی جلوؤں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے ،الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مدنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔''

(فیضانِ سنّت ،باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج ۱،ص ۹۳۱)

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک اعمال کے لئے کمر بستہ ہو جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نیک بن جائیں گے۔نیکوں پر ربّ جَلَّ جَلَالُہٗ کی خوب کرم نوازیاں،مہربانیاں اور حوصلہ افزائیاں ہوتی ہیں۔ اللّٰہ اکبر

عَزَّوَجَلَّ جب نیک و متقی شخص دُنیا سے رُخصت ہوتا ہے اللّٰہ تبارک وتعالٰی کے معصوم فِرِشتے اُسے کیا بِشارت سُناتے ہیں مُلاحظہ فرمایئے اور اللّٰہ تعالٰی کی رضا کے لئے اِخلاص کے ساتھ نیک اعمال کی بجا آوری کے لئے کمر بستہ ہو جایئے۔ چنانچہ پارہ ۳۰ سُوْرَۃُ الْفَجر کی آیت نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُo ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً oفَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْoوَادْخُلِیْ جَنَّتِیْo

ترجمۂ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف واپس ہو یُوں کہ تُو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنّت میں آ۔

اِطاعت گزار اور فرمانبرداروں کو جنّت میں داخلے کے وقت کیا کہا جائے گا ،مُلاحظہ فرمایئے اور ایمان تازہ کیجئے چنانچہ پ ۲۹ سُوْرَۃُ الدَّھرِ آیت ۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا0

ترجمہ کنز الایمان: ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

بروزِ قیامت جب کُفّار و فُجّار، بحکمِ جبّار و قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ داخلِ نار ہوں گے تو نیکوکار اور اَبرار یعنی نیک اعمال کی بجا آوری کرنے والے گروہ در گروہ **جنّت** کے گلزار میں داخل کئے جائیں گے چنانچہ پ ۲٤ سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت ۷۳/۷٤ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ o وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ج فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَo

ترجمہ کنزالایمان :اور جو اپنے ربّ سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنّت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اُس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے۔اور اُس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنّت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنّت میں رہیں۔ جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

علمِ دین کی جستجو

حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ ہر دوسرا محبُوبِ کبریا عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ''جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عِلْم کی جستجو میں نکلتا ہے تو **اللّٰہ** تعالیٰ اُس کے لئے **جنّت** کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اُس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اُس کے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں اور آسمانوں کے فِرِشتے اور سمُندر کی مچھلیاں اس کے لیے اِسْتِغْفَار کرتی ہیں اور عالم کو عابِد پر اتنی فضیلت حاصل ہے جتنی

چودھویں رات کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کے وارث ہیں۔ بیشک انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلام دِرھم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ عَلَیْہِمُ السَّلام تو عِلْم کا وارث بناتے ہیں لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اُس نے اپنا حصّہ لے لیا اور عالِم کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا خلاء ہے جسے پُر نہیں کیا جاسکتا (گویا کہ) وہ ایک سِتارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالِم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔''

(شعب الایمان للبیھقی، با ب فی طلب العلم، الحدیث ۱۶۹۹، ج ۲، ص ۲۶۳)

پڑوسی خُلد میں اپنا بنا لو
کرم یامصطفٰے بہرِ رضا ہو ﷺ

(از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی قافلوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ جب ہم وقت مقرر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے پابند بنیں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی علمِ دین کی جستجو کا مدنی جذبہ حاصل ہوگا اور ہم بھی جنّت میں لے جانے والے اعمال کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے چنانچہ پیکرِ عِلم وحکمت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ مدنی انعام نمبر 68 میں فرماتے ہیں۔ کیا آپ نے اِس سال کم از کم ایک بار امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْوَالِی کی آخری تصنیف ''مِنْھَاجُ الْعَابِدِین'' سے تَوبہ، اِخلاص، تقویٰ، خوف ورَجا، عُجب و رِیا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر

69 میں بھی ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس سال کم از کم ایک مرتبہ **بہارِ شریعت** حصّہ ۹ سے مُرتد کا بیان حصّہ ۲ سے نَجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصّہ ۱۶ سے خرید وفروخت کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو) حِصّہ ۷ سے مُحرّمات کا بیان اور حُقوقُ الزَّوجَین حِصّہ ۸ سے بچوں کی پَرْوَرِش کا بیان، طَلاق کا بیان، ظِہار کا بیان اور طلاقِ کِنایہ کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جھگڑا ترک کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اُس کے لئے **جنّت** کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا، اُس کے لئے **جنّت** کے وَسْط میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس کا اَخلاق اچھّا ہوگا، اُس کے لئے **جنّت** کے اعلٰی مقام میں ایک گھر بنایا جائے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں لڑائی جھگڑوں والے اُمُور سے بچا کر راہِ **جنّت** پر گامزن کرنے کی سَعْی کرتے ہوئے مدنی انعامات میں فرماتے ہیں۔ **مدنی انعام نمبر 26**: کسی ذِمہ دار (یا عام اسلامی بھائی سے) بُرائی صادر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت

محسوس ہو تو تحریری طور پر یا براہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کے ساتھ) سمجھانے کی کوشش فرمائی یا **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گُناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (ہاں خود سمجھانے کی جرأت نہ ہو یا ناکامی کی صورت میں **تنظیمی ترکیب** کے مطابق مسئلہ حل کرنے میں مضائقہ نہیں)۔

مدنی انعام نمبر:33 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر **تُہمت** تو نہیں لگائی، کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے **گالی گلوچ** تو نہیں کی؟ (کسی کو سور، گدھا، چور، لمبو، ٹھنگو وغیرہ نہ کہا کریں)

مدنی انعام نمبر7: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہَر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی **تُو** کہہ کر مخاطب کیا یا **آپ** کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو **ھیں** کہہ کر بات کی یا **جی** کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرست جواب ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَلال کھانا اور سُنّت اپنانا

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منورہ، مکینِ گنبدِ خضرٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے **حَلال کھایا** اور **سُنّت کے مطابق عمل کیا** اور لوگ اُس کے شر سے محفوظ رہے تو وہ **جنّت** میں داخل ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ایسے لوگ تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں بہت

ہیں۔'' تو نبیِ کریم ،رءوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد بہت سے زمانوں میں ہوں گے۔

(المستدرك للحاكم، كتاب الاطعمة، ذكر معيشة النبي ﷺ،الحديث ٧١٥٥، ج ٥، ص ١٤٢)

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش،از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ ربّ العزّت،ص۳۲)

اے کاش! حَلال کھانے، سُنّتیں اپنانے کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کا دِل دُکھانے سے بھی بچے رہیں چنانچہ عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر 48 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہَر) **مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ** لگانے (یعنی کھل کِھلا کر ہنسنے) سے حتّی الامکان بچنے کی کوشش کی؟ (**یاد رکھئے!** کسی مسلمان کا دِل دُکھانا کبیرہ گُناہ ہے)

مدنی انعام نمبر 50: کیا آج آپ کا سارا دن (نوکری یا دُکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی) **عمامہ شریف** (اور تیل لگانے کی صورت میں سر بند بھی) **زُلفیں** (اگر بڑھتی ہوں تو) ایک مُشت **داڑھی** سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) **کُرتا** سامنے جیب میں نُمایاں **مِسواک** اور ٹخنوں سے **اونچے پائنچے** رکھنے کا معمول رہا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو

حضرت سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دو جہاں کے سُلطان، سَرورِ ذِیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''**جنّت میں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے**''

(صحیح مسلم، کتا ب الطھارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء، الحدیث ۲۵۰، ص ۱۵۱)

اِبن خُزَیمَہ کی رِوَایت میں ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''**جنّت میں اعضائے وضو تک زیور ہوں گے۔**''

(ابن خزیمہ،باب اسحاب.....الخ،الحدیث۷، ج۱،ص۷)

پڑوسی خُلد میں عطّار کو اپنا بنا لیجے
جہاں ہیں اِتنے احساں اور احساں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

پابندِ صوم وصلوٰۃ وسُنّت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ **مدنی انعام نمبر: 39** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ حتّی الامکان دِن کا اکثر حصّہ **با وُضو** رہے؟ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** روزفکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانے کی سعادت پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت سے معمور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کی بھی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف ''فیضانِ سنّت جلد اول تخریج شدہ'' کے باب

''فیضانِ بسم اللہ ص ۱۲۴ میں لکھتے ہیں:

مدنی قافلے پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی

ایک عاشقِ رسول کے بیان کا اپنے انداز واَلفاظ میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، ہمارا **مَدَنی قافلہ** سنّتوں کی تربیّت لینے کے لئے حَیدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ) سے صوبۂ سرحد پہنچا۔ ایک مسجِد میں تین دن گزار کر دوسرے عِلاقے کی طرف جاتے ہوئے راستہ بھول کر ہم جنگل کی طرف جا نکلے، رات کی سیاہی ہر طرف پھیل چُکی تھی، دُور دُور تک آبادی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا، لمحہ بہ لمحہ تشویش میں اضافہ ہوتا جارہا تھا، اتنے میں اُمّید کی ایک کرن پھوٹی اور کافی دُور ایک بتّی ٹِمٹماتی نظر آئی، خوشی کے مارے ہم اُس سَمْت لپکے مگر آہ! چند ہی لمحوں کے بعد وہ روشنی غائب ہوگئی، ہم **ٹِھٹھک** کر کھڑے کے کھڑے رَہ گئے، ہماری گھبراہٹ میں ایک دم اِضافہ ہوگیا! کیا کریں، کیا نہ کریں اور کس سَمْت کو چلیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ آہ! آہ! آہ!

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے — سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
جگنو چمکے پتّا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے — ڈر سمجھائے کوئی پَون ہے یا اَگیا بیتالی ہے
بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے — بَن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے
پاؤں اُٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ — مِینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھرتک کھائی نالی ہے
ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہوتو جواب آئے — پھر جھنجلا کر سَر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے
پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں — ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے
تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو — دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰/۱۳۱)

اس پریشانی میں نہ جانے کتنا وَقْت گزر گیا، یکا یک اُسی سَمْت پھر روشنی

نُمُودار ہوئی۔ہم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر ہمّت کی اور ایکبار پھر آبادی کی اُمّید پر روشنی کی جانِب تیز تیز قدم چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو ایک شخص روشنی لئے کھڑا تھا، وہ نہایت پُر تپاک طریقے پر ہم سے ملا اور ہمیں اپنے مکان میں لے گیا، عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے کے بارہ مُسافِروں کی تعداد کے مطابِق **12** کپ موجود تھے اور چائے بھی تیّار۔اُس نے گرم گرم چائے کے ذَرِیعے ہماری ''خیر خواہی'' کی۔ہم اِس غیبی امداد اور پورے بارہ کپ چائے کی پہلے سے تیّاری پر حیران تھے۔ اِستِفسار پر ہمارے اجنبی میزبان نے انکِشاف کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی ، **جنابِ رسالت مآب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میرے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اِس طرح ارشاد فرمایا، ''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے مسافِر راستہ بھول گئے ہیں ان کی رہنُمائی کیلئے تم روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔''** میری آنکھ کُھل گئی اور بتّی لیکر باہَر نکل پڑا۔کچھ دیر تک کھڑا رہا مگر کچھ نظر نہ آیا، وَسوسہ آیا کہ شاید غَلَط فَہمی ہوئی ہے، آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی، گھر میں داخِل ہوکر پھر سَو رہا، سر کی آنکھ بند ہوتے ہی دل کی آنکھ واپَس کُھل گئی اور پھر ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ نور بار نظر آیا، لَبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے ، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، **دیوانے! مَدَنی قافِلہ میں بارہ مُسافِر ہیں، ان کے لئے چائے کا انتِظام کرکے فوراً روشنی لیکر باہَر کھڑے ہوجاؤ۔** میں نے دم زَدن میں خیر خواہی کی ترکیب کی اور روشنی لیکر باہَر نکل آیا کہ اتنے میں عاشِقانِ رسول کا مَدَنی

قافِلہ بھی آ پہنچا۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

تُم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ھم پہ فِدا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو کے بعد کی دُعا

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''تم میں سے جو شخص کامل وُضو کرے پھر یہ کلمہ پڑھے، ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' تو اُس کیلئے **جنّت** کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے **جنّت میں داخل ہو جائے۔**''

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، الحدیث ۲۳٤، ص ۱٤٤)

ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن

تُو ہے اُن کا تو حسنؔ تیری ہے جنّت تیری

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُصنّفِ فیضانِ سنّت، امیرِ اہلسنت دامت

برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی قافلوں میں سفر کے جدْوَل ﴿عُمر بھر میں کم از کم ایک مرتبہ یکمُشت بارہ (12) ماہ، ہر بارہ ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ یکمُشت تیس (30) دن اور ہر تیس دِن میں کم از کم ایک مرتبہ یکمُشت تین (3) دِن﴾ کے مطابق اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے مدنی قافلوں کے مُسافر بنیں، ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسُنّت واِنفرادی کوشش و درس و بیان کی عملی تربیّت، دُرُست مخارِج کے ساتھ قراٰن سیکھنے سِکھانے کی سعادت، اکثر وقت قیامِ مسجد اور ہَمہ وقت اچھی صُحبت کی برکت، دُعاؤں کی قبولیّت اور مرضِ عِصیاں سے نجات و برأت وغیرہ کے ساتھ ساتھ وُضو کے بعد کی دُعا اور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بہت سی مقبول دُعائیں وغیرہ یاد کرنے کی عظیم سعادت بھی حاصل ہوگی چنانچہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔ مدنی انعام نمبر: 63 کیا آپ نے بالغ، نابالغ و نابالِغہ کے جنازے کی دُعائیں، چھ (6) کلمے، ایمانِ مُفصّل، اِیمانِ مُجمل، تکبیرِ تشریق اور تَلْبِیہ (لَبَّیْک) یہ سب ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کر لئے ہیں؟ نیز اِس ماہ کی پہلی پیر شریف کو (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی اور دِن) یہ سب پڑھ لئے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ ایک صُبح رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پُکارا پھر دریافت فرمایا ''اے بلال! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کونسی چیز تمہیں

مجھ سے پہلے **جَنّت** میں لے گئی؟ آج شب میں **جَنّت** میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔'' تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اَذان دیتا ہوں اور جب بے وُضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں۔'' تو رحمتِ عالم، شہنشاہِ اُمم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ''(اچھا) یہی وجہ ہے۔'' (مسند احمد، حدیث بریرہ الاسلمی، الحدیث ۲۳۰۵۷، ج۹، ص ۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم، رءُوف رَحِیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اَحْسَن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اُس کے لئے **جَنّت** واجب ہو جائے گی۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب ذکر المستحب عقب .....الخ، الحدیث ۲۳٤، ص ۱٤٤)

بہت کمزور ہوں ہرگز نہیں قابِل عذابوں کے
خُدا را ساتھ لیتے جانا جنّت یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم

(از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں **جَنّت** کی طرف لے جانے والے اعمال کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں چنانچہ آپ (دامت برکاتہم العالیہ) مدنی انعام نمبر 20 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار **تَحِیَّۃُ الْوُضُو** اور **تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان و اقامت

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مدنی، عَرَبی قُرَشی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو **بارہ (12) سال تک اذان** دے گا اُس کے لئے **جَنّت** واجِب ہوجائے گی اور اُس کے اذان دینے کے بدلے میں اس کے لئے روزانہ ساٹھ (60) نیکیاں اور ہر **اِقامت** کے عِوض تیس (30) نیکیاں لکھی جائیں گی۔''

(سنن ابن ماجه ، كتاب الاذان والسنة فيها، باب فضل الاذان ، الحديث ٧٢٨، ج ١، ص ٤٠٢)

وہ تو نہایت سستا سَودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت علیہ رحمۃ ربّ العزّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان کا جواب

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیٔ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے،

پھر جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب مؤذِّن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ شخص دِل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو **جنّت میں داخل ہوگا۔**'' (صحیح مسلم، کتا ب الصلوۃ، باب استجاب القول مثل قول الموذن الخ، الحدیث ۳۸۵، ص ۲۰۳)

وہ خُلد جس میں اُترے گی اَبرار کی بَرات
ادنیٰ نچھاور اِس مرے دُولھا کے سر کی ہے

مدنی انعام نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آج آپ نے بات چِیت، چلت پھرت، اُٹھانا رکھنا، فون پر گُفتگو اسکوٹر کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج مَوقُوف کر کے **اَذان و اِقامت کا جواب** دیا؟ (اگر پہلے سے کھا پی رہے ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَفْ کی دُرُستی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ ذیشاں، دوجہاں کے سلطاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''**جو صف کے خلا کو پُر کرے گا، اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمائے گا اور **اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔**'' (الاوسط للطبرانی، الحدیث ۵۷۹۷، ج ٤، ص ۲۲۵)

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لَیتیں نہ اپنی گتیں
قُصور کریں اور ان سے بھریں قُصورِ جناں تمھارے لئے

(حدائقِ بخشش، از امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے سُنّتوں بھرے مہکے مہکے مدنی ماحول میں نماز و دُعا میں خُشُوع وخُضُوع کا مدنی ذِہن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: **مدنی انعام نمبر: 44** کیا آج آپ نے نَماز و دُعا کے دوران خُشُوع وخُضُوع (خشوع یعنی بدن میں عاجزی اور خُضُوع یعنی دِل میں گڑگڑانے کی کیفیت) پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رضائے الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کیلئے مَسْجِد بنانا

اَمِیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ میں نے **سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ''جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنُودی چاہتے ہوئے **مسجد** بنائے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے **جنّت** میں ایک گھر بنائے گا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب من بنی مسجدا، الحدیث ٤٥٠، ج ١، ص ١٧١)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دِن
قسمتِ خُدّام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، از امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سلام کو عام کرنا،کھانا کھلانا،صلہ رحمی اور رات کو نماز پڑھنا

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقائے نامدار، رسولوں کے سالار، شہنشاہِ والا تبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینۂ پُر اَنوار تشریف لائے تو لوگ جُوق در جُوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہونے لگے۔ میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا اور چھان بین کی تو جان لیا کہ یہ کسی جُھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنی وہ یہ تھی کہ ''اے لوگو! سلام کو عام کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور صِلۂ رحمی اِختیار کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو **جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔**''

(سنن الترمذی ، کتا ب صفة القیامة ، با ب ٤٢ ،الحدیث٢٤٩٣،ج ٤، ص ٢١٩)

شیخِ طریقت، عاملِ قراٰن وسنّت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **مدنی انعام نمبر 6** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے، راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے **مسلمانوں کو سلام** کیا؟

شہا اپنی جنّت میں قدموں میں رکھنا ﷺ
یہی عاجزانہ مِری التجاء ہے

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَمازِ تَہجُّد

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بِنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، محبوبِ غفّار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''قِیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اِکٹھے ہوں گے پھر ایک مُنادی نِدا کرے گا کہ'' کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جُدا رہتے تھے؟'' پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ تعداد میں بہت کم ہونگے اور بِغیر حِساب **جنّت میں داخل ہو جائیں گے**، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔ (الترغیب والترھیب ،کتاب النوافل ،الحدیث ۹، ج ۱، ص ۲۴۰)

اُن کے کرم کے صَدقے فضل وکرم سے اُن کے ﷺ
عطّار پیچھے پیچھے جنّت میں جا رہے ہیں

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَمازِ چاشت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''بیشک **جنّت** میں ایک دروازہ ہے جسے ضُحیٰ کہا جاتا ہے جب قِیامت کا دن آئے گا تو ایک مُنادی نِدا کرے گا نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔'' (الاوسط للطبرانی،الحدیث ۵۰۶۰، ج ۴، ص ۱۸)

بے عدد غلام آقا خُلد جا رہے ہیں ساتھ ﷺ
پیچھے پیچھے کاش! میں بھی شاہِ بحر و بر جاتا ﷺ

(مغیلانِ مدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جَنّت کی اَبدی نعمتوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! صاحبِ کرامت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نوافل کی کثرت کرتے اور اپنے متعلقین و مریدین کو بھی اِس کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ **مدنی انعام نمبر: 19** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے **تہجد، اشراق و چاشت** اور **اوّابین** ادا فرمائی؟ مدنی انعام نمبر: 20 میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار **تَحِیّۃُ الوُضو** اور **تَحِیّۃُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچ اعمال

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور، سراپا نور، شاہِ غیّور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ اعمال ایسے ہیں جو اِنہیں ایک دن میں کرے گا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **جنّتیوں** میں لکھے گا۔ (۱) مریض کی عِیادت کرنا (۲) جنازے میں حاضر ہونا (۳) ایک دن کا روزہ رکھنا (۴) جُمعہ کے لئے جانا اور (۵) غُلام آزاد کرنا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب مایفعل من الخیر یوم الجمعۃ، الحدیث ۳۰۲۷، ج۲، ص ۳۸۲)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **مدنی انعام نمبر 53** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

Go To Index

یا خدا مغفرت کر دے عطّار کی

اِس کو جنّت میں دے دے نبی کا جوار (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَلِمَہ طَیِّبَہ

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، سراپا جود و کرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس کا آخِری کلام **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہوگا وہ **جنّت** میں داخل ہوگا۔''

(المستدرك، کتاب الدعاء و الذکر، الحدیث ۱۸۸۵، ج۲، ص ۱۷۵)

مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں

لِلّٰہ (عزّوجلّ) پڑوسی مجھے جنّت میں بنالو

(ارمغانِ مدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَمازِ جَنازَہ

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن ہُبَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکی مَدَنی سرکار، دوعالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو مسلمان مرجائے اور اُس پر مسلمانوں کی **تین صفیں** نماز پڑھیں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر **جنّت** واجب فرمادیتا ہے۔

(سنن ابی داؤود، کتاب الجنائز، الحدیث ۳۱۶۶، ج۳، ص ۲۷۰)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا، مدنی مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عافیت نشان ہے ''جب کوئی جنّتی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلیں اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(الفردوس بما ثور الخطاب، الحدیث ۱۱۰۸، ج۱، ص۲۸۲)

نارِ دوزخ میں گرا ہی چاہتا تھا میں نثار
اپنی رحمت سے عطا فرمائی جنّت یارسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَعزِیت

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خَلْق کے رَہبر، شَافِعِ مَحْشَر، محبوبِ دَاوَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو کسی غَمْزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقْوٰی کا لِباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اُس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مُصیبت زَدہ سے تَعْزِیَت کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جَنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دُنیا بھی نہیں ہوسکتی۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث ۹۲۹۲، ج٦، ص ٤٢٩)

یا شَہِ ابرار! دے دو خُلد میں اپنا جوار (صلی اللہ علیہ وسلم)
از پئے غوثُ الوَرٰی ہو چشمِ رحمت یارسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

(ارمغانِ مَدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین بَچّوں کا اِنتِقال

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اُسے اور اُن بچوں کو **جَنّت** میں داخل فرمائے گا۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''جس کے تین بچوں کا انتقال ہوجائے وہ **جَنّت** میں داخل ہوگا۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المسلمین الخ ،الحدیث ۱۳۸۱، ج۱، ص ۵۶۵)

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا
خُدائے محمد برائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَچّا بَچّہ

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس مسلمان جوڑے (میاں بیوی) کے تین بچے انتقال کرجائیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن دونوں میاں بیوی اور اُن بچوں پر فضل و رحمت کرتے ہوئے **جَنّت** میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِضْوَان) نے عرض کیا، ''اور دو بچے؟'' فرمایا ''اور دو بچے۔'' صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِضْوَان) نے عرض کیا ''اور ایک؟'' فرمایا ''اور ایک'' پھر فرمایا، ''اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت

میں میری جان ہے جس عورت کا **کچّا بچّہ** فوت ہوجائے (یعنی حَمل ضائع ہوجائے) اور وہ اُس پر صبر کرے تو وہ بچّہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا **جنّت** میں لے جائے گا۔''

(مسند احمد، حدیث معا ذ بن جبل مسند الانصار،الحدیث ۲۲۱۵۱،ج۸،ص ۲۵٤)

حشر میں سرکار آنا میرے عیبوں کو چُھپانا ﷺ

اپنے ربّ سے بخشوانا ساتھ جنت میں بسانا (عَزَّوَجَلَّ)

یَانَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

(مغیلانِ مدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پابندِ صوم وصلوٰۃ وسنّت ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **مدنی انعام نمبر 57** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب روانہ فرمایا؟ (مکتوب میں مدنی قافلے اور مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دِلائیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکتوب والے اس مدنی انعام کے ذریعے ہم بآسانی بہتر انداز سے عِیادت وتعزیت کی سعادت پاسکتے ہیں۔

خیر خواہی کے مدنی جذبے سے سرشار، بھٹکے ہوؤں کے رہبر وغمخوار، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بذریعہ مکتوب کس طرح تعزیت فرماتے ہیں۔آیئے! آپ کا ایک تعزیتی مکتوب مِن وعَن مُلاحظہ فرمایئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہٗ کی جانب سے **لواحقینِ مرحوم محمد شان عطاری** علیہ رحمۃ الباری کی خدماتِ عالیہ میں مَدَنی مٹھاس سے تر بتر سلام، **السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہ الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین علیٰ کُلّ حال**

معلوم ہوا کہ **محمد شان عطاری** حادثے میں وفات پا گئے ہیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مرحوم** کو غریقِ رحمت کرے، ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھول برسائے، ان کی قبر اور مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے روضۂ انور کے درمیان جتنے پردے حائل ہیں سب اُٹھا کر **مرحوم** کو رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلووں میں گما دے۔ **مرحوم** کی مغفرت فرما کر انہیں جنّتُ الفردوس میں مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرمائے اور مرحوم کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جَزیل مرحمت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عجب سرا ہے یہ دنیا یہاں پہ شام و سحر
کسی کی کُوچ کسی کا قیام ہوتا ہے

افسوس! سگِ مدینہ اپنے آپ کو نیکیوں سے دُور اور گناہوں سے بھرپور پاتا ہے۔ ہاں، ربِّ غفور عزوجل اس امر پر قادر ضَرور ہے کہ گناہ و قُصُور کو نیکیوں سے بدل دے۔ لہٰذا خدائے مجید سے یہی اُمّید ہے کہ وہ مجھ پاپی و بدکار کے گناہوں کو اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقے ضَرور نیکیوں سے بدل دے گا اور اِسی

امّید پر میں اپنی زندگی کی تمام تر نیکیاں بارگاہِ مُصطفوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں نذر کرکے ''**مرحوم محمد شان عطاری**'' کی نذر کرتا ہوں۔

عجب نیرنگیٔ دنیا ہے کہ ایک طرف کسی کا جنازہ اُٹھایا جارہا ہے جبکہ دوسری طرف کسی کو دولہا بنایا جارہا ہے۔ایک طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میّت پر آہ وفُغاں کا شور ہے۔

نسیمِ صبح گُلشن میں گُلوں سے کھیلتی ہوگی
کسی کی آخِری ہچکی کسی کی دل لگی ہوگی

مرحوم محمد شان عطاری کے ایصالِ ثواب کی خاطر گھر کا ہر مرد (جس کی عمر بیس سال سے زائد ہو) کم از کم ایک بار دعوتِ اسلامی کے تین روزہ مَدَنی قافِلے کے ساتھ ضَرور سفر اختیار کرے۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سبھی کی خدمت میں مَدَنی التجاء ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

والسلام مع الاکرام

۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اَخلاق

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نُورِ مُجَسَّم، رَسُولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے لوگوں کو کثرت سے جنّت میں داخِل کرنے والے عمل کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اخلاق۔'' پھر رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کثرت سے جہنم میں داخِل کرنے والی چیز کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''مُنہ اور شرمگاہ۔''

(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، الحدیث ٤٧٦، ج١، ص ٣٤٩)

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائبِ رحمٰن نے دروازہ جنّت کا (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھ(6) چیزوں کی ضمانت

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صَامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ بَحر وبَر، مدینے کے تاجْوَر، مَحْبُوبِ رَبِّ اَکْبَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''تم مجھے چھ(6) چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں، (١) جب بولو تو سچ بولو (٢) جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو (٣) جب امانت لو تو اُسے ادا کرو (٤) اپنی شرمگاہوں کی حِفاظت کرو (٥) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو

اور(۶)اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ، کتاب البر والصلة والاحسان..الخ ،باب الصدق الخ ،الحدیث ۲۷۱ ،ج۱، ص ۲۴۵)

ہم جائیں گے فردوس میں رِضوان سے یہ کہہ کر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامانِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیٹ کا قُفلِ مدینہ وغیرہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوْ ھُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **خَاتَمُ الْمُرسلین،رَحْمَۃٌ لِلْعٰلَمِیْن،شَفِیعُ الْمُذْنِبین،اَنِیسُ الْغَرِیْبِین،سِرَاجُ السَّالِکِین،محبوبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن** عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے اِرْد گِرد بیٹھے ہوئے **صحابۂ کِرام** (عَلَیْہِمُ الرِضْوَان) سے فرمایا،''تم مجھے چھ(6)چیزوں کی ضَمانت دے دو تو میں تمہیں **جَنّت کی ضَمانت دے دوں گا۔**''میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ!عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ چھ(6)چیزیں کون سی ہیں؟'' اِرشاد فرمایا،''**نَماز ادا کرنا،زَکوٰۃ دینا،اَمانت لوٹانا،شرمگاہ،پیٹ اور زبان کی حِفاظت کرنا۔**'' (مجمع الزوائد، باب فرض الصلاۃ،الحدیث ۱۶۱۷،ج ۲، ص ۲۱)

چار یاروں کا صَدقہ شہا (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ وَ
خُلد میں جا عطا کیجئے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت میں شرم گاہ اور زبان کے ساتھ ساتھ پیٹ کی حفاظت کا ذکر بھی ہے۔ علّامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فیض القدیر جلد 2 صفحہ 121 پر لکھتے ہیں: پیٹ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ تم اس میں حرام کھانا یا پانی مت اُتارو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبُہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے بھوک کے فضائل کے متعلق ''فیضانِ سنّت'' (جلد اوّل تخریج شدہ) میں ایک پورا باب بنام ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' باندھا ہے۔ آیئے! اس میں سے کچھ رِوایات صفحہ ۷۰۸ تا ۷۱۱ مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ

موٹا مچھر

حضرت سیدنا ربیع بن اَنَس رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ''مچھر جب تک بھوکا رہے زندہ رہتا ہے اور جب کھا پی کر سیر ہو جائے تو موٹا ہو جاتا ہے اور جب موٹا ہو جاتا ہے تو مر جاتا ہے۔ یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ دُنیا کی نِعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے تو اُس کا دِل مُردہ ہو جاتا ہے''۔ (تَنبِیہُ الْمُغْتَرِّیْنَ ص ٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مچھر تو موٹا ہوتے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتا اور خاک میں مِل جاتا ہے مگر آہ! انسان جب جاندار یا موٹا تازہ ہو جاتا ہے تو بعض اوقات طرح طرح کی آفتوں سے دُنیا ہی میں دو چار ہوتا اور طرح طرح کے

گُناہوں میں پڑ کر **اللہ** ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ناراضگی کی صورت میں نزع وقبر وحشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کے دردناک عذابوں میں گرفتار رہو جاتا ہے۔چُنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیدنا یحیٰ مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہوجاتا ہے اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہوجاتا ہے۔اور جو شہوت پرست ہوجاتا ہے اُس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں،اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دِل سخت ہوجاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہوجاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہوجاتا ہے۔

(اَلْمُنَبِّہَات لِلْعُسْقَلَانِی،باب الخماسی ۵۹)

کھانے کی حِرص سے تُو یا ربّ نجات دے دے
اچھّا بنا دے مجھ کو اچھّی صِفات دے دے

پیٹ پر گُناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا گُناہوں میں انسان کو غرق کردیتا ہے۔چُنانچہ حضرت سیدنا امام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اعضاء میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گُزرنے کی رغبت جَنم لیتی ہے۔کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں تکبّر اور آنکھوں میں بدنِگاہی کی

خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے برعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اعضائے بدن پُرسکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابوجعفر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سَیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں۔ کسی شئے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔'' (مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْن، الفصل الخامس البطن و حفظه، ص ۹۲)

ہلکے بدن کی فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم، رءوف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔ (اَلْجَامِعُ الصَّغِير، الحديث ۲۲۱، ص ۲۰)

مرد و عورت کا وزن کتنا ہونا چاہئیے

زیادہ کھانے کی ایک آفت جسم کا وزن بڑھ جانا اور توند نکل آنا بھی ہے اور آج ایک تعداد اِس مرض میں مُبتلا ہے۔ وزن کی مقدار اپنے اپنے قد کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اوسط قد (ساڑھے پانچ فٹ یعنی 66 انچ) والے مرد کا وزن 150 پاؤنڈ (68.kg) اور اوسط عورت (سوا پانچ فٹ یعنی 63 انچ) کا 130 پاؤنڈ (یعنی 59.kg) سے ہرگز بڑھنا نہیں چاہئے۔ اپنا قد ناپ کر دیئے ہوئے اندازے کے

مطابق جوکوئی چاہے اپنے وزن کا حساب لگا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی سے کُچھ نہ مانگنا

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو اُمامَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''میری بَیْعَتْ کون کرے گا؟ تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے غُلام حضرتِ سَیِّدُ نا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم ہم سے بیعت لے لیجئے۔'' اِرشاد فرمایا، ''اِس بات کی کہ کسی سے کُچھ نہ مانگو گے۔'' حضرت سَیِّدُ نا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم! جو یہ بیعت کرلے اُسے کیا ملے گا؟'' فرمایا، ''جَنّت'' ''تو حضرتِ سَیِّدُ نا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بَیْعت کرلی۔ حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو اُمامَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے اُنہیں مکۂ مکرمہ میں لوگوں کے ایک بہت بڑے اِجتماع میں دیکھا کہ اُن کا کوڑا نیچے گر گیا اور وہ گھوڑے پر سُوار تھے، وہ کوڑا ایک شخص کے کندھے پر گرا اُس شخص نے وہ کوڑا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پیش کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہ لیا بلکہ گھوڑے سے اُترے پھر وہ کوڑا پکڑا۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۷۸۳۲، ج ۸، ص ۲۰۶)

بہت کمزور ہوں قابل نہیں ہرگز عذابوں کے
خُدارا ساتھ لیتے جانا جنّت یارسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم)

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں بے جا سُوال سے بچانا چاہتے

ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر:25 میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے **دوسروں** سے **مانگ کر چیزیں** (مثلاً چادر، فون، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کیں؟ (دوسروں سے سُوال کرنا مُرّوت کے خلاف ہے۔ ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُسلمان سے بَھلائی

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ **حُضورِ پُر نُور، شَافِعِ یومُ النّشُور** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سِتْر کو ڈھانپے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **جَنّت کا سبز لِباس** پہنائے گا اور جو کسی بُھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **جَنّت کے پَھل** کِھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **جَنّت کی پاکیزہ شَراب پِلائے گا۔**''

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۸، الحدیث ۲۴۵۷، ج ٤، ص ۲۰٤)

وسیلہ خُلَفائے راشِدیں کا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

تمام اصحاب و تابِعیں کا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)

جوار جنّت میں ہو عِنایت

نبیِ رحمت شفیعِ اُمت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(ارمغانِ مَدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدَقَہ اور قَرض

حضرتِ سَیِّدُ نا اَبُو اُمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ حُضُورِ پُرنُور، شَافِعِ یومُ النّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک شخص **جَنّت** میں داخِل ہوا تو اُس نے **جَنّت** کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ **صَدَقَہ کا ثواب دَس گُنا ہے اور قَرض کا اَٹھارہ گُنا**''۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۹۷۶، ج۸، ص ۲۴۹)

الحمد للہ عزوجل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں قرض سے متعلق بھی بہت پیارا مدنی انعام بصورتِ سُوال موجود ہے چنانچہ **مدنی انعام نمبر 41** میں ارشاد فرماتے ہیں: آج آپ نے **قرض** ہونے کی صورت میں (باوجودِ استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (عارضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کردی؟

اللہ کی رحمت سے تو جَنّت ہی ملے گی (عَزَّوَجَلَّ)
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُنکے مِلی ہو صلی اللہ علیہ وسلم

(ارمغانِ مَدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ

حضرتِ سَیِّدُ نا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ **رحمتِ عالم**، نُورِ مُجَسَّم، شَاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''بیشک **جَنّت**

میں ایک دروازہ ہے جس کا نام رَیَّان ہے، اُس دروازے سے صِرف روزہ دار داخِل ہوں گے، اُن کے سِوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب دوسرے لوگ اُس میں داخِل ہونے کی کوشش کریں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا اور وہ اُس میں داخِل نہ ہو سکیں گے۔'' (صحیح مسلم ،کتا ب الصیام، با ب فضل الصیام، الحدیث ۱۱۵۲ ، ص ۵۸۱)

خُلد میں ہو گا ہمارا داخِلہ اِس شان سے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے (عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ علیہ وسلم)

(ارمغانِ مدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سَیِّدی ومُرشِدی، عاشقِ رسولِ عَربی، محبِّ ہر سیدو صحابی و ولی، سنّتوں کے داعی، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چند دِن کے عِلاوہ پورا سال ہی نفل روزے رکھتے ہیں اور اپنے بیانات وتحریرات و اِنفرادی مُلاقات میں اِس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں چنانچہ **مدنی انعام نمبر: 58** میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کیا آپ نے اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا **روزہ** رکھا؟ نیز اِس ہفتے کم از کم ایک دِن کھانے میں **جَو شریف کی روٹی** تناوُل فرمائی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَلِمہ، روزہ اور صَدَقہ

حضرتِ سیِّدنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جِس نے محض **اللہ** عزوجل کی رِضا کے لئے **کلمہ** پڑھا وہ

جَنّت میں داخل ہوگا اور اُس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا اور جس نے کسی دن **اللّٰہ** عزوجل کی رِضا کے لئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اِسی پر ہوگا اور وہ داخلِ **جَنّت** ہوگا اور جس نے **اللّٰہ** عزوجل کی رضا کے لئے **صَدَقہ** کیا اُس کا خاتمہ بھی اِسی پر ہوگا اور وہ **داخل جَنّت** ہوگا۔ (مُسند امام احمد ،الحدیث ۲۳۳۸٤، ج ۹، ص ۹۰)

تھے گُنہ حد سے سوا سگِ عطّار کے

اُنکے صدقے پھر بھی جنّت مِل گئی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

رَمَضان کی راتوں میں نَماز

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے، ''جو بندۂ مومن **رَمَضان** کی کسی رات میں نَماز پڑھتا ہے تو **اللّٰہ** عزوجل اس کے ہر سجدے کے عِوض اُس کے لئے **پندرہ سو نیکیاں** لکھتا ہے اور اُس کے لئے **سُرخ یاقُوت کا ایک مَحل** بناتا ہے جس کے ساٹھ (60) ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی مُلَمَّع کاری (مُ۔لَم۔مَع کاری) یعنی چمک دَمک ہوگی اور اُس پر سُرخ یاقوت جَڑے ہوں گے۔''

شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰی

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

(مغیلانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ، ص ۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سفرِ حج و عُمرَہ میں فوتگی

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اُس سَمت حج یا عُمرہ کرنے نکلا پھر راستے میں ہی مرگیا تو اُس سے کوئی سُوال نہ کیا جائے گا اور نہ ہی اُس کا حِساب ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخل ہوجا۔'' (المعجم الاوسط ،الحدیث ۵۳۸۸ ،ج ٤ ،ص ١١١)

میری سرکار کے قدموں میں ہی اِنْ شَآءَ اللہ (عزَّوجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

میرا فردوس میں عطّار ٹھکانہ ہو گا

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مُسافِر

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قاسمِ نِعْمَت، مالکِ جَنّت ،سَراپا جُود و سَخاوَت،مَحْبُوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کسی بندے کے پیٹ میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا غُبار اور جہنم کا دُھواں جَمع نہیں فرمائے گا اور جس کے قدم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں گرد آلود ہوجائیں اللہ عزوجل اُس کے پورے جِسْم کو جہنم پر حَرام فرمادے گا اور جس نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے جہنم کو تیز رفتار سُوار کی ایک ہزار سال کی مُسافَت تک دور فرمادے گا اور جسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ایک زَخْم لگے گا

اُس پر شُہَداء کی مُہر لگادی جائے گی، جو قِیامت کے دن اُس کے لئے نور ہوگی، اُس کا رنگ زَعفران کی طرح اور خُوشبُو مُشک کی طرح ہوگی، اُسے اُس مُہر کی وجہ سے اَوّلین وآخِرین پہچان لیں گے اور کہیں گے فُلاں پر شہیدوں کی مُہر لگی ہوئی ہے اور جو اُونٹنی کو دومرتبہ دوہنے کے درمیان کے وقت تک راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چلا دکرے اُس پر **جنّت** واجِب ہوجاتی ہے۔''

(مسند احمد مسند ابی الدَرْدَاء ،الحدیث ۲۷۵۷۳ ،ج ۱۰، ص ٤٢٠)

کرم سے خُلد میں عطّار جس دم جارہے ہوں گے
شیاطیں دیکھتے ہوں گے سبھی مُڑمُڑ کے حَسرت سے

(ارمغانِ مَدینہ،ازامیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

عالِمِ شریعت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کا جذبہ لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے بہت خوش ہوتے اور دُعاؤں سے نوازتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں

اپنی ساری نیکیاں عطّار نے کیں اُس کے نام
بارہ مدنی قافلوں میں جو کوئی کر لے سفر

مدنی انعام نمبر 60: میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس ماہ جدول کے مطابق کم ازکم تین (3) دن کے **مدنی قافلے** میں سفر فرمایا؟ **مدنی انعام نمبر 67:** کیا آپ نے اِس سال جدول کے مطابق یکمُشت تیس (30) **دن کے مدنی قافلے** میں سفر فرمایا؟ (نیز زندگی میں یکمُشت **بارہ** (12) **ماہ کے مدنی قافلے** میں سفر کی بھی نیّت فرمائیں)

دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کی مدنی بہاروں میں سے ایک بہار مُلاحظہ فرمایئے اور ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کی تیّاری کیجئے چنانچہ ''فیضانِ سنّت'' (جلد اوّل تخریج شُدہ) میں باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ

ماں چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی!

میری امّی جان سَخت بیماری کے سبب چارپائی سے اُٹھنے تک سے معذور ہو گئی تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔ میں سُنا کرتا تھا کہ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے سے دُعائیں قُبول ہوتیں اور بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ چُنانچہ میں نے بھی دِل باندھا اور **دعوتِ اسلامی** کے نور برساتے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ''مَدَنی تَربیّت گاہ'' حاضِر ہو کر تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشِقانِ رسول کی مَعِیَّت میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** بابُ الاسلام سندھ کے **صَحرائے مَدینہ** کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر **عاشِقانِ رسول** کی خدمات میں دُعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امّی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر اُنہوں نے امّی جان کیلئے خوب دُعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دِلاسہ دیا، امیرِ قافِلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید **30 دن** کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیّت کر لی۔ میں نے امّی جان کی صحت یابی کیلئے خوب گڑگڑا کر دُعائیں کیں، تین دن کے

اِس مَدَنی قافِلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بُزُرگ کی زِیارت ہوئی ،اُنہوں نے فرمایا،''اپنی امّی جان کی فِکْر مت کرو اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ صِحّت یاب ہو جائیں گی۔'' تین دن کے مَدَنی قافِلہ سے فارِغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی دروازہ کُھلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رَہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امّی جان جو کہ چارپائی سے اُٹھ تک نہیں سکتی تھیں ،اُنہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فَرطِ مُسرَّت سے ماں کے قدَم چومے اور مَدَنی قافِلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو ،قرض کا بار ہو رنج و غم مت کریں،قافلے میں چلو
ربّ کے در پر جُھکیں ،اِلتجائیں کریں بابِ رَحمت کُھلیں،قافلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے،مرضِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں،قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن پڑھنے والا

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عَاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ نبیوں کے سُلْطان، رَحمتِ عالَمیان، سَرورِ دوجَہان، مَحْبُوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا،''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ **قرآن پڑھتا جا اور جَنّت** کے دَرَجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخِری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔'' (سنن ابی داؤود، کتاب الوتر، باب استحبا ب الترتیل فی القراءۃ، الحدیث ١٤٦٤ ،ج٢، ص ١٠٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوسُلَیمان خطابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْغَنِی ''**معالم السنن**'' میں فرماتے ہیں کہ ''رِوَایات میں آیا ہے کہ قراٰن کی آیتوں کی تعداد جنّت کے دَرَجات کے برابر ہے لہٰذا قاری سے کہا جائے گا کہ تو جتنی آیتیں پڑھ سکتا ہے اُتنے دَرَجے طے کرتا جا تو جو اُس وقت پورا قراٰن پاک پڑھ لے گا وہ **جَنّت** کے انتہائی درجے کو پالے گا اور جس نے قراٰن کا کوئی جُز پڑھا تو اُس کے ثواب کی اِنتہاء قراءت کی اِنتہاء تک ہوگی۔'' **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب**

یا نبی عطّار کو جنّت میں دے اپنا جوار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

وَاسِطَہ صدّیق کا جو تیرا یارِ غار ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(ارمغانِ مَدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جَنّت کی لازوال نعمتوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے قراٰنِ پاک کی تعلیمات عام ہو رہی ہیں۔ تادمِ تحریر کم وبیش 641 مدارسُ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں پچاس ہزار (50,000) سے زائد طلباء و طالبات حِفظ وناظرہ کی تعلیم مُفت حاصل کر رہے ہیں۔

عاشقِ اعلیٰحضرت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دعوتِ اسلامی کے اکتالیس (41) منٹ کے مدرسۃ المدینہ بالغان میں قراٰنِ پاک پڑھنے، پڑھانے اور انفرادی طور پر بھی اِس کی تِلاوت کرنے کی تاکید فرماتے رہتے ہیں **مدنی انعام نمبر 3** میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار

آیۃُ الکُرسی، سُورَۃُ الاخلاص اور **تسبیحِ فاطمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھی؟ نیز رات میں **سُورَۃُ المُلک** پڑھ یا سُن لی؟ **مدنی انعام نمبر 13** میں ارشاد ہوتا ہے: کیا آج آپ نے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں پڑھا.. یا.. پڑھایا؟ نیز مسجدِ مُحلّہ کی عشاء کی جماعت کے وقت سے دو (2) گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچ گئے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذِکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حَلقے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **سَرکارِ مدینۂ مُنوَّرَہ، سَردارِ مَکَّۂ مُکرّمہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جب تُمہارا گُزر **جنّت** کی کِیاریوں پر سے ہو تو اُس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔'' صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِضْوَان) نے عَرض کیا، ''جنّت کی کیاریاں کیا ہیں؟'' فرمایا ''ذِکر کے حَلقے۔'' (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، الحدیث ۳۵۲۱، ج ۵، ص ۳۰۴)

شہا جب خُلد میں آپ آگے آگے جائیں اُس دم کاش! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

میں بھی ہو جاؤں پیچھے پیچھے داخِل یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(ارمغانِ مَدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

جنّت کی کیاریوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی، صوبائی، ہفتہ وار (شبِ جمعہ، مسجد اجتماع) اور بڑی راتوں کے اجتماعِ ذِکر و نعت میں پابندیٔ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کیا کریں، نا صرف

تنہا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی ساتھ لایا کریں۔ مالکِ **جنّت**، قاسمِ نِعمت، مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے **جنّت** کی بہاریں دیکھنا نصیب ہو جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیکرِ علم وحِکمت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں چنانچہ **مدنی انعام نمبر: 51** میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آپ نے اِس ہفتے **اجتماع** میں آغاز ہی سے شریک ہو کر (جتنا بیٹھ سکیں اُتنی دیر) دوزانو بیٹھ کر حتّی الامکان نگاہیں نیچی کئے ہر بیان، ذکر و دُعا اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام میں شرکت اور مسجد میں (بمع حلقہ تہجد ونمازِ فجر، اشراق، چاشت) **ساری رات اعتکاف** فرمایا؟ **مدنی انعام نمبر: 56** میں ارشاد ہوتا ہے۔ کیا آپ نے اِس ہفتے عَلاقائی **مسجد اجتماع** میں کم از کم ایک نئے اسلامی بھائی کو ساتھ لے جا کر اوّل تا آخر شرکت فرمائی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَلِمات رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دُکھیا دِلوں کے چین، سَرورِ کونین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** کہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے

جَنّتِ نَعِیم میں داخِل فرمائے گا۔(مجمع الزوائد، کتا ب الاذکار،باب ماجاء فی لا الہ الا الله و حده لا شریك له ،الحدیث ١٦٨٢٥، ج ١٠، ص ٩٥)

تمھارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز

کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسول اللہ (عزوجل و ﷺ)

(ارمغانِ مَدینہ از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لَاحَوْل شریف کی کثرت

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروِی ہے کہ شَہَنْشَاہِ اَبْرَار، جَنابِ اَحْمَدِ مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ **جَنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔**''

قسمت میں غمِ دُنیا جنّت کا قبالہ ہو

تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مزہ کرنا

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلٰی حضرت مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُرود شریف

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوسعید خُدْرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضُورِ اَنْوَر، شَافِعِ مَحْشَر، مدینے کے تاجْوَر، بِاِذْنِ رَبِّ اَکْبَر ،غَیبوں سے باخبَر ،مَحْبُوبِ دَاوَر عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''جِس مُسلمان کے پاس صَدَقہ کرنے کو کُچھ نہ ہو

اُسے چاہیے کہ اپنی دُعا میں یہ کلِمات کہہ لیا کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ترجمہ: اے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر رحمت نازل فرما، مومنین و مومنات اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت نازل فرما۔'' کیونکہ یہ زکوٰۃ ہے اور مُومن کبھی خَیر (بھلائی) سے شِکَم سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنّت اُسکا ٹھکانہ ہوتی ہے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الرقائق، باب الأدعیہ، الحدیث ۹۰۰، ج۲، ص ۱۳۰)

منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے

وِرد ہے جس کا ثنائے مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

الحمد للہ عزوجل عاشقِ مہرِ رسالت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی تحریرات و بیانات اور انفرادی طور پر بھی درودِ پاک کی کثرت کرتے اور اِس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں اور مدنی انعام نمبر: 5 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے اپنے **شجرہ** کے کچھ نہ کچھ اوراد اور کم از کم ۳۱۳ بار **درود شریف** پڑھ لئے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خدمت والدین

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ سَرکارِ نامدار،

دو عالَم کے مَالِک ومُختار، شَہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اُسکی ناک خاک آلود ہو پھر اُس کی ناک مٹی میں مل جائے۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کس کی؟'' فرمایا، ''جو اپنے **وَالِدَین** یا اُن میں کسی ایک کو بُڑھاپے میں پائے اور (اُن کی خدمت کرکے) **جَنّت** میں داخِل نہ ہوسکے۔''

(صحیح مسلم، کتا ب البر والصلة ،باب رغم من ادرك ابويه ،الحديث ٦٥١٠ ، ص ١١٢٦)

عفْو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب (عَزَّوَجَلَّ)

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والدین کے حقوق سے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ''سَمُندری گُنبد'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کرکے پہلی فُرصت میں اِس کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ ان شآء اللّٰہ عزوجل آپ کا دل والدین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو جائے گا۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کی ایک مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' کا پیش کردہ رسالہ ''گونگا مُبلغ'' سے رسالہ ''سَمُندری گنبد'' کی ایک انوکھی بہار مُلاحظہ فرمایئے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 جولائی 2007ء بروز پیر شریف گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کا سنّتوں بھرا اجتماع جامع مسجد غوثیہ شیخوپورہ (پنجاب) میں منعقد ہوا۔ اس علاقہ میں گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں کام شروع ہوئے زیادہ عرصہ

نہیں ہوا تھا مگر اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے اجتماع میں کثیر تعداد میں گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ''سمندری گنبد'' کی مدد سے اشاروں کی زبان میں بیان کیا۔ یہ رسالہ والدین کی اطاعت کے موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔ والدین کی اطاعت کی فضیلت اور نافرمان اولاد پر عذاب کا تذکرہ اشاروں کی زبان میں سُن کر گونگے بہرے اسلامی بھائی آبدیدہ ہوگئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قلم کے لکھے ہوئے الفاظ کا اثر تھا کہ وہاں پر موجود ڈیف کلب کا صدر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ دورانِ بیان اُٹھا اور مُبلغ کے سینے سے لگ کر رونے لگا۔ بہرحال رِقّت انگیز ماحول میں بیان جاری رہا۔ بعدِ اجتماع جب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہونے کے لئے نام لکھنے کا سلسلہ ہوا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر ایک گونگا چاہتا ہے کہ میں پہلے اپنے آپ کو عطاری رنگ میں رنگ لوں۔ شرکاءِ اجتماع نے نمازوں کی پابندی اور اجتماعات میں شرکت کی نیّت کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ زندگی اطاعتِ الٰہی عزوجل میں گزارنے کا بھی عزم کیا۔ اس اجتماع میں موجود 4 بد مذہب گونگے بہروں نے بھی توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہوکر ''عطاری'' بھی بن گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صلہ رِحمی[1]

ایک رِوَایت میں ہے کہ شَہنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اور **رشتہ داروں کے ساتھ صِلہ رحمی کرو۔**'' جب وہ (آنے والا) لوٹ گیا تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''میں نے اُسے جس چیز کا حکم دیا ہے اگر یہ اُس پر عمل کرے تو جنّت میں داخِل ہوگا۔'' حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس میں **تین خَصلتیں** ہوں گی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کا حِساب آسانی سے لے گا اور اُسے اپنی رحمت سے **جنّت** میں داخل فرمائے گا۔'' صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ خَصلتیں کونسی ہیں؟'' فرمایا، ''جو تُمہیں مَحروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تُم سے تَعلّق توڑے تُم اُس سے تعلق جوڑو اور جو تُم پر ظُلم کرے اُسے مُعاف کردو، جب تم یہ اعمال بجالاؤ گے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں جنّت میں داخِل فرمادے گا۔''

(المستدرك ،كتاب التفسير ،باب ثلاث من كن فيه الخ ،الحديث٣٩٦٨ ،ج٣، ص ٣٦٢)

مُفلسو اُن کی گلی میں جا پڑو باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ ربّ العزت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] صِلہ رحمی، ظلم کے بھیانک انجام اور مسلمانوں کا احترام کرنے کے فضائل وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ''ظلم کا انجام''، ''احترامِ مُسلم'' اور کیسٹ بیان ''رشتہ داری کاٹنا حرام ہے'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کرکے اِستفادہ کیجئے۔

بہن بیٹیوں کی پرورش

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **سرورِ کائنات، شاہِ موجودات** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کی **تین بیٹیاں یا تین بہنیں** ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ اُنکی اچھی طرح پَرورِش کرے اور اُن کے معاملے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے تو اس کیلئے **جنّت** ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة،الحدیث ۱۹۲۳، ج ۳، ص ۳٦۷)

ایک رِوَایَت میں ہے کہ ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ اچّھا سُلُوک کرے تو وہ **جنّت** میں داخل ہوگا۔''

(جامع الترمذی ، کتاب البر و الصلة ،باب ماجاء فی النفقة ، الحدیث ۱۹۱۹ ، ج ۳ ، ص ۳٦٦)

ایک رِوَایت میں ہے کہ ''پھر وہ اُن کی اچّھی تربیت کرے اور اُن کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے تو اُس کے لئے **جنّت** ہے۔'' (ماخوز از جامع الترمذی ،کتاب البر والصلة ،باب ماجاء فی النفقة ... الخ،الحدیث ۱۹۱۹ ، ج ۳ ، ص ۳٦٦)

باغِ جنّت میں چلے جائیں گے بے پُوچھے ہم
وقف ہے ہم سے مساکین پہ دولت اُن کی

(ذوقِ نعت از حسن رضا خان علیه رحمة الرحمٰن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یَتیم کی کَفَالت

حضرتِ سیِّدُنا جَابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ **صاحبِ قُرآن** ،

مَحْبُوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس نے **کسی یتیم یا مُحتاج کی کفالت کی اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے عَرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور **جنّت میں داخِل فرمائے گا۔**''

(مجمع الزوائد ، کتاب الجنائز ،باب تجهيز الميت...الخ ،الحديث ٤٠٦٦ ، ج٣ ،ص١١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، باذْنِ پَروردگار، غیبوں پر خبردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا **جنّت** میں اِس طرح ہوں گے۔'' پھر اپنی شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اُن دونوں کو کھول دیا۔

(صحيح البخاری، کتا ب الادب،الحديث ٦٠٠٥،ج ٤ ص١٠٢)

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خُلد میں ہونا
کرِشمہ ہے رسولُ اللہ کی چشمِ کرامت کا (عزّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مریض کی عِیادت

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ **نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحِیم، مَحْبُوبِ رَبِّ عَظِیم** عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ'' جو کسی **مریض کی عِیادت کرتا ہے یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی

سے ملنے جاتا ہے تو ایک مُنادِی اُسے مخاطَب کر کے کہتا ہے کہ ''خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، الحدیث ۲۰۱۵، ج ۳، ص ٤٠٦)

جسے چاہیں بخشیں کہ خُلد وجِناں میں
خُدا کی قسم دخلِ سرکار ہوگا (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صاحبِ خوف وخشیّت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مریض ودُکھیا اسلامی بھائیوں کی غمخواری کی تاکید کرتے ہوئے مدنی انعام نمبر 53: میں ارشاد فرماتے ہیں۔کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے مُلاقات

حضرتِ سیِّدُنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ مَکّی مدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''کیا میں تُمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون جنّت میں جائے گا؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ ''نبی جنّت میں جائے گا، صِدّیق جنّت میں جائے گا اور وہ شخص بھی جنّت میں جائے گا جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے

ملنے شَہر کے مُضافات میں جائے۔'' (المعجم الاوسط،الحدیث ۱۷۴۳،ج۱،ص ۴۷۲)

فہرست کُھلی جس دم جنَّت میں پہنچنے کی

پہلے ہی نِکل آیا نمبر تیری اُمت کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کس قدر سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی جو اطراف گاؤں میں مدنی قافلہ، بیان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدنی مشورہ اور بین الاقوامی یا صوبائی اجتماع کی دعوت وغیرہ کیلئے سفر اختیار کرتے ہیں نیز اپنے حلقے وعلاقے وغیرہ میں 12 مدنی کاموں میں شریک ہو کر انفرادی کوشش کرتے رہتے ہیں چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: **مدنی انعام نمبر 22**: کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو **اِنفرادی کوشش** کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات اور دیگر مدنی کاموں کی ترغیب دِلائی؟ **مدنی انعام نمبر 52**: کیا آپ نے اِس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے **مُلاقات** کا شرف حاصل کر کے ان کا نام، پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟ (کم از کم چار سے مُلاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیں پھر اِن سے رابطہ بھی رکھیں) **مدنی انعام نمبر 61**: کیا اِس ماہ آپ کی انفرادی کوشش سے کم از کم ایک اسلامی بھائی نے **مدنی قافلے** میں **سفر کیا**؟ اور کم از کم ایک نے **مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروایا**؟

آیئے فیضانِ سنّت (جلد اوّل تخریج شدہ) کے باب ''فیضانِ بسم اللہ'' صفحہ ۲۹ سے انفرادی کوشش کی بہار مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں،

ڈرائیور پر انفرادی کوشش

ایک عاشقِ رسول نے مجھے تحریر دی تھی اُس کا خلاصہ اپنے انداز والفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لئے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی مخصوص بسیں واپسی کے انتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں وہاں سے گُزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چَرس کے کش لگا رہا ہے۔ میں نے جا کر ڈرائیور سے محبّت بھرے انداز میں مُلاقات کی، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ مُلاقات کی برکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چَرس والی سگریٹ بھی بُجھا دی، میں نے مُسکرا کر سُنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ ''**قبر کی پہلی رات**'' اُس کو پیش کی۔ اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سُنانے کا مُفید طریقہ یہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ **الحمد للہ** عزوجل اُس نے بہت اچھا اثر لیا۔ گھبرا کر گُناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتماع میں آ کر بیٹھ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَاجَت رَوَائی

حضرتِ سَیِّدُ نَا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمدِ مَدَنی، رَسُولِ عَرَبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے چلتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اُس کے ہر قدم پر اُس کے لئے **70** نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کے **70** گناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اُس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہوگئی تو وہ اپنے گُناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اُس دن تھا، جس دن اُس کی ماں نے اُسے جَنا تھا اور اگر اِس دوران اُس کا اِنتقال ہوگیا تو وہ **بغیر حساب جنّت میں داخل ہوگا۔**'' (الترغیب والترھیب ،کتاب البر والصلة ،باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین ..الخ ،حدیث ۱۳ ، ج ۳ ، ص ۲٦٤)

چُھپ چُھپ کے جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں
جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے (عزّوجلّ)

(مناجاتِ عطاریہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا[1]

حضرتِ سَیِّدُ نَا جَعْفَر بن محمد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رِوَایت کرتے ہیں کہ **شاہِ خُوش خِصَال، مَحْبُوبِ رَبِّ ذُوالْجلال** عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ

مدینہ

[1] اس موضوع پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے کیسٹ بیان ''دل خوش کرنے کے فضائل'' اور ''مشکل کُشائی کی فضیلت'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر کے سُنیں، بے حد فائدہ حاصل ہوگا۔ ان شآءاللہ عزوجل

وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص کسی مؤمن کے دِل میں خوشی داخِل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس خوشی سے ایک فِرِشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اور تَوحِید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فِرِشتہ اس کے پاس آ کر پُوچھتا ہے ''کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ ''تُو کون ہے؟'' تو وہ فِرِشتہ کہتا ہے کہ ''میں وہ خُوشی ہوں جسے تُو نے فُلاں کے دِل میں داخِل کیا تھا، آج میں تیری وَحشت میں تُجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سُوالات کے جوابات میں ثابِت قدَم رکھوں گا اور تُجھے روزِ قِیامت کے مَناظِر دِکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سِفارِش کروں گا اور تجھے جنّت میں تیرا ٹھکانا دِکھاؤں گا۔''

(الترغیب والترھیب ، کتاب البر والصلة ،باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین ، حدیث ۲۳ ، ج ۳ ، ص ۲٦٦)

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا سگِ عطّار
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

غُصّہ نہ کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رِسالت، مَحبُوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا، ''مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنّت میں داخِل کردے۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''غُصّہ مَت کیا کرو تُمہیں جنّت حاصل ہوجائے گی۔''

(المعجم الاوسط ،باب الف ،الحدیث ۲۳۵۳ ،ج۲، ص ۲۰)

چاہو جسے فردوس میں جا دو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو

جنّت و نار ہیں مِلک تمھاری ہو مختار رسول اللہ (عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

غُصّہ پینا

حضرتِ سَیِّدُنا سہل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود غُصّہ پی لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تا کہ اس کو اختیار دے کہ جنّت کی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کرلے۔''

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحلم ،حدیث ٤١٨٦ ،ج٤، ص ٤٦٢)

اُٹھا کر لے گئیں حُوریں جِناں میں

قدم پر اُن کے جس نے جاں فدا کی

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

عَفْو و دَر گُزر

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جب بندوں کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو ایک قوم اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھے آئے گی اور جنّت کے

دروازے پر آ کر رُک جائے گی۔ پوچھا جائے گا، ''یہ کون لوگ ہیں؟'' جواب ملے گا، ''یہ وہ شُہداء ہیں جو زندہ تھے اور اِنہیں رِزْق دیا جاتا تھا۔'' پھر ایک مُنادِی ندا کرے گا کہ ''جس کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔'' پھر دوبارہ یہی ندا کی جائے گی۔'' حاضرین میں سے کسی نے پوچھا، ''وہ کون ہیں جن کا اَجْر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہوگا؟'' مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''لوگوں کو مُعاف کرنے والے۔'' (پھر فرمایا) ''تیسری مرتبہ بھی یہی ندا دی جائے گی کہ جس کا اَجْر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنّت میں داخل ہو جائے پھر اتنے اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور جنّت میں بلاحساب داخل ہو جائیں گے۔''

(المعجم الاوسط، باب الف ،حدیث ۱۹۹۸ ،ج۱ ،ص ۵۴۲)

فاتحِ بابِ شفاعت کے سبب حکم ملا
جائیں جنّت میں گدایانِ رسولِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ آفتابِ قادریت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ذاتی مُعاملات میں عفو و درگزر سے کام لیتے اور تحدیثِ نعمت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں: ''الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر اِنتقام کا جذبہ نہیں پاتا'' کاش! ہم سے بھی بے جا غصّہ، جذباتی پن اور اپنی ذات کی خاطر اِنتقام لینے کی عادتِ بد نکل جائے۔

ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر: 28 میں

فرماتے ہیں، کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ کر **غصّہ کا علاج** فرمایا یا بول پڑے؟ نیز **درگُزر** سے کام لیا یا اِنتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈھونڈتے رہے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین مُبارک خَصْلَتیں

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **اللّٰہ** کے مَحْبُوب، دَانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''تین خَصْلتیں جس میں ہوں گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اُسے اپنی **جنّت** میں داخِل فرمائے گا، (۱) کمزوروں پر رحم کرنا (۲) والدین پر شفقت کرنا (۳) حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔''

(الترغیب والترھیب ، کتاب الادب ، باب الترغیب فی الرفق ، حدیث ۱۰ ، ج۳ ، ص ۲۷۹)

حکم ہوگا کہ اُسے داخلِ جنَّت کردو

جس کے دل میں ہے تمنائے رسولِ عربی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پَردہ پوشی

حضرتِ سَیِّدُنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ حُضُور سراپا نُور، شَاہِ عُیُور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ

لے اور اُس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس پردہ پوشی کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔'' (المعجم الکبیر مسند عُقْبَة بن عامر، حدیث ۷۹۵، ج۱۷، ص ۲۸۸)

داخلِ خُلد کئے جائیں گے اہلِ عِصیاں
جوش پر آئیگی جب شانِ رسولِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ،فَیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الحدود ،باب الستر علی المومن ،حدیث ۲۵۴۶، ج۳ ،ص ۲۱۹)

کیوں روکتے ہو خُلد سے مجھ کو ملائکہ
اچھا چلو تو شافعِ محشر کے سامنے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے عیبوں پر اپنی ستّاری کی چادر ڈال کر بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے ہمیں رُسوائی سے بچا لے اور محض اپنے فضل وکرم سے اپنی **جنّت** میں داخل فرمادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عالمِ شریعت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ ہمیں گُناہوں کے مَرَض سے نَجات دِلا کر نیک بنانا چاہتے ہیں چنانچہ **مدنی انعام نمبر:42** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مطلع ہوجانے پر اِس کی **پردہ پوشی** فرمائی یا (بِلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کردیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر **خیانت** تو نہیں کی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مَحَبَّت

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوَایت ہے کہ **میٹھے میٹھے مُصْطَفٰی، سُلْطَانِ اَنْبیاء، حَبِیْبِ کِبْرِیَا** عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے محبت کرے اور اُسے بتادے کہ میں تجھ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا ہوں تو وہ دونوں جنّت میں داخل ہوں گے پھر اگر محبت کرنے والا بلند مرتبہ میں ہوگا تو جس سے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتا تھا اُسے اُس کے ساتھ مِلا دیا جائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، حدیث ۱۸۰۱۵، ج ۱۰، ص ۴۹۶)

زہے قسمت اشارہ پا کے اُن کی چشمِ رحمت کا
غلاموں کو لُبھا کر لے چلی جنّت محمد کی (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سلام عام کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب ،حَبِیْبِ لَبِیْب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرو اور سَلام کو عام کرو اور کھانا کھلا و جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان ،کتاب البر والاحسان ،باب افشاء السلام ،حدیث ٤٨٩ ،ج ١، ص ٣٥٦)

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اِس واسطے جنّت محمد کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر میں بھی سلام کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو اُمَامَہ بَاہِلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تین شخص ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، پہلا وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے، وہ مرنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جنّت میں داخل فرمائے یا اَجْر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹائے دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف جائے وہ مرنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنّت میں داخل فرمائے یا اَجْر وثواب کے ساتھ واپس لوٹائے، اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتے ہوئے داخل ہو وہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے۔''

پہلے ہی خُدا حکم قیامت میں یہ دیگا (عَزَّوَجَلَّ)

جَنَّت میں چلے جائیں گدایانِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

سلامتی کے گھر یعنی **جَنّت** کے طلبگار اسلامی بھائیو! مُصنّفِ فیضانِ سُنّت ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **سلام کو عام** کرنے کی تاکید کرتے ہوئے **مدنی انعام نمبر:6** میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے **مسلمانوں کو سلام** کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کے اصلاحی بیانات اور مدنی مذاکروں کے کیسٹ وقتاً فوقتاً گھر میں سُنتے، سُناتے رہیں ،مدنی ماحول بنتا چلا جائے گا۔ان شآء اللّٰہ عزوجل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لئے رسالہ ''**میں سدھرنا چاہتا ہوں**'' کے آخر میں پندرہ (15) مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔انہیں مُلاحظہ فرمایئے اور ان کے مطابق عمل کر کے گھر میں مدنی ماحول بنایئے۔

''گھر میں مدنی ماحول'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے 15 مدنی پھول

۱) گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کریں۔

۲) والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

۳) دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

۴) والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

۵) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

۶) ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچے کو بھی ''آپ'' کہہ کر ہی مخاطَب ہوں۔ (الحمد للّٰہ عزوجل بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ شریعت وطریقت (دامت برکاتہم العالیہ) اپنے بچوں سے اور ننھی مُنّی نواسیوں/مدنی منّوں سے بھی ''آپ'' کہہ کر ہی گفتگو فرماتے ہیں)

۷) اپنے محلّہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لیکر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) مُیسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

۸) گھر میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ سب کو نرمی کے ساتھ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سُنائیں۔ ان شآء اللّٰہ عزَّوَجَلَّ مدنی نتائج برآمد ہوں گے۔

۹) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ

زبان چلائیں گے تو ''مدنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کردیں۔

۱۰) گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت (جلد اوّل تخریج شدہ) کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔

۱۱) اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲) سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں وَالدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔

۱۳) ''مسائل القرآن'' ص ۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دُعا اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں، ان شآء اللّٰہ عزوجل بال بچے سُنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مدنی ماحول قائم ہوگا۔

۱۴) (اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ (پ ۱۹، الفرقان، آیت ۷۴) ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

۱۴) **نافرمان بچہ یا بڑا** جب سویا ہو تو اُس کے سرہانے کھڑے ہوکر

ذیل میں دی ہوئی آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے۔

(مدت ۱۱ تا ۲۱ دِن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ o فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ o

(اوّل آخر ایک مرتبہ درود شریف) (پ ۳۰، سورۃ البُرُوج، آیت ۲۱، ۲۲)

۱۵) نیز نافرمان اولاد کو فرمانبردار بنانے کیلئے تاحصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے یَا شَهِيْدُ 21 بار پڑھیں (اوّل آخر ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجاء: نافرمانوں کو فرمانبردار بنانے کیلئے اوراد شروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے 25 روپے کی دینی کتابیں تقسیم کر دیں۔

میرے گھر والے سب پابندِ سُنت
بنیں ایسا کرم ہو جانِ رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا

حضرت سَیِّدُنا ابُو کثیر سُحَیْمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والِد سے رِوَایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ذَرْ غِفَاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پُوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب بندہ اُسے کرے تو **جنّت** میں داخِل ہو جائے۔'' اُنہوں نے فرمایا،'' جب میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خِدْمَت میں یہی سُوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ'' وہ بندہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور

آخرت پر ایمان لے آئے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ارشاد فرمایئے۔'' فرمایا، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے رِزْق میں سے کچھ نہ کچھ صَدَقہ کرے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر وہ فقیر ہو اور صَدَقہ کی اِسْتِطَاعَت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟'' فرمایا، ''وہ نیکی کا حُکْم دے اور بُری بات سے مَنْع کرے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر وہ بولنے میں اٹکتا ہو، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی اِسْتِطَاعَت نہ ہو تو؟'' فرمایا کہ ''جاہل کو عِلْم سِکھائے۔'' میں نے عَرْض کیا، ''اگر وہ خود جاہل ہو تو؟'' فرمایا، ''مَظلوم کی مدد کرے۔'' میں نے عرض کیا، ''اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد کرنے پر قادِر نہ ہو تو؟'' فرمایا کہ ''تم اپنے دوست میں جو بَھلائی چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اِیذاء دینا چھوڑ دے۔'' میں نے عَرْض کیا، ''یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر وہ یہ عمل کرے گا تو **جنّت** میں داخِل ہو جائے گا؟'' فرمایا کہ ''جو مُسلمان اِن اَعمال میں سے کوئی ایک عمل بھی کرے گا یہ عمل خُود اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنّت میں داخِل کرے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی الامر بالمعروف ... الخ، حدیث ۲۰، ج ۳ ص ۱۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاملِ قراٰن وسُنّت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمہ وقت زبان وقلم کے ذریعے، تدبیر وحِکمت، نرمی وشفقت، اُلفت ومَوَدّت کے ساتھ نیکی کی دعوت دیتے اور بُرائی سے منع کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں چنانچہ

مدنی انعام نمبر 12: کیا آج آپ نے **فیضانِ سُنّت سے دو (2) درس** (مسجد، گھر، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیئے یا سُنے؟

مدنی انعام نمبر 23: کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** (مَثَلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم **دو (2) گھنٹے** صَرف کئے؟

مدنی انعام نمبر 54: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک بار **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت فرمائی؟

صفِ ماتم اُٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنّت کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃ ربّ العزّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نابینا پَن پر صَبر

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **مَکِّی مَدَنی سُلْطَان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو آنکھوں کے معاملے میں آزماؤں پھر وہ صَبر کرے تو میں اُس کی آنکھوں کے عِوَض اُسے جنّت عطا فرماؤں گا۔''

(صحیح البخاری ، کتاب المرضی ، باب فضل من ذھب بصرہ ،حدیث ٥٦٥٣ ، ج٤ ،ص ٦)

ایک رِوایت میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ ''جب میں اپنے بندے

کی آنکھیں دُنیا میں لے لوں تو **جنّت** کے علاوہ کوئی چیز اُس کا بدلہ نہ ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز ، باب الترغیب فی الصبر ...الخ ،حدیث ٨٦ ، ج٤ ، ص ١٥٤)

ایک رِوَایت میں ہے کہ ''میں جس کی آنکھیں لے لوں پھر وہ اُس پر صَبر کرے اور اَجر کی اُمّید رکھے تو میں اُس کے لئے جنّت کے عِلاوہ کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز ، باب الترغیب فی الصبر ...الخ ،حدیث ٨٧ ، ج٤ ، ص ١٥٤)

اے زہے رحمت سیہ کاران اُمت کے لیے
ہوگئی آراستہ جنّت رسول اللہ کی (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے 35 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ''گونگے بہرے اور نابینا'' اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں دِین کے ضروری اَحکام سے رُوشناس کرانے کے لئے قائم کیا گیا ہے جو کہ مجلس ''خصوصی اسلامی بھائی'' کے تحت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عُمومی اور خُصوصی (گونگے بہرے اور نابینا) اسلامی بھائی 30 دن کا تربیتی کورس کرکے قوتِ گویائی اور سماعت سے محروم افراد تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل کرتے

ہیں۔ان کے مدنی قافلے بھی شہر بہ شہر سفر کرتے ہیں۔آیئے! مدنی قافلے کی ایک بہار مُلاحظہ فرمایئے جس میں خصوصی اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے چنانچہ

بابُ المدینہ کراچی 2007ء میں راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے نابینا اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کے لئے بس میں سُوار ہوا۔اس مدنی قافلے میں چند عُمُومی اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔امیرِ قافلہ نے برابر بیٹھے شخص پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کہنے لگا کہ ''میں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں، میں نے مذہبِ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اس مذہب سے متأثر بھی ہوں، مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے۔مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے (سفید) لباس میں ملبوس ہیں۔بس میں چڑھے اور بُلند آواز سے سلام کیا اور حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ آپ کے ساتھ نابینا اشخاص نے بھی سر پر سبز عمامہ اور سفید لباس کو اپنا رکھا ہے، ان سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے''۔

اس کی گفتگو سننے کے **بعد امیرِ قافلہ** نے اسے مختصر طور پر **''مجلس خصوصی اسلامی بھائی''** کے بارے میں بتایا۔پھر شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی دینِ اسلام کے لئے کی جانے والی عظیم خدمات کا تذکرہ کیا اور **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کا تعارف بھی کرایا۔پھر اس سے کہا کہ ''یہ نابینا اسلامی بھائی اُنہی دُنیا دار مسلمانوں (جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترا رہے ہیں) کی اصلاح کے لئے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوئے ہیں''۔**یہ بات سُن کر وہ اتنا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُسلمانوں سے تکلیف دُور کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مَالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ راستے میں پڑا ہوا ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے اُسے لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا تو مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''میں نے اُسے جنّت میں اُس دَرَخت کے سائے میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل ،مسند أنس بن مالك ،حدیث ۱۲۵۷۲ ،ج٤ ،ص ۳۰۹)

جو داغِ عشقِ شہِ دِیں ہیں دِل پہ کھائے ہوئے
وہ گویا خُلدِ بریں کی سَنَد ہیں پائے ہوئے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(قَبالۂ بخشش از خلیفہ اعلیٰحضرت جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حَلَال کَمانا اور کارِ ثواب میں خَرچ کرنا

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ ''دُنیا میٹھی اور سَرسَبز ہے، جس نے اُس میں سے حَلَال طَرِیقہ سے کمایا اور اُسے کارِ ثواب میں خرچ کیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ثواب عطا فرمائے گا اور اپنی جنّت میں داخل فرمائے گا اور جس نے حرام طریقہ سے کمایا اور اسے ناحق خرچ کیا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ذِلّت وحقارت کے گھر کو حلال کر دے گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مال میں خیانت کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم ہوگی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پ ۱۵ ، سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل

آیت ۹۷ کے آخری جُز میں ارشاد فرماتا ہے۔

كُلَّمَاخَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۝ ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔''

(شعب الا یمان ، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمة حدیث ۵۵۲۷، ج ٤ ، ص ۳۹٦)

بِشارت ملے کاش! جنّت کی فوراً
قیامت کے دن جُوں ہی عطّار آئے

(مغیلانِ مدینہ، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَرْض کے تقاضے میں نَرمی

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ مَکِّی مَدَنِی سُلْطَان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید وفَروخت، قَرْض ادا کرنے اور قرض کا مُطَالَبہ کرنے میں نَرمی کرنے والے ایک شخص کو جنّت میں داخل فرمادیا۔''

(سنن النسائی ،کتاب البیوع، باب حسن المعاملة والرفق ،ج۷، ص ۳۱۹)

رحمتِ کردگار عَزَّوَجَلَّ کے اُمّید وار اور بہارِ جنّت کے طلبگار اسلامی بھائیو! زہے نصیب! ہم قرض کے تقاضے میں نرمی اور ادائیگی میں جلدی کرنے والے بن جائیں۔ عاشقِ اعلیٰحضرت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ، مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر 41 میں ارشاد فرماتے ہیں: آج

آپ نے **قرض** ہونے کی صورت میں (باوجودِ استطاعت) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (عارضی طور پر اگر لی ہو تو) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر مقررہ مدت کے اندر واپس کردی؟

اللہ کی رحمت سے تو جنّت ہی ملے گی (عزّوجلّ)

اے کاش! مُحلّے میں جگہ اُن کے مِلی ہو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(ارمغانِ مدینہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زنا سے بچنا

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین، رَحمتِ دارَین، راحتِ قلبِ بے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وَرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جسے **دو داڑھوں کے درمیان والی چیز** (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے **درمیان والی چیز** (یعنی شرم گاہ) کے شَر سے بچالے **وہ جنّت میں داخل ہو گا۔**'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب حفظ اللسان، حدیث ۲۴۱۷، ج۴، ص ۱۸۴)

ایک رِوایت میں ہے کہ اے قریش کے جوانو! زِنا مت کرنا کیونکہ جس کی جوانی بے داغ ہوگی وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب من الزنا، حدیث ۴۱، ج۳، ص ۱۹۴)

کردے جنّت میں تُو جوارِ اُن کا

اپنے عطّار کو عطا یاربّ (عزّوجلّ)

(مناجاتِ عطاریہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حبشی چیخیں مار کر رونے لگا

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رَحْمتِ عَالَمْ، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی،

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔'' (پ ۲۸، سُورَۃُ التَّحْرِیم:٦)

اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ'' جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جَلایا گیا یہاں تک کہ وہ سَفید ہوگئی، پھر اُسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سِیاہ ہوگئی تو اب جَہَنَّم کالی سِیاہ ہے اس کے شُعلے نہیں بُجھتے۔ یہ سُن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے ایک حَبَشی چیخیں مار کر رونے لگا تو حضرت جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلام نازِل ہوئے اور عرض کیا کہ'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟'' فرمایا کہ'' حَبِشَہ کا ایک شخص ہے۔'' اور پھر اُس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا،'' اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت وجَلال اور اِرْتِفَاعُ فَوْقَ الْعَرْشُ ہونے کی قَسَم! میرے خوف کے سبب جِس بندے کی آنکھ روئے گی، میں جَنّت میں اُس کی ہنسی میں اِضَافہ فرماؤں گا۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، حدیث ۷۹۹، ج۱، ص ٤٨٩)

نارِ جہنم سے تُو اماں دے
خُلدِ بَریں دے باغِ جناں دے
وَاسِطَہ نُعماں بِن ثابِت کا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)
یااللہ مِری جھولی بَھر دے (عَزَّوَجَلَّ)

(مناجاتِ عطاریہ، از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تَدْبِیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تَدْبِیر سے ہر وَقْت ڈرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالٰی بے نیاز ہے جہاں وہ اعمالِ صالحہ مثلاً سلام کو عام کرنا، اہل وعیال کو کھلانا پلانا، عِلمِ دین حاصل کرنا، عِبادات بجالانا، جھگڑا ترک کرنا، رِزقِ حلال کمانا، سُنّتیں اپنانا، باوُضو رہنا، تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد ادا کرنا، نفلی نماز وروزہ کی کثرت کرنا، اذان واِقامت کہنا اور اِن کا جواب دینا، صف کے خلا کو پُر کرنا، اُس کی رِضا کے لئے مسجد بنانا، نمازِ تہجد واشراق وچاشت واوّابین ادا کرنا، مریض کی عِیادت، کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرنا، نمازِ جنازہ پڑھنا، بہ خشوع وخضوع نمازِ پنجگانہ باجماعت پڑھنا، نمازِ جُمُعہ ادا کرنا، کلمہ طَیِّبہ پڑھنا، لاحول شریف کی کثرت کرنا، بچوں کی فوتگی پر صَبر کرنا، زکوٰۃ دینا، اَمانت لوٹانا، شرم گاہ، پیٹ اور زبان کی حفاظت کرنا، کسی سے کچھ نہ مانگنا، کسی مسلمان کو لباس پہنانا، کھانا کھلانا، صدقہ وقرض دینا، ماہِ رمضان کے اور نفل روزے رکھنا، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں زخم سہنا، قراٰن پڑھنا پڑھانا، ذِکر کے حلقوں مثلاً سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنا، ذِکر واذکار

کرنا، والِدین کی خدمت اور رشتہ داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنا، بیٹیوں، بہنوں اور محتاج ویتیم کی کفالت و پرورش کرنا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے مُلاقات اور اپنے اسلامی بھائیوں کی حاجت روائی ومشکل کُشائی کرنا، مسلمانوں کے دِلوں میں خوشی داخل کرنا، اچھی عادات اپنانا، سچ بولنا، وعدہ وفا کرنا، نگاہیں نیچی رکھنا، غُصّہ پینا، لوگوں کو مُعاف کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، کسی کے عیبوں پر مُطلع ہونے پر پردہ پوشی کرنا، اُس کے راز چھپانا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا، نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، جاہل کو عِلم سِکھانا، مظلوم کی مدد کرنا، اِیذاء رسانی سے بچنا، لوگوں سے تکلیف دُور کرنا، خرید وفروخت اور قرض کے تقاضے میں نرمی کرنا، زِنا سے بچنا وغیرہ پر اپنی رحمت سے **جَنّت** عطا فرماتا ہے، وہیں گُناہوں کے سبب **جَنّت** کے داخِلے سے روک بھی لیتا ہے چنانچہ ایک عِبرت انگیز رِوایت مُلاحظہ فرمائیے،

ثواب سے مَحْرُومی

حضرت عَدِی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِٔ کریم، رءُوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''قِیامت کے دِن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو جنّت کی طَرَف جانے کا حُکم دیا جائیگا، جب وہ لوگ **جَنّت** کے قریب پہنچ جائینگے اور اس کی خُوشبوؤں کو سُونگھ لیں گے اور اُس کے مَحلّوں اور جنّتیوں کے لئے جو نعمتیں تیّار کی گئی ہیں اُن کو دیکھ لیں گے تو ندا کی جائیگی ''ان کو جنّت سے ہٹادو، اِن کے لئے جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں ہے'' وہ اتنی حَسرت سے **جَنّت** سے لوٹیں گے کہ پہلے اِتنی حَسرت سے کوئی نہیں لوٹا تھا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ اگر تو

ہم کو **جَنّت** اور اپنے ثَوَاب کو دِکھانے اور تُو نے اپنے دوستوں کے لئے جو نعمتیں تیار کی ہیں، اُن کو ہمیں دِکھانے سے پہلے دَوزخ میں داخِل کر دیتا تو یہ ہمارے لئے بہت آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے تُمہارے ساتھ یہی اِرَادہ کیا تھا جب تم خَلْوَت میں ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گُناہ کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو انتہائی تقویٰ و پَرہَیزگاری کے ساتھ ملتے تم لوگوں کو اُس کے خِلاف دِکھاتے جو تُمہارے دِلوں میں میرے لئے خیال تھا۔ تم لوگوں سے ڈَرتے تھے اور مجھ سے نہ ڈَرتے تھے، تم لوگوں کو بُزُرگ سمجھتے تھے، مجھے بڑا نہیں جانتے تھے۔ تم نے لوگوں کی خاطِر بُرے کام تَرک کئے اور میری خاطِر نہیں کئے، آج میں تم کو ثَوَاب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذَاب چکھاؤں گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ج ۱۰ ص ۳۷۷، الحدیث ۱۷۶۴۹)

اَلاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عفْو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

اِذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور
ساتھ عطارؔ کو جنّت میں رکھوں گا یاربّ

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go To Index

وَقْفِ مَدینہ

اس رسالے میں ہے؛

☆حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ کی دُعا

☆ترکِ کسب کس کے لئے افضل ہے؟

☆اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

☆12 ماہ کا سفر کرنے والے طالب علم پر کرم

☆امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی قربانیاں

☆عطّار کا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وقفِ مدینہ [1، 2]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تحریری بیان اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِن شآءاللہ تعالیٰ راہِ خدا عزوجل میں سفر کی خوب رغبت حاصل ہوگی۔

میٹھے آقا، مکی داتا، مَدَنی مصطفےٰ، ہاشمی مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دَس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

(صحیح المسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول الخ، ج۱ ص۱۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدۂ مریم کی دُعا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حُنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا وَلَد (بے اولاد) تھیں یہاں تک کہ انہیں بُڑھاپا آ گیا اور وہ اولاد سے مایوس ہوگئیں۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچّے کو دانہ کھلا رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دِل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور دُعا کی، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایہ چڑیا بچّے سے اپنا دِل بہلا رہی ہے، تُو مجھے بھی ایک فرزند عطا فرما جو میرے دِل بہلانے کا ذریعہ بنے۔ آپ رضی اللہ

مدینہ

[1] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ۱۴، ۱۵، ۱۶ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ۱۴۲۷ھ بمطابق 3، 4، 5 جنوری 2007ء فیضانِ مدینہ خانقاہ شریف (ضلع بہاولپور پنجاب بریلی) کے دعوتِ اسلامی کے 12 ماہ کے مدنی قافلوں کے مسافرین کے تین روزہ تربیتی اجتماع میں فرمایا، ضروری ترمیم واضافے کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

[2] جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنے شب وروز مدنی کاموں کے لئے وقف کردے اُسے دعوتِ اسلامی کی مدنی اِصطلاح میں ''وقفِ مدینہ'' کہا جاتا ہے۔

تعالیٰ عنہا کی یہ دُعا بارگاہِ مولیٰ تعالیٰ میں مُستَجاب (مُس۔تَ۔جاب) یعنی قبول ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حامِلہ ہوگئیں۔حمل ٹھہرتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہِ ربُّ العزت جل جلالہٗ میں عرض کی، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں مَنّت مان چکی ہوں کہ جو کُچھ میرے شِکم میں ہے وہ بیتُ المقدس کی خدمت کے لئے **وقف** ہے، میں اُس سے نہ خدمت لوں گی نہ گھر کا کام کاج۔

اُس زمانے میں اِس وقف کا رواج تھا۔لوگ اپنی اولاد کو بیتُ المقدس کے لئے **وقف** کردیتے اور وہ بچّے وہیں رہتے سہتے اور خدمت کرتے تھے۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا حُنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طلبِ اولاد کی دُعا کی قبولیت اور اپنی مَنّت پر بے حد خوش تھیں اور ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بیٹے کی طلبگار و اُمیدوار تھیں مگر خِلافِ اُمید حضرتِ سیدنا عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ (والدِ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی وفات کے بعد جب اِن کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو اُنہیں افسوس ہوا کہ اب میں اپنی مَنّت کِس طرح پوری کروں گی کہ لڑکیوں کو بیتُ المقدس کی خِدمت کی اجازت نہیں اور لڑکی اپنی کمزور طبیعت کی وجہ سے خِدمت کے بہت سے کام سَرانجام نہیں دے سکتی۔**اللہ** تعالیٰ نے فرمایا تُم نے جِس لڑکے کے حُصُول کی دُعا کی تھی وہ اس مرتبے کا نہیں جِس پائے کی میری عطا کی ہوئی لڑکی ہے۔

مریم کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدَتُنا حُنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہاں پیدا

ہونے والی بچی حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدۂ ماجدہ حضرتِ سَیِّدَتُنَا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، مریم کا مطلب ''عابدہ'' ہے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنَا حُنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نام اِس لئے رکھا کہ یہ بیتُ المقدس میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کریں اور یوں اُن کی مَنّت پوری ہو۔

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کفالت

حضرتِ سَیِّدَتُنَا حُنّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ اپنی اولاد کے لئے خدمتِ بیتُ المقدس کی نیّت کر چکی تھیں اِس لئے اُنہوں نے حضرتِ سَیِّدَتُنَا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا ہوتے ہی ایک کپڑے میں لپیٹا اور بیتُ المقدس لے گئیں۔ جہاں 4000 خدّام رہتے تھے اور اُن کے سردار 70 یا 27 تھے، جن کے امیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ بیتُ المقدس کا ہر سردار یہی چاہتا تھا کہ اُسے حضرتِ سَیِّدَتُنَا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل کرنے اور ان کی خدمت کا شَرف حاصل ہو جائے۔ حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں ان کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ بہرحال بذریعہ قُرعہ اندازی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سَیِّدَتُنَا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفیل مقرر ہوئے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۴۰۰ ملخصاً)

قُرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں اِس واقعے کا ذِکر پ ۳ سُورۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت ۳۵، ۳۶ میں ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ج اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ط وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

(پ:۳،آل عمران: ۳۵،۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے ربّ میرے میں تیرے لئے مَنّت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تُو مجھ سے قبول کرلے بے شک تُو ہی ہے سُنتا جانتا۔ پھر جب اُسے جنا بولی اے ربّ میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اِس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔

کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں، ''کُچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لئے وقف کر دینا ضروری ہے اگر سبھی لوگ دُنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے گا؟ کاش! مسلمان اس سے عِبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لئے بچپن ہی سے ان کی دینی تربیّت کر کے وقف کر دیں۔ یاد رکھئے! ہماری عِزّت دین سے ہے۔ اگر ہم اپنی بقاء چاہتے ہیں تو ایسے لوگ زیادہ بنائیں۔

(تفسیرِ نعیمی ج۳ص۳۹۳)

دینِ اسلام کی خِدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دینِ اسلام کی اِشاعت و بقاء کے

لئے کچھ نہ کچھ لوگوں کا دُنیوی مشاغل سے فارغ ہونا ضروری ہے۔اگر سب ہی تجارت وغیرہ میں لگ جائیں تو دینِ اسلام کی خِدمت کا فریضہ کون ادا کرے گا؟

امامت و دینی خدمت پر اُجرت جائز ھے

پہلے کے دور میں بادشاہ و اُمراء،عُلما،مُبلغین،صالحین،مُصنفین وغیرہ دین کی خدمت کرنے والوں کی معقول خِدمتیں کیا کرتے تھے تا کہ یہ حضرات ِحمیدہ صِفّات فکرِ مَعاش سے آزاد ہو کر صبح و شام مُدام دینِ اسلام کی خدمت سرانجام دے سکیں۔جب دور بدلا تو یہ خدمتیں بند ہوئیں اور یہ حضرات اپنے اہل وعِیال کے نان و نفقہ کی ادائیگی کے لئے طلبِ معاش میں مصروف ہوئے تو دینی مُعاملات میں حرج واقع ہونے لگا لہٰذا عُلماءِ متاخّرین (مُ۔تَ۔اَخ۔رِخ۔رِین) یعنی بعد کے علماء نے اِمامت و دینی خِدمت پر اُجرت کو جائز قرار دیا۔

وسوسہ :علماء،طلباء،ومشائخِ عِظام کو چاہئے کہ امامِ اعظم ابوحنیفہ اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہما کی طرح خود کمائیں اور مُفت دینی خدمت کریں،نذر نذرانہ،صدقہ،خیرات کو ذریعہ مُعاش بنانے کے بجائے خود کسب کریں جیسا کہ ہمارے ان بزرگوں کی سیرتِ طیبہ سے ثابت ہے۔

علاجِ وسوسہ : اِس وسوسہ کا جواب دیتے ہوئے مُفسرِ شہیر حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں:''حضور غوثِ پاک وامامِ اعظم رضی اللہ عنہما کے سوا اور کتنے علماء ومشائخ ایسے گزرے جنہوں نے کسبِ معاش بھی کیا ہو اور تبلیغِ دین بھی،کوئی نہیں۔امام ابو یوسف رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے ہارون

الرشید بادشاہ سے قضا کی تنخواہ لی، امام محمد علیہ رحمۃ اللّٰہ الصمد نے مسلمانوں سے نذرانے قبول فرمائے، سوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام خلفائے راشدین (حضرتِ ابوبکر و عمر و علی) علیہم الرضوان نے خِلافت پر تنخواہ لی، افسوس ہے کہ دنیوی بادشاہوں کے معمولی نوکر شاہی خزانہ سے تنخواہیں لیں، مگر شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خُدّام، علماء جو دین کو سنبھالے بیٹھے ہیں وہ ایک پائی کے مستحق نہ ہوں، اسلامی بادشاہوں نے علماء کی بڑی خدمتیں کیں۔ علامہ نیشاپوری علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی جو مدرسہ نِظامیہ بغداد کے مدرسِ اوّل تھے، نظام الملک نے ان کی تنخواہ ایک لاکھ درہم ماہواری مقرر کی تھی۔ اس مدرسہ کے طالبِ علم حضور غوثِ پاک، امام غزالی، شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ دیکھو مناقبِ غوثِ اعظم (علیہ رحمۃ اللّٰہ الاکرم) اس مدرسہ کا نام مدرسہ نظامیہ اور اس کے مقرر کردہ درس کا نام درس نظامی ہے جو آج تک پڑھایا جاتا ہے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ رحمۃ اللّٰہ القدیر نے جن علماء سے فتاوٰی عالمگیری لکھوایا انہیں 2 لاکھ روپے اور 200 قرش سونا نذرانہ میں دیا، ربّ تعالیٰ تو فرماتا ہے ایسے لوگوں کو دو اور مسلمان کہتے ہیں کہ مت دو، کس کی مانیں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی یا انکی؟ (تفسیر نعیمی، ج۳ ص۱۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا یومیہ وظیفہ

حضرت سَیِّدُ نا ابنِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سَیِّدُ نا عطا بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعتِ خِلافت

کے دوسرے روز کچھ چادریں لے کر بازار جا رہے تھے، حضرت سَیِّدُ نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں، فرمایا بغرضِ تجارت بازار جا رہا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کام چھوڑ دیجئے، اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے خلیفہ (امیر) ہو گئے ہیں۔ یہ سُن کر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ اگر میں یہ کام چھوڑ دُوں تو پھر میرے اہل و عِیال کہاں سے کھائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ واپس چلئے، اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے یہ کام (حضرت سَیِّدُ نا) ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے۔ پھر یہ دونوں حضرات (حضرت سَیِّدُ نا) ابوعُبیدہ (بن الجراح) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے حضرت سَیِّدُ نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اہل و عِیال کے واسطے ایک اوسط دَرَجے کے مُہاجِر کی خُوراک کا اندازہ کر کے روزانہ کی خُوراک اور موسمِ گرما و سرما کا لِباس مہیّا کیجئے لیکن اس طرح کہ جب پھٹ جائے تو واپس لے کر نیا اس کے عِوض دے دیا جائے۔

اُن حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لئے آدھی بکری کا گوشت، لِباس اور روٹی مقرر کر دی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)

اللہ عزوجل کی اُن پہ رحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

ترکِ کسب کس کیلئے افضل ہے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ

الوالی اِحیاءالعلوم میں نقل فرماتے ہیں۔''ترکِ کسب 4 قسم کے آدمیوں کے لئے افضل ہے(۱)جو عبادتِ بدَنیہ میں مصروف رہتا ہے (۲)وہ شخص جو اَحوال و مکاشفات کے علوم میں باطنی سیر اور قلبی عمل میں مشغول ہوتا ہے(۳)وہ عالم جو علم ِظاہر کی تربیت کرتا ہے،جس کے ذریعے لوگوں کو اِن کے دین کے بارے میں نفع حاصل ہوتا ہے،جیسے مفتی،مفسر،محدث وغیرہ(۴)وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات میں مصروف ہوتا ہے اور اس نے ان کے کاموں کی ذمہ داری اٹھائی ہے،جیسے بادشاہ ،قاضی،اور گواہ۔''

یہ لوگ جب ان اموال سے کفایت کیے جائیں جو(امتِ مسلمہ کے)مصالح (مُ۔صا۔لح)یعنی بھلائیوں کے لئے مقرر ہے یا اوقاف کے مال سے فُقراء وعلماء کو دیا جائے تو ان کے لئے مال کمانے میں مشغولیت کی نسبت یہ اُمُور افضل ہیں،اسی لئے سرکار علیہ الصلوۃ و السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)اپنے ربّ عزوجل کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوجائیں اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کی طرف یہ وحی نہیں بھیجی گئی کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) تاجروں میں سے ہوجائیں ، کیونکہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) میں یہ چاروں باتیں جمع تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اُمُور کہ جو بیان سے باہر ہیں،اسی لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تجارت چھوڑ دیں، جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسلمانوں کے اُمُور کے ولی بنے تھے کیونکہ یہ عمل اُمّت کے مسائل کے راستے میں رکاوٹ بنتا تھا اور

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیت المال سے ضرورت کے مطابق لیتے تھے اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسی کو بہتر سمجھا پھر جب آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ مال بیت المال کی طرف لوٹانے کی وصیت فرمائی لیکن ابتداء میں اسے لینا بہتر سمجھا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں دینِ اسلام کا نظام یعنی مسجد، مدرسہ، جامعہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ (ناقابلِ بیان) ہیں۔ یقیناً یہ نہیں ہوسکتا کہ ملّتِ اسلامیہ کا ہر فرد اپنا گھر بار چھوڑ کر دینِ اسلام کی تعلیمات واحکامات سیکھے اور اس کی نشر واِشاعت کے لئے سفر کرے، کیونکہ اِس طرح تو تجارت، زراعت اور صَنعت وغیرہ میں خلل واقع ہو جائے گا، لیکن لا ریب (بلاشُبہ) یہ تو ممکن ہے کہ ہر علاقہ وشہر سے کچھ نہ کچھ افراد حُصُولِ عِلمِ دین اور اِس کی ترویج کے لئے اپنے آپ کو **وقف** کردیں چنانچہ

پ ۱۱ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت ۱۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ	ترجمۂ کنزُالایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ	ہونہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ
طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ	ہو کہ اِن کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ	نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝	اپنی قوم کو ڈر سُنائیں اِس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

حضرتِ صدرالافاضل مولانا مُفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ

رحمۃ اللّٰہ الھادی اس آیت کے تحت ''**تفسیرِ خزائن العرفان**'' میں لکھتے ہیں، حضرت سَیِّدُ نا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلے سے جماعتیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حضور حاضر ہوتیں اور وہ (لوگ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دِین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ (تَ۔فَ۔قُہٗ) یعنی علمِ دین حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دِلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری عُلوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بِالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دِین کے احکام کا عالِم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے۔

اس آیت سے چند **مسائل** معلوم ہوئے **مسئلہ** علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اُس کے لیے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ۔ **حدیث شریف** میں ہے علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اُن خوش نصیب و سعادت مند صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حالاتِ زندگی کی اِک جھلک مُلاحظہ فرمایئے کہ جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا وخوشنودی کے لئے اپنے شب و روز خِدمتِ دینِ اسلام کے لئے **وقف** کئے ہوئے تھے۔

اصحابِ صُفّہ کون تھے؟

مَسْجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں ایک صُفّہ (چبوترا) تھا، جہاں **400، 500** فُقراءِ مُہاجِرِین بیٹھا کرتے تھے، اِس لیے انہیں اَصحابِ صُفّہ کہتے ہیں۔ یہ حضراتِ قُدسِیّہ **عالِمِ ماکان وَمَایَکُون** (جو کُچھ ہو چُکا اور جو کُچھ ہونے والا ہے اُسے جاننے والے) صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی میں حاضر رہتے، جس کام کے لئے حکم ملتا اُس کی تعمیل کرتے، جب کہیں سرایا[1] بھیجنے کی ضرورت ہوتی یہ بے تامّل (تَ۔اَم۔مُل) یعنی بے چُون و چرا بِلا تاخیر حاضر ہو جاتے اور جب فارِغ ہوتے تو قرآنِ پاک حِفظ کرتے اور سُنّتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سیکھتے۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیوی ساز وسامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، اِن حضرات نے شادی کی اور نہ ہی اُن کا وہاں کوئی کُنبہ وقبیلہ تھا، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں سے **70** کے پاس سِتر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔ اِن کی تعداد میں

---

[1] ''سرایا'' جمع ہے ''سریہ'' کی، وہ جنگی لشکر جس میں حُضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بنفسِ نفیس شامل ہوئے اُسے ''غزوہ'' اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے، اُسے ''سریہ'' کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد **27** اور سرایا **47** ہیں۔ (سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، ضیاء القرآن کراچی)

موت، سفر یا تزوُّج (تَ۔زَو۔وُج) یعنی شادی کے سبب کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینہ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔ (تفسیر نعیمی ج۳ص۱۳۷)

مشہور اصحابِ صُفّہ

مشاہیر (مَ۔شَا۔ہیر) یعنی مشہور اصحابِ صُفّہ میں حضراتِ ابو ہُریرہ، بلالِ حبشی، ابوذر غِفاری، عمّار بن یاسر، سلمان فارسی، صُہیب رومی، خباب بن الارت، حُذیفہ بن الیمان، ابُوسعید خُدری، بشیر بن الخصاصیہ، ابُو مویہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔ (سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ص۹۷ ملخصاً)

اصحابِ صُفّہ پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت

اہلِ صُفّہ پر مدینے کے تاجور، شاہِ بحر و بَر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بڑی نظرِ عنایت تھی۔ ایک دفعہ مالِ غنیمت میں کنیزیں آئیں تو خاتونِ جنّت سَیِّدَۃُ النِّساء، فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مولا مشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم خدمتِ اقدس میں حاضِر ہوئے اور ایک خادِمہ کے لیے درخواست کی۔ ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا کہ تُم کو خادِمہ دوں اور اہلِ صُفّہ بھوکے مریں، اِن کے خرچ کے لئے میرے پاس کچھ نہیں میں اِن اسیرانِ جنگ (جنگی قیدیوں) کو بیچ کر اہلِ صُفّہ پر خرچ کروں گا۔''

(سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ص۹۸ ملخصاً)

اِن تارِکُ الدُّنیا، اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مکی آقا، مدنی داتا، ہاشمی

مولا، غریبوں کے ملجاء و ماوٰی، سب کے حاجت روا و مشکل کُشاء، میٹھے میٹھے مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرمایا کرتے: ''**میں بھی تُم میں سے ہوں اور آخرت میں تم میرے ساتھ ہوگے۔**'' (مراٰۃ شرح مشکوٰۃ ج ۷ ص ۳۵)

اصحابِ صُفّہ کی حوصلہ اَفزائی

ایک بار مکّی سردار، مدنی تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے پاس تشریف لائے، سخت فقیری اور بھوک کی شِدّت مُلاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا: ''اے اصحابِ صُفّہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) جو تمہاری طرح صابِر، شاکِر اور پرہیز گار ہوگا **وہ بروزِ قیامت میرا رفیق ہوگا۔**'' پھر فرمایا: ''اے لوگو! عنقریب وہ وقت آئے گا جب تمہارے سامنے دسترخوان پر غِذاؤں کے پیالوں کے پیالے رکھے جائیں گے'' عرض کی یا حبیب اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اُس دن ہم بڑی خیر میں ہوں گے۔ فرمایا: ''نہیں بلکہ آج بڑی خیر میں ہو۔''

(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)

سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ روایت کرنے والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَشاہیر اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالٰی عنہم میں حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ صحابی ہیں کہ جن کا اَصْل نام **عَبْدُ الرَّحْمٰن سخر دوسی تمیمی** تھا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے ابو ہریرہ یعنی مُنّی سی بلی والے کی کُنیت عطا ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظُ الحدیث تھے۔ محدِّثین رحمہم اللّٰہُ المبین کا مُتّفقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب

سے زیادہ احادیثِ مبارکہ (5364) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہیں۔

(تفہیم البخاری ج اوّل، ص ۸۸)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن دُشوار گزار اور کٹھن حالات کا مُقابلہ کیا، مُلاحظہ فرمایئے:

دودھ کا ایک پیالہ اور 70 صحابہ

سیدی ومرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، محبِّ ہر سید وصحابی وولی، مُبلغِ سُنّتِ مصطفوی، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایۂ ناز تصنیف ''**فیضانِ سُنّت**'' صَفحہ **690** پر لکھتے ہیں،

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہر جاتے تھے۔ جانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنشاہِ بَحر وبَر، مدینے کے تاجور، ساقیٔ حوضِ کوثر، حبیبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہوگیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟

اَہْلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کیلئے ہَدِیَّۃً بھیجا ہے۔ فرمایا، ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) فرمایا، جا کر اَہْلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اہلِ صُفّہ علیہم الرضوان اسلام کے مہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب مَحبوبِ ربِّ ذُوالْجَلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس کوئی ھَدِیَّہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہْلِ صُفّہ (علیہم الرضوان) کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصل کرتا۔ جب اصحابِ صُفّہ (علیہم الرضوان) آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بَہُت مشکِل ہے کہ دودھ کے چند گُھونٹ مجھے میسَّر ہوں۔ لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں اصحابِ صُفّہ (علیہم الرضوان) کے پاس گیا اور اُن کو بُلایا۔ وہ آئے، انہوں نے شہنشاہِ عرب، محبوب رب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے

مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!'' میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) فرمایا، ''پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پلاؤ۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پلاتا پلاتا آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچا اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا، اور فرمایا، ''ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔'' عرض کی، یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سچ فرمایا، فرمایا، ''بیٹھو اور پیو'' میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ''پیو'' میں نے پیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسلسل فرماتے رہے، ''پیو!'' حتّٰی کہ میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، ''مجھے دکھاؤ۔'' میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے **اللہ** تعالیٰ کی حمد بیان کی، **بسم اللہ** پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔'' (فیضانِ سنّت صفحہ نمبر ۶۹۰)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عظیم مُعجِزہ ہے کہ تمام یعنی **70** اَہلِ صُفّہ (علیہم الرضوان) مل کر بھی دودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی اِیمان افروز واقِعہ کی

جانبِ اِشارہ کرتے ہوئے عرض گُزار ہیں ۔

کیوں جنابِ بُو ہُریرہ! تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے ستّر صاحِبوں کا دُودھ سے مُنہ پھر گیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھوک سے بے ھوشی

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منبرِ مُنوَّر اور اُمُّ المُؤمنین حضرتِ سیِّدَ تُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مُطہَّرہ کے درمیان بیہوش ہوکر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیّت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔'' (فیضانِ سنّت صفحہ نمبر ۶۹۵)

بخش دے میری ہر خطا یارب! (جَلَّ جَلَالُہٗ) فاقہ مستوں کا واسطہ یارب! (جَلَّ جَلَالُہٗ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی ذوق تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر سرورِ کونین، رَحمتِ دارَین، راحتِ قلب بے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدمَینِ شریفَین میں پڑے رہتے تھے۔ فاقوں پر فاقے سہتے اور علم حاصل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہیں۔

خوب شکم سیری، خواہشِ ناموری، حرص وطمع اور حُبِّ جاہ کی خُو سَتوں کی آلودَ گیوں کے ساتھ تعلیم وتعلُّم میں رُوحانیَّت کے مُتلاشِیوں کو منزِل ملنا ایک اَمرِ دُشوار ہے۔ تحصیلِ علمِ دین میں سراپا اِخلاص بن جایئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوب رَحمتیں لوٹئے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے ذریعے بھی عِلم حاصِل ہوتا اور بے شمار بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کی بہار ملاحَظہ فرمایئے:

نامعلوم درد

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں ''**تربیّتی کورس**'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمُعرات کو صبح تقریباً 4 بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اُٹھا، درد اس قدَر شدید تھا کہ 7 اِنجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمُعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات 10 بجے پھر درد شروع ہوا مگر اِجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دُعاء کے وَقْت ٹھیک ہوگیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے 3 اِنجکشن لگائے پھر کچھ اِفاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شُروع ہوجاتا روزانہ 3، 4 ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری

کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بُہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آکر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپَس آگئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں** اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہوگیا۔

(فیضانِ سنّت ص ۶۹۸)

لُوٹنے رَحمتیں، قافِلے میں چلو — سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر، دُکھ رہی ہو کمر — پاؤ گے صحّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی ، دید کی عید کی — کیا عَجب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ دان

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک غَزوہ میں لشکرِ اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی، توشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا، لے آؤ۔ میں نے حاضِر کر دیں جو کُل **21** تھیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ

وسلم نے ان پر دستِ مُبارَک رکھ کر دُعا مانگی پھر فرمایا، **10 افراد** کو بُلاؤ! میں نے بُلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر **10 افراد** کو بُلانے کا حکم دیا۔ وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ اسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھائیں اور جو باقی رہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! **ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نکال لیا کرو لیکن توشہ دان نہ اُنڈیلنا!** حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مُبارَکہ کے زمانے میں اور حضرتِ سیدنا ابو بکر صِدیق اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی علیہم الرضوان کے عہدِ خِلافت تک ان ہی کھجوروں سے کھاتا رہا۔ اور خرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) 50 وَسق تو فی سبیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیں اور 200 وَسق سے زیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو وہ **توشہ دان** میرے گھر سے چوری ہو گیا۔

(فیضانِ سنّت ص ۳۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسق 60 صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ (یعنی

3 سیر 6 چھٹانک) کا ہوتا ہے۔ اِس حساب سے اُن کھجوروں میں سے 1000 مَن سے زائد کھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے شُمار اِختیارات اور عظیم الشّان معجزات سے نوازا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُھنی ہوئی بکری

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کردیا کہ شَہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شِیریں مَقال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس حال میں دُنیا سے رُخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (فیضانِ سنّت ص ۷۷۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

خدایا میں عُمدہ غذائیں نہ کھاؤں غمِ مصطفٰی میں بس آنسو بہاؤں

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ صُفّہ بھوک سے گر پڑتے

حضرتِ سیِّدُنا فَضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ

ہر دوسرا، امامُ الْاَنْبیاء عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب لوگوں کو نَماز پڑھاتے تو کچھ صحابہ علیہم الرضوان نَماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحابِ صُفّہ ہوتے۔ حتّٰی کہ اَعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نَماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے **اللہ** تعالیٰ کے ہاں کیا (اجر وثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔

(فیضانِ سنّت ص۷۰۲)

فاقہ مستی کی دُھن ملے یاربّ! (جَلَّ جَلَالُہٗ)
دل کا مُرجھایا گُل کھلے یاربّ! (جَلَّ جَلَالُہٗ)

اصحابِ صُفّہ کی شان میں آیتِ قراٰن

پارہ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۳ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ز یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ج لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○

ترجمۂ کنزُالایمان: ان فقیروں کے لیے جو راہِ خدا میں روکے گئے، زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں اُن کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اُسے جانتا ہے۔

حضرتِ صدرالافاضل مولانا مُفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر ''خزائن العرفان'' میں لکھتے ہیں: ''یعنی صدقاتِ مذکورہ جو آیہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ میں ذِکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعتِ الٰہی پر روکا۔

شانِ نزول: یہ آیت اہلِ صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی، ان حضرات کی تعداد **400** کے قریب تھی۔ یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے، نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی۔ ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآنِ کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے o کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسبِ معاش کر سکیں o یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں o کہ مزاج میں تواضع وانکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔'' (تفسیر خزائن العرفان)

بہترین زندگی وہ جو اللّٰہ عزوجل کے لئے وقف ہو

مُفسرِ شہیر، حکیم الامّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے بہترین زندگی وہ ہے جو ربّ تبارک وتعالیٰ کے لئے **وقف** ہو جائے۔ **اللّٰہ** تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے صَدَقات کا خُصوصی حکم دیا جو اپنی زندگی **اللّٰہ** تعالیٰ کے لئے **وقف** کر چکے ہیں۔'' (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

خدمتِ دین کے لئے وقف ہونے والے کی عظمت

مُفتی صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہو جائے تو اُس کی شان وعظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف کے کُتّے نے اپنی زندگی **اللّٰہ** تعالیٰ کے پیاروں کے لئے وقف کر دی تو اُسے حیاتِ جاودانی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی **وقف** کرنے کی وجہ سے شان والے ہو گئے، تو اگر انسان اپنی زندگی **اللّٰہ** تعالیٰ کی رِضا وخوشنودی کے حُصُول کی خاطِر دِین کے لئے **وقف** کر دے تو ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہو جائے گا۔''

(تفسیرِ نعیمی ج۳ص۱۳۹)

صدقہ و خیرات کن کو دینا افضل ہے؟

صدقہ وخیرات اُن غریب علماء، طلباء، مدرسین اور دِین کے خادِموں وغیرہ کو دینا افضل ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے **وقف** کر دی ہیں۔ اگر ان کی خدمت نہ کی گئی اور یہ طلبِ معاش کے لئے مجبوراً مشغول ہوئے تو دینِ اسلام کا سخت نقصان ہوگا۔ (تفسیرِ نعیمی ج۳ص۱۳۹)

تنگدستی چھپانا اچھا عمل ہے

لوگوں سے اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ چھپانا بہت اچھا عمل ہے۔ دیکھئے ربّ تبارک وتعالیٰ نے اصحابِ صُفّہ کے اِس عمل کی تعریف فرمائی کہ وہ سخت ضرورت اور بھوک و پیاس کے باوجود اپنی خُودداری کے سبب کسی کے سامنے دستِ سُوال دراز نہ کرتے تھے، جس بِناء پر ناواقف لوگ انہیں مالدار اور خوش حال سمجھتے تھے۔ اصحابِ

صُفّہ کے فقر کی پہچان اِن کی طرزِ پریشانی اور قدرتی علامات سے تھی کہ ان کے چہروں پر فاقوں کے آثار، آوازیں کمزور اور رفتار میں ضُعف تھا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۳۹)

خدمت دین کیلئے وقف ہونے والے کو خود دار ہونا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ صفہ علیہم الرضوان اگرچہ فقر و فاقہ کے دن گزارتے مگر کسی لمحہ بھی خودداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے جیسا کہ مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا اس میں ہمارے ان مبلغین کیلئے رہنمائی کے مُشکبار مدنی پھول ہیں جو کہ خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، اس ضمن میں مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّكَفِّلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِا الْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْاَلُ شَيْئًا ۔

(مرأۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۳ ص ۶۸)

ترجمہ: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مجھے اس کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنّت کا ضامن ہوں'' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا۔

دین کے خادموں کی مالی خدمت کی جائے

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی توجہ اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طرف مبذول کرائی لیکن یہ حکم اِن کے لیے مخصوص نہیں۔ دورِ حاضر میں بھی جو لوگ خِدمتِ دین میں مشغول رہتے ہیں اور اِس مشغولیّت کی بِناء پر کسبِ معاش (کاروبار وغیرہ) کے لئے وقت نہیں نکال سکتے، اُن کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ اُن کی مالی خِدمت کی جائے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا فرمان

امام اہلسنت، اعلحضر ت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے فتاوی میں خدمت دین کے حوالے سے کچھ نکات تحریر فرمائے ہیں ان میں سے کچھ اِقتباس (اِق۔تِ۔باس یعنی چُنا ہوا کلام) ملاحظہ فرمایئے:

☆اولاً :(اَو۔وَ۔لن یعنی سب سے پہلے) عظیم الشان مدارِس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

☆ ثانیاً طلباء کو وظائف ملیں کہ خواہی نخواہی (یعنی ناچار) گرویدہ ہوں۔

☆ ثالثاً مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں کہ لالچ سے جان توڑ کر کوشش کریں۔

☆ رابعًا طبائع (طَ۔با۔اِع یعنی طبیعتیں) طلباء کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔ یوں ان میں کچھ مدرسین بنائے جائیں، کچھ واعظین، کچھ مصنفین، کچھ مناظرین، پھر تصنیف ومناظرہ میں بھی توزیع (تو۔زیع یعنی بانٹنا) ہو، کوئی کسی فن پر کوئی کسی پر۔

☆ خامسًا ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً وعظاً ومناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔

(فتاوی رضویہ جدید جلد ۲۹ ص ۵۹۹)

قبولیّت کا پروانہ

جب آیت لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا الخ (آخر تک) نازل ہوئی تو

حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس دن کے وقت بہت سے دِینار (سونے کے سکّے) بھیجے اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وَسق (60 صاع) کھجوریں بھیجیں تو ان دونوں صاحِبوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو قبولیت کا پروانہ عطا ہوا۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۱۴۳)

راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

پارہ ۳، سُورَۃُ الْبَقَرَہ، ۲۶۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کیطرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ وسعت والا، علم والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو وہ مالک ومولا جو زمین وآسمان اور سارے جہان کا خالق ومالِک ہے، وہ کریم وجواد کرم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے مال کے حقوقِ واجبہ ادا کرتے ہیں، خوش دِلی سے بروقت زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز واقرباء کی

موت پر اُن کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں، نیک نیّتی سے شِفا خانے بنواتے ہیں، حقوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قرآن خوانی ومحفلِ نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنعقاد پر خرچ کرتے ہیں، مساجد و مدارس کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں، درس وتدریس، درسِ نظامی یعنی عالم کورس میں معاونت کرتے ہیں مثلاً مدرسین کے وظیفے، طلباء کی کتابیں، طعام و قیام کے اخراجات وغیرہ، قرآنِ پاک (حفظ وناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے انتظامی اخراجات مثلاً بجلی اور سوئی گیس کے بِل وغیرہ کی ادائیگی کرتے یا اُس میں حصہ لیتے ہیں۔ دینِ اِسلام کی ترویج و اشاعت، سُنّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سفر دے کر، سُنّتوں بھرا دَرس دینے کی آرزو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو ''فیضانِ سُنّت'' دِلا کر، اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دفتر، کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اِصلاحی رسائل یا، بیانات کی کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرتے ہیں **اللہ** تبارک وتعالیٰ اُس کے مال کو بڑھائے گا اور اُس کا ثواب 700 گُنا تک بڑھائے گا اور اِسی پر بس نہیں بلکہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔

مال کے 3 فائدے

تاجدارِ عرب، محبوبِ ربِّ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''بندہ کہتا ہے میرا مال ہے، میرا مال ہے اور اُسے تو اُس کے مال سے 3 ہی قسم کا فائدہ ہے، جو کھا کر فَنا کر دیا یا پہن کر پُرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لئے جمع کیا اور اِس کے سِوا جانے والا ہے کہ اوروں کے لئے چھوڑ جائے گا۔''

(صحیح المسلم، کتاب الزھد، ج ۲، ص ۴۰۷)

سب سے افضل کام

دو عالَم کے داتا، بے کسوں کے حاجت رَوا و مُشکل کُشا، مکّی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَغبت نشان ہے: ''سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی (دِل) خوش کرنا ہے کہ تُو اُس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اُس کا کوئی کام پورا کرے۔'' (الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۲۶۵ رقم الحدیث ۱۹)

مسلمان کو اُس کی چاہت کی چیز کِھلانے کی فضیلت

سیدِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم، سراپا جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ''جو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کی چاہت کی چیز کھلائے **اللہ** تعالیٰ اُسے دوزخ پر حرام کر دے۔'' (شعبُ الایمان ج ۳ ص ۲۲۲ رقم الحدیث ۳۳۸۲)

فرمانِ جنّت نشان

مالکِ کوثر و جنّت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے **اللہ** تعالیٰ اُسے جنّت کے سبز

کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے **اللہ** تعالیٰ اُسے جنّت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے **اللہ** تعالیٰ اُسے رَحِیْقٌ مَّخْتُوْمٌ (یعنی جنّت کی سربند شراب) پلائے گا۔''

(جامع الترمذی ،ابواب صفة القیامة ،ج۲،ص۵۲۳)

مسلمان کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: ''جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اُس میں کا اُس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ (کپڑا پہنانے والا) **اللہ** تعالیٰ کی حِفاظت میں رہیگا۔''

(جامع الترمذی ،ابواب صفة القیامة ،ج۲،ص۵۲۷)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے مال حاجت مند مسلمانوں کو کپڑے پہنانے، اُن کے پیٹ بھرنے، اُن کے جائز کام پورے کرنے، اُن کی چاہت کی جائز چیز کھلانے میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الجواد الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسُنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے۔اس کا آغاز ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء میں بابُ المدینہ کراچی سے ہوا۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی، پیکرِ علم وحکمت، شیخِ طریقت، عالمِ شریعت، آفتابِ

قادریت، ماہتابِ رضویت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اس مدنی تحریک کا مدنی کام شروع کیا۔ **اللہ** تبارک وتعالیٰ کی رحمت وعطا سے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عِنایت، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی بَرَکت، اولیاءِ عظام کی نسبت اور علماء ومشائخِ اہلِ سُنّت بالخصوص امامِ اہلسنّت، سیدی اعلیٰحضرت کی برکت سے دعوتِ اسلامی عام ہونے لگی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کے خوفِ خدا وعشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈُوبے ہوئے بیانات سُن سُن کر لاکھوں مسلمان نمازی بنے، بے شمار چور ڈاکو زانی شرابی اور دیگر جرائم پیشہ لوگ گناہوں سے توبہ کرکے باکردار مسلمان بن گئے اور لاتعداد کُفّار بھی مشرّف بہ اِسلام ہوئے۔ بابُ المدینہ کراچی سے یہ مدنی تحریک حیدرآباد اور بابُ الاسلام (سندھ) پہنچی اِس کے بعد پنجاب اور پھر سرحد، کشمیر و بلوچستان میں دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اس وقت پاکستان کے کم وبیش ہر شہر میں دعوتِ اسلامی والے موجود ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کے اِخلاص واِستقامت کی برکت اور مدنی قافلوں کے باعث دعوتِ اسلامی پاکستان سے ہند اور پھر بنگلہ دیش، نیپال، ساؤتھ افریقہ اور عرب اَمارات وغیرہ تقریباً دُنیا کے 66 ممالک میں اپنا مَدَنی پیغام پہنچا چکی ہے اور مزید کُوچ جاری ہے۔

شمعِ عشقِ مصطفیٰ ہر سُو جلاتے جائیں گے
یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

سیدی و مرشدی، عاشقِ رسولِ عربی، نائبِ غوثِ جلی و امام بریلوی، ضیاءِ ضیاء الدین مدنی، عالم علمِ لدنی، عاملِ قرآن و سنّتِ نبوی، محبِّ ہر سید و صحابی و ولی، سنّتوں کے داعی، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں:

بھائیو! تم جانتے ہو کہ مجھے دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
زانی و قاتل بھی تائب ہوگئے دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اور شرابی آئے تائب ہوگئے دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
سُنّتوں کی ہر طرف آئی بہار دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

﴿1﴾ **66 مُمالِک**: اَلحمدُلِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً **66 مُمالِک** میں اپنا پیغام پہنچا چکی

ہے اور آگے کُوچ جاری ہے۔

﴿2﴾ **کُفّار میں تبلیغ**: لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ مختلف مُمالک میں کُفّار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

﴿3﴾ **مدنی قافلے**: عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مَدَنی قافلے مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

﴿4﴾ **مدنی تربیت گاہیں**: مُتَعَدَّد مقامات پر تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قِیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صُحبت میں سنّتوں کی تربیت پاتے اور پھر قُرب وجَوار میں جا کر ''نیکی کی دعوت'' کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔

﴿5﴾ **مساجد کی تعمیر**: کے لیے ''مجلس خُدّامُ المساجد'' قائم ہے، مُتَعَدَّد مساجد کی تعمیرات کا ہر وَقْت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔

﴿6﴾ **آئمّۂ مساجد**: بے شمار مساجد کے ائمّہ و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

﴿7﴾ **گُونگے، بَہرے اور نابینا**: اسلامی بھائیوں میں بھی مَدَنی کام ہو رہا ہے اور ان کے مَدَنی قافلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔

﴿8﴾ **جَیل خانے** : قَیدیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے جَیل خانوں میں بھی مدنی کام کی ترکیب ہے۔کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔کئی ڈاکو اور جَرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأثِّر ہوکر تائب ہونے کے بعد رِہائی پاکر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مسافر بننے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں ،آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسارہے ہیں!مُبَلِّغین کی انفِرادی کوشِشوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشَرَّف بہ اسلام ہورہے ہیں۔

﴿9﴾ **اجتماعی اِعْتِکاف**: دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمضانُ المبارک کے 30 دن اور آخری عَشرہ میں اِجتماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی علمِ دین حاصل کرتے ،سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔نیز کئی مُعْتَکِفین چاندرات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔

﴿10﴾ **حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع**: دنیا کے مختلف مُمالِک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔جن میں ہزاروں ،لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف

(پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔جس میں دنیا کے کئی مُمالِک سے مَدَنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔بِلاشُبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی مِلکیّت ہے۔

﴿11﴾ **اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب** : اسلامی بہنوں کے بھی شَرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔**لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل، نمازی اور مَدَنی بُرقعوں کی پابند** ہوچکی ہیں۔دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسَۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں،ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں اسلامی بہنوں کے **1317** مدرَسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں **12017** اسلامی بہنیں قراٰن پاک،نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

﴿12﴾ **مدنی انعامات**: اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں اور طلباء کو فرائض وواجِبات،سُنَن ومُستَحَبّات اور اخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلِکات (گناہوں) سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کی صورت میں ایک **نظامِ عمل** دیا گیا ہے۔بے شمار اسلامی بھائی،اسلامی بہنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کرکے روزانہ سونے سے قبل ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا پاکٹ سائز رسالے میں

دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

﴿13﴾ **مَدَنی مذاکرات**: بسا اوقات مدنی مذاکرات کے اجتماعات کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِبابت و روحانیت وغیرہ **مختلف موضوعات** پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ (یہ جوابات خود **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتھم العالیہ دیتے ہیں۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**)

﴿14﴾ **رُوحانی علاج اور اِستِخارہ**: دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذریعے **فی سبیل اللہ** عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ ماہانہ کم و بیش ڈیڑھ لاکھ مسلمان اس سے مُستَفِیض ہوتے ہیں۔

﴿15﴾ **حُجّاج کی تربیت**: حج کے مَوسِمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔ حج و زیاراتِ مدینۂ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

﴿16﴾ **تعلیمی ادارے**: تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلباء کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہو رہا ہے۔ بے شمار طلباء سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ **بے عمل طلبا، نمازی اور سُنّتوں کے عادی** ہو گئے۔ چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے ''**فیضانِ قرآن و حدیث کورس**'' کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿17﴾ **جامعۃُ المدینہ**: کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) ''درس نظامی'' (عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں **نمایاں کامیابی** حاصل کرکے بسا اوقات اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

﴿18﴾ **مدرَسۃُ المدینہ**: اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارِس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش **42,000** (بیالیس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

﴿19﴾ **مدرَسۃُ المدینہ (بالغان)**: اسی طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

﴿20﴾ **شفاخانے**: محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلباء اور مدنی عملہ کا مفت عِلاج کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسب ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

﴿21﴾ **تَخَصُّص فِی الْفِقْہ**: یعنی ''مفتی کورس'' کا بھی سلسلہ ہے جس

میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتاء کی تربیت پا رہے ہیں۔

﴿22﴾ **شریعت کورس**: ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نَوعیّت کا مُنفرِد ''شریعت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعبہ ہائے زندگی سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔اِس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ''مجلس تحقیقاتِ شَرعیہ'' کے مُبلِّغین علُماءِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے باقاعدہ ایک ضَخِیم کتاب بنام ''نِصابِ شَریعت (حصہ اول)'' مُرتّب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃُ المدینہ کی تمام شاخوں سے ھَدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔

﴿23﴾ **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیّہ**: مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے مجلسِ تحقیقاتِ شَرعِیَّہ مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین علُماء ومفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔

﴿24﴾ **دارُالاِفتاء اھلِ سُنَّت**: مسلمانوں کے شرعی مسائل کے حل کے لیے مُتَعَدَّد ''دارُالاِفتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین مفتیانِ کرام، بالمشافہ، تحریری اور مکتوبات کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کرکے دیئے جاتے ہیں۔

﴿25﴾ **انٹرنیٹ**: انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

﴿26﴾ **آن لائن دارُالاِفتاء اھلِ سُنَّت**: دعوتِ اسلامی کی website میں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے

مسائل کا حل بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے اور اِن کو اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔

﴿27,28﴾ **مکتبۃ المدینہ اور المدینۃُ العلمیّۃ**: ان دونوں اداروں کے ذریعے سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عُلَمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس (Press) بھی قائم کرلیا ہے۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

﴿29﴾ **مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل**: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مُسلِمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہِ جاریہ کے سدِّ باب کے لیے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم ہے جو مُصَنِّفِین ومُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد، کفریات، اخلاقیات، عربی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کرکے سند جاری کرتی ہے۔

﴿30﴾ **مختلف کورسز**: مُبَلِّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، گونگے بہروں کے لیے 30 دن کا مدنی تربیتی کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔

﴿31﴾ **ایصالِ ثواب**: اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ

المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

﴿32﴾ **مکتبۃ المدینہ کے بستے** : شادی بیاہ ودیگر خوشی وغمی کے مواقع پر اہلِ خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستہ (اسٹال) لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں۔

﴿33﴾ **مجلس تراجم**: مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کرکے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

﴿34﴾ **بیرونِ ملک اجتماعات**: دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہوجاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

﴿35﴾ **تربیتی اجتماعات**: ملک وبیرونِ ملک میں ذمہ داران کے دو/ تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کرکے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا **اللّٰہ** میری جھولی بھردے

از: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس کی بشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُفت درسِ نظامی (عالم کورس) کروانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدَّد جامِعات بنام جامِعۃُ المدینہ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۷ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامِعاتُ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے تقریباً **160** طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ **12** ماہ کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ ابتداءِ مَدَنی قافِلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اِس دَوران طَلَبہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً **77** طَلَبہ نے عُمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی قافِلوں کیلئے پیش کر دیا! اس عظیم قربانی پر حوصلہ اَفزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پَروَرْدگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لَبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو جنّت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشقِ رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامِل کر لیا جاتا۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، ''اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دو۔''

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش)

خوش نصیب عاشِقانِ رسول کو بِشارتِ عُظمیٰ مبارَک ہو! اللّٰہُ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امّید ہے کہ جن بَخْتوروں کیلئے یہ مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل جنّتُ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمّتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حُجّت نہیں ہوتا خواب کی بِشارت کی بنیاد پر کسی کو قَطعی جنّتی نہیں کہا جاسکتا۔ (فیضانِ سنّت ص ۸۶۵)

اِذْن سے تیرے سرِ حَشر کہیں کاش! حُضُور
ساتھ عطّار کو جنّت میں رکھوں گا یا ربِّ عزّوجل

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

12 ماہ کا سفر کرنے والے طالبِ علم پر کرم

اب ایک ایسے طالبِ علم کی "مدنی بہار" ملاحظہ فرمائیے جو کہ اولاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے کتراتے تھے مگر جب 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بنے تو ان کے دِل کی دُنیا ہی بدل گئی ان کی تحریر کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جامعۃُ المدینہ کا طالبِ علم ہوں، ۲۹ شوال المکرّم ۱۴۲۶ھ بروز جُمُعَۃُ المبارک بمطابق 2 دسمبر 2005ء کو 12 ماہ کے مدنی

قافلے کا مسافر بنا میرے 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے کے مسافر بننے کا قِصّہ بھی بڑا عجیب ہے، بدقسمتی سے میں وہ طالبِ علم تھا کہ جب مدنی قافلے کا سُنتا دل اُچاٹ سا ہونے لگتا، گھر جانے کے بہانے بناتا اور آخرِ کار کسی طرح بھی گھر جانے میں کامیاب ہو جاتا لیکن میرے مرشد، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش تھی ''میں چاہتا ہوں کہ ہر مدنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے جو اسلامی بھائی درسِ نظامی کا کورس مکمل کرلے اُسے ''مدنی'' کہا جاتا ہے) یکمشت 12 ماہ کا سفر ضرور اختیار کرے'' اِتفاق سے جب دَرَجہ سادِسہ میں پہنچا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ ہوا یوں کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں دَرَجہ سادِسہ کی حاضری ہوئی، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب پر ہاتھوں ہاتھ کئی اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو 12 ماہ کے مدنی قافلے کیلئے پیش کردیا **الحمدللہ** عزوجل میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا۔

اَوَّلاً باب الاسلام (سندھ) کے شہر ''**نواب شاہ**'' میں مدنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر مختلف شہروں میں مدنی قافلوں میں سفر کا سلسلہ جاری رہا اِسی دوران ''**معلم مدنی قافلہ کورس**'' کرنے اور اس کے بعد مدنی قافلہ کورس اور تربیتی کورس کروانے کی بھی سعادت پانے میں بھی کامیابی نصیب ہوئی۔ میں نے سُن رکھا تھا کہ مدنی قافلے میں سفر کے دوران **اللہ** تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کی جانے والی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ چونکہ میرے والد صاحب تقریباً 11 سال سے ایک عارضے میں مبتلا تھے، کئی بار طبیعت اتنی بگڑ جاتی کہ سب گھر والے والد

صاحب کی زندگی سے مایوس ہوجاتے، مدنی قافلے کے دوران میں نے **اللّٰہ** ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قوی اُمید رکھتے ہوئے مدنی قافلے کی برکتوں سے والد صاحب کیلئے بکثرت دعا کرنا شروع کی۔

ایک دن گھر فون کرکے والد صاحب کی طبیعت کے بارے میں اِستِفسار کیا تو پتہ چلا کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہورہی ہے، سفر جاری تھا، میرے والد صاحب جو کہ طبیعت کی خرابی کے باعث بعض اوقات بول و براز بھی بستر ہی پر کردیا کرتے تھے، طویل علالت نیز **80** سال کے بڑھاپے کے باوجود مدنی قافلے میں مانگی جانے والی دعاؤں کے طفیل نہ صرف صحت یاب ہوگئے بلکہ خود کھیتوں میں جاکر کام بھی کرنے لگے۔

مجھے خود بھی خارِش کا ایسا عارِضہ تھا کہ نہاتا، پسینہ آتا یا کوئی ہلکی سی چُبھت لگاتا تو ایسی بے چینی ہوتی کہ بعض اوقات گھنٹوں بے چین رہتا، 6 سال تک علاج کرایا مگر اِفاقہ نہ ہوا، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ میں مانگی گئی دعاؤں کے طفیل میرا یہ عارِضہ بھی جاتا رہا۔ اب میرا یہ مدنی ذہن ہے کہ جب تک زندہ رہوں مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہوں، ''**چل مدینہ**'' کی سعادت پاؤں اور بِالآخر زیرِ گنبدِ خضرٰی جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم میں موت اور جنّت البقیع میں مدفن پاؤں۔

باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو — پائے گا صحتیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم — آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب — **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

حضرت معاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اِسلام کے مدنی پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے ہمارے اکابرین نے کیا کیا قربانیاں دیں اسکی اِک حسین جھلک ملاحظہ فرمائیے:

چنانچہ حضرت سَیِّدُنا مَعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب محبوبِ ربّ، شاہِ عرب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِنہیں یمن کی طرف بھیجا تو بنفسِ نفیس رُخصت کرنے کے لئے خود تشریف لائے اور اِس شان کے ساتھ نصیحت فرمانے لگے کہ میں (معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سوار اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پیدل چل رہے تھے''۔ جب نصیحتیں کر کے فارغ ہوئے فرمایا: ''اے مَعاذ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ممکن ہے کہ تم اِس سال کے بعد مجھ سے نہ ملو۔ شاید تم میری مسجد اور میری قبر پر گزرو۔

حضرت سَیِّدُنا مَعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سُن کر مدینے کے تاجور، شاہِ بحر و بر، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہجر کی خبر سُن کر بہت روئے پھر رسولوں کے افسر، نبیوں کے سرور، محبوبِ داور عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم واپس ہوئے اور اپنا چہرۂ مبارک مدینۂ منوّرہ کی طرف کر کے فرمایا: ''لوگوں میں مجھ سے قریب تر لوگ پرہیزگار ہیں چاہے وہ کہیں بھی ہوں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثالث ص ٤٤٥)

5 غیبی خبریں

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الامّت حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان

''مِراۃ شرحِ مشکوٰۃ'' میں اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''حضرت سَیِّدُنا مَعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یَمَن کا حاکم بنا کر بھیجا تو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم حسبِ معمول ''ثنیۃ الوداع'' کے مقام تک تشریف لے گئے۔'' فرماتے ہیں کہ: ''حضرتِ سَیِّدُنا مَعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحکمِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سوار تھے۔ سُنّت یہی ہے کہ جس کو وداع کرو اُس کو کچھ دُور پہنچانے کے لئے ساتھ پیدل جاؤ۔'' فرماتے ہیں اِس فرمانِ عالیشان کہ: ''تم میری قبر پر آؤ گے جو اِسی مسجد میں ہوگی'' میں **5 غیبی خبریں** ہیں (1) عنقریب ہم وفات پا جائیں گے (2) ہماری وفات مدینۂ منوّرہ میں ہو گی (3) ہماری قبرِ انور مسجدِ نبوی شریف (علیٰ صاحِبِہَا الصلوٰۃ والسلام) میں ہو گی (4) (حضرت سَیِّدُنا) معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری زندگی میں نہیں بعد میں وفات پائیں گے (5) (حضرت سَیِّدُنا) معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری قبر کی زیارت کرنے آئیں گے۔'' (مراٰۃ شرح مشکوٰۃ ج۷ ص۵۵ ملخّصاً)

اور کوئی غیب کیا تُم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وہ کتنی جاں سوز گھڑیاں ہوں گی کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُلطانِ زمن، نانائے حُسین وحَسن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حکم پر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مُلکِ یمن کا سفر

کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اِس سعادت کو پانے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی بڑی قربانی دی کہ اپنا گھر بار تو چھوڑا ہی ساتھ ہی ساتھ دیارِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یعنی مدینہ اور کائنات کی سب سے اچھی صحبت یعنی صحبتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بھی قُربانی دی اور روتے ہوئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مُسافر بنے۔

پئے نیکی کی دعوت تو جہاں رکھے مگر اے کاش!
میں خوابوں میں پہنچتا ہی رہوں اکثر مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیاءِ کرام وصحابہ واولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام و رضی اللہ عنہم نے دینِ اسلام کی خاطر فقط **اللہ** تبارک وتعالیٰ کی رِضا وخوشنودی کیلئے دشوار گزار سفر کئے، تکلیفیں جھیلیں، باطِل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، ہجرتیں کیں، زِندگیاں **وقف** کیں اور اپنی مقدس جانوں کا نذرانہ پیش کیا چنانچہ:

حضرتِ سیدنا ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا پھر رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: پ۳ سورۃ اٰل عمران آیت ۲۱

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ وَّ یَقۡتُلُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡھُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ0

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا اے ابو عُبیدہ! (رضی اللہ عنہ) بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں ۴۳ نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے ۱۱۲ عبادت گزار علماء کھڑے ہوئے انہوں نے ان کو نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے روکا تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔

(جامع البیان ج ۳ ص ۱۴۵)

ہجرت سنتِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہے

اللہ ربُّ السمٰوات والارض اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے پ۵، سورۃ النسآء ۱۰۰:

وَمَنۡ یُّھَاجِرۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یَجِدۡ فِی الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا کَثِیۡرًا وَّسَعَۃً ؕ وَمَنۡ یَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَیۡتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ثُمَّ یُدۡرِکۡہُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ع

ترجمۂ کنز الایمان: ”اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔

مفسرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مفتی حافظ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول تفسیر ''خزائن العرفان'' میں یوں فرماتے ہیں: اِس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو حضرتِ سیدنا جندع بن ضمیرہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو سُنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے، کہنے لگے کہ میں مستثنیٰ لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے میں مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا (عزوجل) کی قسم مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو چنانچہ اِن کو چارپائی پر لے کے چلے ''مقام تنعیم'' میں آکر اِن کا اِنتقال ہوگیا آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا یارب (عزوجل) یہ تیرا اور یہ تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا میں اِس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے بیعت کی یہ خبر پا کر صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے فرمایا کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو اِن کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لئے نکلے تھے وہ نہ ملا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت حضرتِ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنی مشہور و معروف تفسیر، تفسیرِ نعیمی جلد ۵، ص ۳۸۷، ۳۸۸ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہجرت بہت اعلیٰ عبادت ہے۔ رب تعالیٰ نے اِس پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے دیکھو ہمارا اسلامی سن ہجری کہلاتا ہے کہ یہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہجرت شریف کی یادگار ہے قریباً سارے انبیاءِ کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) نے ہجرت فرمائی ہے، **ہجرت سنتِ انبیاء** (علیہم الصلوٰۃ والسلام)

ہے۔(۲)**اللّٰہ** تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہیں دیکھو اُس نے مہاجِرِین سے وعدہ فرمایا کہ تم کو بہت زمین دی جائے گی اور فراخیٔ رزق عطا ہوگی یہ وعدہ جس شان سے پورا ہوا اس پر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان مکۂ معظّمہ سے کس حالت میں مدینۂ منورہ آئے اور پھر یہاں آ کر کس شان وشوکت کے مالک ہوئے۔(۳) ہجرت وہی قبول ہے جو رِضائے الٰہی (عزوجل) کے لئے ہو۔ بیوی، زمین، پیسہ کمانے کی نیت سے ترکِ وطن اسلامی ہجرت نہیں اور نہ یہ شخص مُہاجِر ہے۔(۴) مسلمان مسافر تو بنتا ہے اپنی بستی سے نکل کر مگر مُہاجِر بن جاتا ہے اپنے دروازے کی چوکھٹ سے قدم نکال کر۔ یہ ربّ تعالیٰ کی بندہ نوازی ہے۔(۵) ہجرت اسلامی عبادت ہے مگر اِس میں **اللّٰہ و** رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو راضی کرنے کی ہدایت کی گئی لہٰذا نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ بلکہ ایمان واسلام وجہاد ہر عبادت میں **اللّٰہ** ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو راضی کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔(تفسیرِ نعیمی جلد۵،ص۳۸۷،۳۸۸)

گناہوں سے بچنے کیلئے ہِجرت کرنے والا جَنّتی ہے

فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''**تنبیہ الغافلین**'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، دوجہاں کے مالک ومختار، بعطائے پروردگار (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے دین کی حِفاظت کی غرض سے ایک عَلاقہ سے دُوسرے عَلاقہ ہجرت کی خواہ ایک بالشت ہی سفر کیا ہو تو اُس نے جنّت اپنے لئے لازم کر لی اور وہ حضرتِ سیدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہوگا کیونکہ حضرت سیدُنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی عِراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی جیسا کہ قرآنِ مجید میں **اللہ** عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: پ۲۰، العنکبوت آیت ۲۶

وَقَالَ اِنِّیۡ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ○

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ابراہیم نے کہا، میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں بیشک وہی عزت وحکمت والا ہے''۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: پ۲۳، الصّٰفّٰت ۹۹

اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ○

ترجمۂ کنز الایمان: ''میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا''۔

(یعنی اپنے ربّ عزوجل کی اِطاعت اور رِضا کی طرف جانے والا ہوں۔)

(تنبیہ الغافلین، حصہ اول، ص۱۴۲)

گُناہوں کی جگہ سے ہِجرت کرنے والا سرکار ﷺ کا پڑوسی بنے گا

فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''تنبیہ الغافلین'' میں مزید فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مَدَنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی تو جو شخص ایسی جگہ میں ہو جہاں گناہ ہوتے ہیں اور وہاں سے **اللہ** تعالیٰ کی رِضا کے لئے نکل آیا تو اُس نے حضرتِ سیدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور شہنشاہِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنت پر عمل کیا لہٰذا

جنّت میں ان مُقتدر (مُق۔تَ۔دِر) یعنی مُعزّز ہستیوں کا پڑوس نصیب ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین، حصہ اول، ص۱۴۲)

پڑوسی خُلد میں عطّار کو اپنا بنا لیجے
جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارسول اللہ

آقا ﷺ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا عزوجل میں ہمارے آقائے مہربان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمان عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو قربانیاں دیں اُس سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ ناہنجار کی طرف سے جور و جفا کی آندھیاں چلنے لگیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ آہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو **معاذ اللّٰہ** عزوجل جھوٹا، کاہن، جادوگر کہا گیا، سماجی قطع تعلق (سوشل بائیکاٹ) کیا گیا، شعبِ ابی طالب کی گھاٹی میں محصور کیا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، ہجرتوں پر مجبور کیا گیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خانۂ کعبہ پر اشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ **اللہ** تبارک وتعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔

مدینۂ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا اور کفارِ بداطوار کا غیظ وغضب اِس قدر بڑھا کہ یہ لوگ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کی

جان کے بھی دشمن ہو گئے اِن کی طرف سے جنگیں مسلط کر دی گئیں اور یوں 27 غزوات اور 47 سرایا کا سلسلہ ہوا۔

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں
افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں

سرکار سنّتوں کا مُبلِّغ بنایئے
کرتا رہوں بیان سَدا اَشْبار میں

تبلیغِ دین کیلئے دَردَر پھروں اے کاش!
طالِب ہوں ایسے وَلوَلے کا کِردِگار میں

(مغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ علیہم الرضوان کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بھی محبوبِ ربُّ الانام عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مدنی پیغام سارے عالم میں پہنچانے کے لئے تن، من، دھَن قربان کئے چنانچہ

10 سنِ ہجری حجۃُ الوداع کے موقع پر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان میدانِ عرفات میں جمع تھے، محسنِ انسانیت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، محبوبِ ربُّ العزت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو جامع اور جلیلُ القدر خُطبہ اِرشاد فرمایا، اُس میں مختلف قسم کے حُقُوق اور فرائض کا تذکرہ فرمایا اور بار بار اِس بات

کی تائید لی کہ کیا میں نے تم کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پہنچا دیئے ہیں، پھر اِرشاد فرمایا جو حاضر ہیں اِن پر لازم ہے کہ جو یہاں موجود نہیں اُن تک میرے یہ پیغامات پہنچا دیں، یہ بھی فرمایا **اللہ** تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے، جس نے میری بات کو سُنا اور دوسروں تک پہنچایا، بسا اوقات وہ آدمی جو فِقہ کے کسی مسئلے کا جاننے والا ہے وہ خود فَقیہ نہیں ہوتا اور بسا اوقات حاملِ فِقہ کسی ایسے شخص کو بات پہنچاتا ہے جو اِس سے زیادہ فَقیہ ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حجۃُ الوداع کے موقع پر کم وبیش 1 لاکھ 24 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان تھے اور اِس وقت مدینۂ منورہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً کے مشہور قبرِستان جنّت البقیع میں ایک رِوایت کے مطابق تقریباً صرف 10 ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان آرام فرما ہیں۔ ہر صحابی کو مدینۂ منورہ زادھا اللّٰہ شرفاً و تعظیماً سے پیار تھا مگر مدینے والے کا مدنی پیغام ساری دُنیا میں عام کرنے کے لئے یہ حضراتِ قُدسیہ ساری دُنیا میں پھیل گئے۔

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سَیِّد
مدینے سے اس لئے جا رہا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیاء رحمہم اللّٰہ تعالیٰ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو منور کرنے کے لئے اولیائے عظام علیہم الرضوان نے بھی

خوب خوب قربانیاں دیں۔ اللّٰہ اکبر! ولیوں کے سردار، ہمارے غوثِ اعظم دستگیر، روشن ضمیر، پیرانِ پیر شیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی غوثِ صمدانی قُدِّسَ سِرّہ الرَّبَّانی نے صرف 17 سال کی عمر میں اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ مُعلّٰی کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر و اِستقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اِشاعت اور نیکی کی دعوت کے لئے وقف فرمائی۔[1]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش)

سلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز معینُ الدین چشتی اجمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی اپنی ضعیفہ و بیوہ ماں سے حُقُوق معاف کروا کر اِجازت لے کر تقریباً صرف 16 سال کی عمر میں بُخارا، سمرقند، نیشاپور کا سفر اختیار کیا اور پھر مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معینُ الدّین (دین کا مددگار) کا خِطاب عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی نیکی کی دعوت کی برکت سے بیشمار کفار حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صلی

مدینہ

[1] سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی راہِ خدا عزوجل میں ریاضات و مُجاہدات کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ''سانپ نُما جِن'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے **وقف** فرمادی۔

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافور
باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا

(از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شہرِ غزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزُ الاولیاء لاہور کو اپنے مسکن و مدفن کے لئے منتخب فرمایا۔ اسی طرح بیشمار اولیاءِ کبار رحمھم اللّٰہ الغفار نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، نت نئی مشقتیں جھیلیں، زندگیاں **وقف** کیں اور جانیں قربان کیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک زندگی بھی احیاءِ سنت اور نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری اُمّت کی اِصلاح کے لئے **وقف** ہے۔ آپ نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو باب المدینہ کراچی سے ۱۴۰۱ھ بمطابق 1981ء شروع کرکے (تادمِ تحریر) 66 ممالک تک پہنچادیا۔ اصلاحِ امت کے عظیم و مقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شہرۂ آفاق،

پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بیشمار سنتوں کا مجموعہ، ''فیضانِ سنت'' جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر پچاسیوں رسائل بھی لکھے۔ عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات اور شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طِبّی وغیرہ معلومات سے معمور مدنی مذاکروں کا سلسلہ کیا۔ اس کے علاوہ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خیر خواہی کے لئے آپ کی مقرر کردہ مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کی جانب سے ہزاروں مکتوبات اور لاکھوں تعویذات کا سلسلہ ماہانہ جاری رہتا ہے۔

شہا عطّار پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا
کرے دن رات بس سنت کی خدمت یا رسول اللہ

تحریری کام کی یکسوئی کیلئے آپ مہینوں وطن سے دور اپنے بال بچوں سے جدائی گوارہ کرتے اور تنہائی میں انجمن آرائی فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنے بچوں کو بھی بچپن ہی سے دینِ اسلام کی اعلیٰ ترین تعلیمات سیکھنے اور سکھانے کیلئے **وقف** کیا ہوا ہے۔

آپ نے ۱۴۱۶ھ کو مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں کی ترویج واشاعت کیلئے 12 ماہ دیئے۔ سنتوں کی عظیم خدمت کے مقدس جُرم کی وجہ سے اِسی سفر میں آپ پر 25 رجبُ المرجب کو قاتلانہ حملہ بھی ہوا نتیجتاً 2 مبلغینِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری علیہ رحمۃ الباری اور الحاج محمد اُحُد رضا عطاری علیہ رحمۃ الباری جامِ شہادت نوش کر گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اس واقعۂ ہائلہ (ہا۔اِ۔لہٗ) یعنی ہولناک واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں چند اشعار بطورِ اِستِغاثہ پیش کئے، اُن میں سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عشق و

محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، عزم و ہمتِ احیاءِ سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اندازہ کیجئے:

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللّٰہ

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ
شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ

مِرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یارسول اللہ

عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یارسول اللہ

شہیدِ دعوتِ اسلامی سجاد و اُحد آقا
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یارسول اللہ

نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
ہے میری نفس وشیطان سے لڑائی یارسول اللہ

حقوق اپنے کئے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگر چہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یارسول اللہ

تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کردو
انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یارسول اللہ

یہی ہے جُرم میرا سُنّتوں کا ادنیٰ خادم ہوں
ہے میں نے سُنّتوں سے لو لگائی یارسول اللہ

اگرچہ جان جائے خدمتِ سنت نہ چھوڑوں گا
شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یارسول اللہ

تمنا ہے تیرے عطّار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یارسول اللہ

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی خستہ حالی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج دنیا میں جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں آہ! بدقسمتی سے مسلمان عملی طور پر تَنَزُّل کے عمیق گڑھے کی طرف

تیزی سے گرتا چلا جارہا ہے۔ مسلمان اپنے شعائر تک بھولتا چلا جارہا ہے۔

آہ! مسلمانوں کے عیش کوشیوں دولت کمانے کی ہَوَس، مغربِ بی تہذیب سے قلبی لگاؤ، اِنگریزی فیشن سے اُلفت، سُنّتوں سے رُوگردانی، نیکی کی دعوت میں کوتاہی کے سبب موقع پا کر کُفّار نے مسلمانوں کی آبادیوں کو خُرد بُرد کر ڈالا۔ آہ! جہاں سینکڑوں سال اسلامی حکومت رہی اب وہاں پر نماز پڑھنے پر پابندی ہے اور قرآنِ پاک رکھنا، اس کی تلاوت کرنا، حتیٰ کہ کلمہ تک پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

مسجدوں کی وِیرانی

آہ! سارا گوٹھ ہی داڑھی منڈا: بابُ الاسلام (سندھ) کے ضلع دادو میں 30 دن کا ایک مدنی قافلہ سفر پر تھا۔ ایک گوٹھ (گاؤں) میں 3 دن کے مدنی قافلہ کی ترکیب بنائی گئی۔ جب قافلے والے ایک مسجد میں پہنچے تو کسی مؤذِّن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر خود ہی اذان دی۔ جب جماعت کا وقت ہوا تو چند نمازی مسجد میں آئے اور قافلے والوں کو کہنے لگے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں۔ امیرِ قافلہ نے جواب دیا، ''امام صاحب کہاں ہیں؟ وہ ہی نماز پڑھائیں تو زیادہ بہتر ہے۔'' لوگوں نے بتایا کہ ''یہاں مسجد میں نماز کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ سب لوگ اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں، کیونکہ پورے گوٹھ میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو امام بن سکے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس پورے گوٹھ میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کی سُنّت کے مطابق داڑھی شریف ہو۔'' ملخصاً (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۰)

افسوس! نماز کیلئے کوئی بھی نہ آیا

ایک مدنی قافلہ کسی بہت بڑے گوٹھ میں پہنچا۔اس گوٹھ میں ایک بہت بڑا بازار تھا جس میں 3 سوسالہ پرانی تاریخی مسجد بھی تھی۔لیکن آہ! مسجد کے آس پاس کی دکانوں میں سرِ عام (V.C.R) وی سی آر پر فلمیں دکھائی جارہی تھیں۔جب اذانِ ظہر ہوئی تو جماعت میں سوائے مؤذّن اور قافلے والوں کے مسجد میں دوسرا کوئی نمازی نہ تھا۔حتّٰی کہ عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران جب لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی تو کوئی بھی مسجد میں آنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

ویران مسجد

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سُنّتوں کی تربیت کی غرض سے اندرونِ سندھ گیا۔جب قافلے والے اس گاؤں میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد پر تالا پڑا ہوا ہے۔لوگوں سے معلومات کرنے کے بعد جب اس مسجد کو کھولا گیا تو قافلے والے یہ دیکھ کر انتہائی غمگین ہوگئے کہ طویل عرصہ سے صفائی نہ ہونے کے سبب مسجد میں ہر طرف گرد و غُبار پھیلا ہوا ہے اور دیواروں پر مکڑی کے بڑے بڑے جالے نظر آرہے ہیں۔مدنی قافلے والوں نے وہاں کے لوگوں سے نہایت افسُردہ لہجے میں پوچھا کہ ''مسجد کب سے بند ہے؟'' تو انہیں بتایا گیا کہ ''عرصۂ دراز سے کیونکہ لوگوں نے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا،لہٰذا امام صاحب بھی یہاں سے چلے گئے اور اب لوگ دنیاداری میں مصروف

ہیں چنانچہ نمازیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کو تالا لگا دیا گیا ہے۔'' جبکہ اس علاقے میں اکثر دکانوں پر گانے باجے اور فلمیں دِکھانے کا سلسلہ سرِ عام جاری تھا۔

(نصابِ مدنی قافلہ ص ٦)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ مختصر واقعات ملاحظہ فرمائیے اور اندازہ لگائیے کہ اغیار ہماری بے عملی سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد سے کیا سلوک کر رہے ہیں۔

''ایک رپورٹ کے مطابق ایک مُلک میں غیر مسلموں نے 157 مساجد کو تالے لگا دیئے اور مساجد کو تجارتی اور رِہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا گیا۔ سرکاری تحویل کے بہانے 324 مساجد کو نمازیوں کے لئے بند کر دیا گیا۔''

''ایک مُلک کے ایک شہر میں 92 مساجد کو مویشیوں کے باڑے اور رہائش گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا۔''

''اِسی طرح ایک مُلک کے ایک قصبے میں 23 مئی 1988ء کو مسجد پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں مورتیاں وغیرہ رکھ دی گئیں۔''

''اِسی طرح ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جرمن کے ایک شہر ہائیڈل برگ میں تُرک مسلمانوں کی ایک مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا۔''

بلغاریہ کے ایک مفتی صاحب نے بتایا کہ کمیونسٹ انقلاب سے پہلے بلغاریہ میں 1200 مساجد موجود تھیں جن میں سے اکثر کو کمیونسٹوں نے گرجا گھر اسٹور اور عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان سب حقائق کے باوجود ہم ابھی تک خوابِ غفلت میں ہیں۔ گھریلو آسائشیں چھوڑ کر چند دن کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کے لئے ہمارا نفس تیار نہیں ہوتا، ہاں! دنیا کی مادی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے سینکڑوں میل دور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔

کیا مسلمانوں کی خستہ حالی، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں کی آبادی، فیشن کی یلغار، مغربی تہذیب کی طُومار، گھر گھر ٹی وی کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، قدم قدم پر نافرمانیوں کی بھرمار، ہائے مسلمان کا بگڑا ہوا کردار، ..... یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا ہے کہ ''ہمیں ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا ضرور بالضرور مسافر بننا چاہئے۔''

آج ہمیں زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مدنی قافلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اُمّت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اَغیار کی وضع قطع پر اِترانے والے مسلمانوں کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھلنے کا ذہن دے

گا؟ کون انہیں یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ** عزوجل۔"

یاد رکھئے ! آج لوگوں کی نگاہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی منتظر ہیں۔ ہر مسجد، ہر گاؤں، ہر شہر سے یہ صدا سنائی دے رہی ہے، **"مدنی قافلوں کی اَشَد ضرورت ہے"** کیونکہ مسلمانوں کی اِصلاح، مسجدوں کی آبادکاری، ساری دنیا میں سُنّتوں کی دھوم مچانے، پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور ہر اسلامی بھائی کی مدنی تربیت کا بہترین ذریعہ مدنی قافلے ہیں۔ امیرِ اہلسنت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ **دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔**

لہٰذا ہمیں نہ صرف خود مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے بلکہ اپنے گھر، مسجد، محلے، آفس، اسکول، کالج، فیکٹری، دکان، مارکیٹ، بازار اور ہر مقام پر دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلانی ہے۔ ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔ (نصابِ مدنی قافلہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ علیٰ توفیقہٖ و علی احسانہٖ **دعوتِ** اسلامی والے گھر گھر، دُکان، دُکان نیکی کی دعوت دے کر بے نمازی مسلمانوں کو مساجد میں لاکر مسجدیں آباد کر رہے ہیں۔ آیئے ایک مسجد کی آبادکاری کی بہار ملاحظہ فرمایئے:

مدنی قافلے نے مسجد آباد کی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر **سوہاوا** کی ایک مسجد پر پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل ہم نے مل جُل کر صفائی کی، علاقائی دورہ کر کے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کر کے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان میں داخل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں نیکی کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل اُن کے دل پَسیج گئے، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آ کر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل آج عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں، ایک اور بہار مُلاحظہ فرمائیے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مُسافر بن جائیے، خوب خوب برکتیں پائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے چنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ کَپَڑوَنج (گجرات الھند) پہنچا، ''**علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت**'' کے دوران ایک شرابی سے مُڈ بھیڑ ہوگئی، عاشقانِ رسول نے اُس پر خوب **انفرادی کوشش** کی، جب اُس نے سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی مبارَک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کرسکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتہ دار سے ،مُلاقات ہوگئی اُس نے جب مُعاشرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ اسباب ہونے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا **عزمِ مُصَمَّم** ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فکر مت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اخراجات بھی اپنے ذِمّہ لیتا ہوں، یوں وہ ''دیوانہ'' 92 دن کیلئے مَدَنی قافلہ کا مسافر

بن گیا۔

غیبی امداد ہو، گھر بھی آباد ہو چل کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
رِزق کے دَر کُھلیں، بَرَکتیں بھی ملیں لطفِ حق دیکھ لیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اَخلاقِیات کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92 دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مَدَنی اِنْعامات سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا مُحاسَبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتدائی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی اِنْعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا کر دیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: عَلاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہیں، انہوں نے اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالے میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی اِنْعامات کا

رسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُن کو نَماز کا جذبہ ملا اور نَمازِ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقْت کے نَمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارَک بھی سجالی اور مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

(فیضانِ سنّت ص ۱۱۳۳)

مَدَنی اِنْعامات کے عامِل پہ ہردم ہر گھڑی یاالٰہی عزوجل! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافظ قرآن بیٹے نے عذابِ قبر سے بچا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کیلئے خود بھی وقت دیجئے اور اپنی اولاد کو بھی ایسی تربیت دیجئے کہ یہ آپ کیلئے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سہارا بنے، اس ضمن میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیے اور اپنی اولاد کی دینی تربیت کیجئے:

چنانچہ ایک صاحِب جن کے 3 بیٹے تھے، اُنہوں نے اپنے 2 بڑے بیٹوں کو خوب دُنیوی تعلیم دِلوائی، محنت کروائی، نتیجۃً ایک بیٹا ڈاکٹر اور دوسرا انجینئر بن گیا۔ ماں باپ خوشی سے پُھولے نہ سماتے تھے کہ ہم ڈاکٹر اور انجینئر کے والِدین بن گئے ہیں۔ تیسرا بیٹا جو پڑھائی میں ذرا کمزور تھا، مِڈل میں آکر فیل (Fail) ہوگیا تو والد نے غُصّے میں آکر سزا کے طور پر اُسے حفظِ قرآن کے لئے مدرسے میں داخِل کروا دیا۔ بدقسمتی سے ہماری نیچ سوچ یہی ہے کہ جو کسی کام کا نہ ہو مثلاً لنگڑا، لُولا، اندھا، بہرا، شرارتی، ضِدّی، کُند ذہن وغیرہ اُسے مدرسے وغیرہ میں داخل کروادو، **اللّٰہ** عزوجل

ہمیں مدنی سوچ عطا فرمائے۔اٰمین

بہرحال جس بچے کو سزا کے طور پر مدرسے میں داخل کروایا گیا تھا **اللہ** تبارک وتعالیٰ نے اُس پر کرم فرمایا اور اُسے اپنا پاک کلام حِفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔کچھ عرصے بعد جب اُن صاحِب کا انتقال ہوا تو حافظِ قرآن بیٹے کو خواب میں ملے۔حافظ صاحِب نے پوچھا ابا جان! ارشاد فرمایئے آپ کا معاملہ کیا ہوا؟ جواب دیا بیٹا! قبر میں ڈاکٹر اور انجینئر بیٹوں کی ڈاکٹری اور انجینئرنگ کام نہ آئی،البتّہ تیرے حافظِ قرآن بننے کی برکت سے **اللہ** تعالیٰ نے مجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطارؔ کا پیغام اسلامی بھائیوں کے نام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلہ کورس** اور **مدنی تربیّتی کورس** انتہائی مختصر وَقت میں کثیر علمِ دین حاصِل کرنے اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی رفتار تیز تر کرنے کے بہترین مدنی ذرائع ہیں،میری دلی تڑپ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس کے نگران واراکین **مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی سعادت حاصِل کریں۔اے کاش! وہ دن آئے کہ **مَدَنی مرکز** یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہوجائے کہ آئندہ **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ سے لیکر ذیلی سطح تک کی مَدَنی ذمّہ داری،جُملہ مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں امامت،مُؤَذِّنی،خادِمی،مکاتِب اور مکتبۃ المدینہ والمدینۃ

العلمیہ وغیرہ میں ملازمت، مدارِسُ المدینہ و جامِعاتُ المدینہ میں تدریس وغیرہ کی اس وقت تک کسی کو اجازت نہ دی جائے جب تک وہ اس ذمّہ داری کی اہلیّت کی دیگر شرائط پوری کرنے کے ساتھ ساتھ **مَدَنی قافِلہ کورس** نہ کرلے۔ اگرچہ فی الحال ایسی کوئی ترکیب نہیں ہے تاہم **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنہُ اور **دعوتِ اسلامی** سے پیار کرنے والے ہر اسلامی بھائی اور جامِعات المدینہ کے بڑے دَرْجے کے ہر طالبِ علم کی خدمت میں امّت کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار، عطّار سخت گنہگار کے تڑپتے ہوئے دل کی ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر روتی ہوئی **مَدَنی التجاء** ہے کہ وہ جلد تر **مَدَنی قافِلہ کورس** یا **مدنی تربیّتی کورس** کی سعادت حاصِل کر کے عطّار کے ٹوٹے ہوئے دل کی دعا لے۔

دعائے عطّار: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو بھی اسلامی بھائی **مَدَنی قافِلہ کورس** یا **مَدَنی تربیّتی کورس** کرنے کی سعادت حاصِل کرے اُس کو **مدینۂ منوّرہ** کے اندر **محبوب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جلووں میں ایمان و عافیّت کے ساتھ بصورتِ شہادت خاتمہ جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں **مَدَنی حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس عنایت کر۔ یہ دعائیں مجھ گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرما۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

۱۹ جمادی الآخِرہ ۱۴۲۸ھ

﴿قافلے میں چلو﴾

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو	چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو	پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو	تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو	چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں	چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو	کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں	چاہے اُولے پڑیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو	ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو	بارہ ماہ کے لیے تیس دن کیلئے	بارہ دن دے ہی دیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیے چشمِ نم	لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو	سُنّتیں سیکھنے تین دن کے لیے	ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
آنکھ بے نور ہے دل بھی رنجور ہے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو	اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام	لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو	فون پر بات ہو یا ملاقات ہو	سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لاجرم	مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو	دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں	سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں قافلے میں چلو	درس دیں یا سُنیں یا بیان آپ دیں	بعد اعلاں کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں	بابِ رحمت کُھلیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے	آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول آئے لینے دُعا	آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آکے مانگو دُعا	پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو	دُکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے	ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ	کام سارے بنیں قافلے میں چلو

علم حاصل کرو جہل زائل کرو	پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو	سنگدستی مٹے دور آفت ہٹے	لینے کو برکتیں قافلے میں چلو
میٹھی ہوں بڑیاں ہوں گی سیدھی میاں	درد سارے مٹیں قافلے میں چلو	درد سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر	پاؤ گے صحتیں قافلے میں چلو
غیبی امداد ہو گھر بھی آباد ہو	چل کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	ہے طلب دید کی دید کی عید کی	کیا عجب وہ دکھیں قافلے میں چلو
رزق کے در کُھلیں برکتیں بھی ملیں	لطفِ حق دیکھ لیں قافلے میں چلو	نوکری چاہیے آیئے آیئے	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر	آؤ سارے چلیں قافلے میں چلو	آکے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب	مدنی مُنّے ملیں قافلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے	پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو	کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری	مُنّا مُنّی ملیں قافلے میں چلو
مرض گمبھیر ہو،گرچہ دِلگیر ہو	ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو	آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر	روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں	دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو	آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر	بھی دیامت ڈریں،قافلے میں چلو
دل میں گر درد ہو ڈر سے رُخ زرد ہو	پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو	ہو گا لطفِ خدا آؤ بھائی دُعا	مل کے سارے کریں قافلے میں چلو
زخم بگڑے بھریں پھوڑے پھنسی مٹیں	گرہوں مُنّے جھڑیں قافلے چلو	غم سے روتے ہوئے جان کھوتے ہوئے	مرحبا!ہنس پڑیں! قافلے میں چلو
باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو	پائے گا صحتیں قافلے میں چلو	اولیاء کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم	آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
دا ہو باپ کرم،دُور ہوں سارے غم	پھر سے خوشیاں ملیں، قافلے میں چلو	دُھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں	سب یہ نیت کریں، قافلے میں چلو
آؤ اے عاشقیں، مل کے تبلیغِ دیں	کافروں کو کریں، قافلے میں چلو	ہوتی ہیں سب سنیں نور کی بارشیں	سب نہانے چلیں قافلے میں چلو
سنتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں	سب کریں کوششیں، قافلے میں چلو	کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے	ان شاءاللہ چلیں قافلے میں چلو
آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو	غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو	کُفر کا سر جُھکے دیں کا ڈنکا بجے	ان شاء اللہ چلیں قافلے میں چلو

ہے شِفا ہی شِفا مرحبا مرحبا	آ کے خود دیکھ لیں قافلے میں چلو	آؤ علمائے دیں بہرِ تبلیغِ دیں	مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
لُوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں	خواب اچھے دِکھیں قافلے میں چلو	دور تاریکیاں کُفر کی ہو میاں	آؤ کوشش کریں قافلے میں چلو
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی	خیریت سے رہیں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے جنّت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
زوجہ بیمار ہے قرض کا بار ہے	آؤ سب غم مٹیں قافلے میں چلو	بھاگتے ہیں کہاں آ بھی جائیں یہاں	پائیں گے جنّتیں قافلے میں چلو
کالا یرقان ہے ،کیوں پریشان ہے	پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو	کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں	دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو گھر بھی آباد ہو	شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو	دین پھیلایئے سب چلے آیئے	مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، زخم بھر جائیگا	سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو	سادگی چاہیے عاجزی چاہیے	آپ کو گر چلیں قافلے میں چلو
گر ہو عِرقُ النسا، یا عارضہ کوئی سا	پاؤ گے صحتیں، قافلے میں چلو	خوب خود داریاں خوش اَخلاقیاں	آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں، اور پریشانیاں	ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائے سنّت کے پھول	آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا!	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا بخش دے ان مسلمان کو جو	خیر خواہی کریں قافلے میں چلو	یا خدا ہر گھڑی رٹ ہو عطّار کی	قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

Go To Index

تقسیم کاری کی اہمیت وافادیت پر مشتمل تألیف

مدنی کاموں کی تقسیم

اس رسالے میں ہے؛

☆شہد کی تیاری اور تقسیم کاری

☆تقسیمِ کار کی بہترین تصویر

☆اخلاص کی پہچان کا طریقہ

☆نگرانوں کے لئے 10 فکر انگیز فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

د رود شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرنُور ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھ کر اپنی مجالس آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔''

(فردوس الاخبار، الحدیث ۳۱٤۸، ج۳، ص٤۱۷)

صلّوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

کام کی مبارک تقسیم

ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بکری ذَبح کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا۔ کسی نے اپنے ذِمہ ذَبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا، نیز کوئی پکانے کا ذمہ دار ہوگیا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، لکڑیاں جمع کرنا میرے ذِمے ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان عرض گزار ہوئے، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا، یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ آپ حضرات بخوشی کرلیں گے۔ مگر مجھے **یہ پسند نہیں کہ آپ لوگوں میں نمایاں رہوں اور اللہ** عزوجل بھی اِس کو پسند نہیں فرماتا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج۸، ص۲۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پیارے آقا، مدنی مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جانثار صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے کتنے

پیارے انداز میں کام تقسیم کرلیا کہ جہاں بھر کے لوگ ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے اور یہ سب مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک تربیت کا اثر تھا کہ یہ انداز ان (صحابۂ کرام علیہم الرضوان) کی مستقل طبیعت بن گیا تھا۔ ہجرت کا سفر ہو یا حج کا موقع، غزوات وسرایا ہوں یا دعوتِ اسلام عام کرنے کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلے، وہ ہمیشہ اپنے امور بحسبِ صلاحیت آپس میں تقسیم فرمالیا کرتے اور ہر ایک اسلام کی پُرخلوص و بے لوث خدمت کیلئے خود کو پیش کر کے اپنی ذمہ داری باحسن وجوہ سرانجام دینے کی بھرپور سعی کرتا۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی عاجزی اختیار فرماتے ہوئے اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کے لئے عملی طور پر ان امور میں شرکت فرمالیا کرتے جیسا کہ حدیثِ بالا میں بھی مذکور ہے۔ اس طرح رہتی دنیا تک کیلئے ہمیں کیسا عمدہ لائحہ عمل عطا فرمادیا گیا کہ حتی الامکان ہر کام **تقسیم کاری** کے ذریعے کیا جائے۔ جو جس کام کی صلاحیت ولیاقت رکھتا ہو اس میں خدمات سرانجام دے اور یہی طریقۂ کار فطری نظام سے زیادہ قریب ہے۔ مثلاً جسمانی نظامہائے انسان ہی کو لے لیجئے کہ **اللہ** تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ اور قدرتِ کاملہ سے انسانی جسم میں بیک وقت نظامِ انہضام، نظامِ تنفُّس، نظامِ اعصاب، اور نظامِ اخراج وغیرہ کے تحت بہت سے تخریبی وتعمیری معاملات ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر نظام مخصوص اعضاء کی مخصوص کارکردگیوں پر مشتمل تقسیمِ کار کا ایک لاجواب نمونہ ہے۔

شہد کی تیاری اور تقسیم کاری

مل جل کر **تقسیم کاری** (Distribution) کے ذریعے کام کرنے کی ایک

بہترین مثال شہد کی تیاری کے سلسلے میں مکھیوں کی تگ و دو ہے۔ کثیر فوائد کا حامل شہد ہمارے لئے **اللہ** عزوجل کی بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر اس کی تیاری ایک بے حد محنت طلب، صبر آزما اور مشکل معاملہ ہے۔ معلومات کے مطابق تقریباً نصف کلو گرام شہد تیار کرنے کے لئے شہد کی مکھیوں کو بعض اوقات مجموعی طور پر تین لاکھ میل کا سفر طے کرنا ہوتا ہے۔ ایک مکھی کی عمر چند ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی لہٰذا اگر ایک مکھی چاہے کہ وہ تنہا ایک پونڈ شہد تیار کر لے تو زندگی بھر کی کوششوں کے باوجود بھی وہ ایسا نہیں کر سکتی لیکن جب بہت ساری مکھیاں مل جل کر اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے یہ کام کرتی ہیں تو کم وقت میں ایک بڑی مقدار میں شہد تیار ہو جاتا ہے۔

لنگڑا اور اندھا

اس طرح **تقسیم کاری** (Distribution) میں ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے مستفید ہونے کے بھی بہترین مواقع نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ حکایت مشہور ہے کہ ایک عمارت میں آگ لگ گئی۔ لوگ اپنی اپنی جانیں بچا کر وہاں سے نکلنے لگے۔ اس عمارت میں دو معذور افراد بھی تھے جن میں سے ایک لنگڑا اور دوسرا اندھا تھا۔ دونوں نے اپنی کمزوریوں سے مفاہمت کرتے ہوئے جانیں بچانے کے لئے بڑی انوکھی ترکیب سے کام لیا چنانچہ اندھے نے لنگڑے کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور لنگڑا اندھے کی رہنمائی کرنے لگا۔ یوں وہ دونوں ہی آگ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

آگ بُجھ گئی

دوسری طرف آگ بجھانے والے عملے کا ایک فرد پانی کی سپلائی کا والو

Valve (یعنی پائپ) سنبھالے ہوئے ہے، ایک سیڑھی پر چڑھ کر پانی کا چھڑکاؤ کر رہا ہے اور ایک مزید پانی لئے اس طرف بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اس طرح تقسیمِ کار کی مدد سے اجتماعی کوشش کے ذریعے ایک خطرناک آگ پر قابو پا کر بہت سی قیمتی جانیں اور بیش قیمت اموال بچا لئے گئے۔

یونہی زندگی کے کسی بھی شعبے (Department) میں دیکھ لیجئے، حکومتی محکموں (Government Departments) سے لیکر پرائیویٹ اداروں (Private Institutes) تک جہاں بھی **تقسیم کار** پایا جائیگا اس کے فوائد نمایاں ہونگے۔

دعوتِ اسلامی کو تقسیمِ کار کی ضرورت ہے

الغرض کوئی بھی ادارہ، کارخانہ (Factory) یا تنظیم ہو، جہاں بھی بڑی تعداد میں لوگ کام کرتے ہیں وہاں تقسیمِ کار کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہماری چہیتی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' (جسکا مدنی پیغام تادمِ تحریر دنیا کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے) کو بھی تقسیمِ کار کی ضرورت ہے۔ تقسیم کار کے ذریعے ہم دعوتِ اسلامی کے تمام مدنی کام احسن، سہل اور منظّم انداز میں کر سکتے ہیں، کم وقت میں مطلوبہ نتائج حاصل کر کے اپنا کام تیز تر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علاقوں میں اسلام کا یہ مدنی پیغام عام کر سکتے ہیں، کثیر تعداد میں نئے اسلامی بھائی تربیت و تجربہ حاصل کر کے ذمہ داران کے **نعم البدل** بن سکتے ہیں نیز احکامات کی بروقت ترسیل اور کارکردگی لینے کی مضبوط ترکیب بھی **تقسیمِ کار** کی مرہونِ منت ہے۔

تقسیمِ کار کی بہترین تصویر

الحمد للّٰہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنتوں کی تربیت کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے **مدنی قافلے** تقسیم کار اور نعم البدل کی تیاری کی بہترین تصویر پیش کرتے ہیں مثلاً صبح کا **مدنی مشورہ** ہی لے لیجئے جس میں امیرِ قافلہ شرکاءِ قافلہ میں ڈبل بارہ گھنٹوں کے کام **تقسیم** کر دیتے ہیں کہ کون کس وقت درس یا بیان کرے گا، کون کس نماز کے بعد اعلان کرے گا، اور کھانے اور مسجد وغیرہ کی خیر خواہی کون کرے گا۔ اس سے فوائد ہاتھوں ہاتھ سامنے آنے لگتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے جو درس دینا نہیں جانتے وہ معلم بن جاتے اور اعلان کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور پہلے سے یہ صلاحیت رکھنے والے مبلغ بن جاتے ہیں۔ جو کسی سے بات کرنے کی لیاقت و ہمت نہیں رکھتے نیکی کی دعوت دینے والے اور انفرادی کوشش کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح **علاقائی دورہ** برائے نیکی کی دعوت بھی اعلیٰ درجے کی تقسیمِ کار پر مشتمل ہوتا ہے۔ جسکی برکتوں سے بھی ہر سمجھدار و باشعور اسلامی بھائی خوب آگاہ ہے۔

نفسِ جاہ پسند!

ان تمام مثالوں اور فوائد سے تقسیم کی اہمیت سمجھ جانے کے باوجود ہو سکتا ہے کہ جاہ پسند نفسِ بد اس میں رکاوٹ بنے کیونکہ نفس **اِنفرادیت** کی خواہش کا خُوگر ہے جیسا کہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ''ہر انسان (کا نفس) بالطّبع

کمال میں منفرد ہونے کو پسند کرتا ہے۔'' اس **انفرادیت** کی خاطر وہ اپنے مرتبہ و منزلت کے اعتقاد کے ساتھ لوگوں کے دل مسخر کرنے اور اپنی شہرت قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے جسے ''**حبِ جاہ**'' کا نام دیا گیا ہے۔ مگر کام تقسیم کرنے میں نفس کیلئے مشکل یہ ہے کہ کسی شخصیت کی انفرادیت قائم نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کا منفرد ہونے کا مزاج بن جاتا ہے وہ **تقسیمِ کار** کے عمل پر پورا نہیں اترتا، اگر بظاہر وہ تقسیم کا انداز اختیار کر بھی لے جب بھی اپنی شخصیت کو نمایاں رکھتا ہے۔ اسے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی دوسری شخصیت اوپر آ کر میری انفرادیت و شہرت اور مرتبہ و منزلت ختم نہ کر دے۔

پھر وہ اپنی اس جُھوٹی انفرادیت و شہرت اور مرتبہ و منزلت قائم رکھنے کی ہوس میں ظلم پر اتر آتا اپنی برتری ثابت کرنے اور ماتحت اسلامی بھائیوں کو کمتر اور نیچا دکھانے کے لئے نت نئے انداز اختیار کرتا، طرح طرح کی چالیں چلتا اور اس کوشش میں دینی نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ ایسا اسلامی بھائی چاہتا ہے کہ لوگ اور ذمے داران صرف اسے ہی جانیں پہچانیں، اس کی ہی تعریف کریں اور انکی نظر میں اسی کی اہمیت و وقعت قائم ہو۔ اس کے ماتحت جو عمدہ کام کریں انہیں بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔ اس کے اس منفی رویے سے اس کے ساتھ مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کے حوصلے پست ہو جاتے، بے اعتمادی کا ماحول پیدا ہوتا، دلوں میں بغض و کینہ راہ پاتا، مخالفتوں کا بازار گرم ہوتا اور بدنظمی کا شکار ہو کر برسوں کی کوشش سے پروان چڑھنے والا مدنی کام دنوں میں برباد ہو جاتا ہے۔

حرصِ جاہ و مال کی تباہی

صادِق و مصدُوق رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ صدق شان ہے۔ ''**دو بھوکے بھیڑیے** جو بکریوں کے کسی ریوڑ پر چھوڑے جائیں اس ریوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی آدمی کی **مرتبے و مال کی حرص** اس کا دین تباہ کر دیتی ہے۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی علیہ الرحمۃ ، الحدیث ۷۹۰۸ ،ص ٤٨٣)

ایک حدیث شریف میں ہے ''مال و مرتبے کی محبت دل میں اس طرح منافقت پیدا کر دیتی ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔''

(احیاء العلوم ، ج ۳ ،ص ۲۹٤)

کاش! کہ **اللہ** تعالیٰ ہمیں اپنی رضا و خوشنودی کا حریص، اخلاص، عاجزی اور استقامت کا پیکر بنا کر مرتبے و مال کی حرص و محبت، دنیا کی جھوٹی عزت کی وقعت اور خواہشِ تعریف و شہرت ہمارے دلوں سے نکال دے کہ ان بری صفتوں میں ہمارے قلوب کی خرابی اور آخرت کی بربادی ہے۔ جیسا کہ

شہرت کی ہلاکت خیزی

حضرت سیدنا بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو وہ آخرت کی حلاوت نہیں پا سکتا۔'' (احیاء العلوم ، ج ۳ ،ص ۲۹۳)

اسی طرح شہرت کی اس خواہشِ بد میں دین و ایمان کی تباہی اور دو جہاں کی ذلت و رسوائی کا بھی شدید اندیشہ ہے۔ چنانچہ **حضرتِ بشر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں کہ ''میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت چاہتا ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذلیل ورسوا نہ ہوا ہو۔'' (ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ''آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ اس کے دین یا دنیا کے حوالے سے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کریں مگر جس کو **اللہ** عزوجل محفوظ رکھے، بے شک **اللہ** عزوجل تمہاری صورتوں کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ تمہارے قلوب واعمال ملاحظہ فرماتا ہے۔'' (ایضاً ص ۲۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے پتہ چلا کہ شہرت کے حصول کی خواہش وکوشش سے احتراز ہی میں عافیت ہے کیونکہ اس کے شر سے بچنا بے حد دشوار ہے مگر جس کو **اللہ** عزوجل محفوظ فرمائے۔ اور ہم کمزوروں کے لئے تو گمنامی وعدمِ شہرت **اللہ** تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے۔

گمنامی نعمت ہے

حضرت سیدنا **فضیل بن عیاض** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ **اللہ** تعالیٰ نے اپنے بندے پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے بعض کے بارے میں فرمائے گا، کیا میں نے تم پر انعام نہ کیا؟ میں نے تمہیں چھپائے نہ رکھا؟ کیا میں نے تمہارا ذکر پوشیدہ نہ رکھا؟ (ایضاً ص ۲۹۴)

شہرت کے نقصانات اور گمنامی کے فضائل کی وجہ سے ہمارے اسلاف علیہم الرحمۃ گمنامی کو شہرت پر ترجیح دیا کرتے اور شہرت ومرتبہ پانے سے خوفزدہ رہتے تھے۔

حضرت سیدنا **امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا حوشب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رو رہے تھے اور فرماتے تھے کہ افسوس! میرا نام جامع مسجد تک پہنچ گیا۔(احیاء العلوم ،ص ۲۹۳)

حضرت سیدنا **ابراہیم بن ادہم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''دنیا میں صرف ایک دن میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں وہ اسطرح کہ ایک رات میں نے شام کے کسی گاؤں کی مسجد میں گزاری اور میرے پیٹ میں تکلیف تھی، مؤذن نے مجھے پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا اور مسجد سے نکال دیا۔'' (ایضاً ص ۲۹٤)

سبحان اللہ عزوجل! اخلاص کے پیکر ہمارے **بزرگانِ دین** علیہم رحمۃ المتین کی حبِ جاہ و مرتبہ سے خالی، عاجزی وانکساری والی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود لوگوں کی جانب سے قدر ناشناسی پر بھی خوش اور تکلیف و گزند پر بھی رضا مند رہتے۔ مگر آہ! ہماری قلبی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ دنیا میں **مقام و مرتبہ** پانے کے حریص و خواہش مند، اپنی عزت افزائی ہی میں خوش و خرم اور لوگوں کی جانب سے پذیرائی ہی ہمیں محبوب و پسند ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی بزرگانِ دین علیہم رحمۃ المتین کی عاجزی و اخلاص پر مشتمل ایسی مبارک سوچ نصیب ہو جائے کہ اسی میں ہمارے لئے **دونوں جہاں کی بھلائی** ہے۔

حضرت سیدنا **فضیل بن عیاض** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو مشہور نہ ہو تو ایسا کر۔ اس میں کچھ حرج نہیں کہ تو مشہور نہ ہو اور اس میں بھی

کچھ حرج نہیں کہ تیری تعریف نہ کی جائے اور اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں کہ تو لوگوں کے نزدیک مذموم (یعنی مذمت کیا جانے والا) ہو جبکہ تو **اللہ** تعالیٰ کے نزدیک محمود ہو۔

وسوسہ: یہاں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے یہی اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ جو شہرت کی مذمت فرما رہے ہیں، ان کی اپنی شہرت کے تو ہر طرف ڈنکے بج رہے ہیں۔

علاجِ وسوسہ: سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس وسوسے کا علاج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **طلبِ شہرت مذموم** ہے اور اگر **اللہ** عزوجل اپنے کسی بندے کو دین پھیلانے کے لئے بغیر طلب و تکلف کے شہرت عطا فرما دے تو یہ مذموم نہیں۔

(ایضاً ص ۲۹۴)

پسنجر ٹرین کا مسافر

انفرادی شخصیت بنانے والے کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی پسنجر ٹرین (Passenger train) میں ایک مسافر کی حیثیت سے سوار ہوتا اور سفر اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ کسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے تو ٹرین رکی نہیں رہتی بلکہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی مسافر کیسا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو اس کے اتر کر چلے جانے سے ٹرین کے سفر پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ ٹرین مسلسل چلتی رہتی ہے۔ اگر کچھ مسافر اترتے ہیں تو دوسرے چڑھ جاتے ہیں۔ کچھ اسی انداز سے ''**دعوتِ اسلامی**'' (سوئے مدینہ) اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس کی ٹرین سے مشابہت اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ کوئی فرد اس کا جزو لاینفک نہیں کہ

اسکے جانے سے ''**دعوتِ اسلامی**'' سلامت نہ رہے۔ بلکہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی گاڑی ان شاء اللہ عزوجل سلامت روی سے چلتی رہے گی اگر کوئی چلتی گاڑی سے چھلانگ لگاتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے نہ کہ گاڑی کا۔ لہٰذا ہر ایک اس حقیقت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو **مدنی کاموں** میں مصروف رکھ کر اپنی نجات کا سامان کرے اور یہ بات بھی اپنے ذہن میں محفوظ کر لے کہ آج جو کام وہ کر رہا ہے اس کے علاوہ کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔

لہٰذا اپنی انفرادی شخصیت بنانے کی دُھن کیوجہ سے **تقسیمِ کار** کے عمل کو درست طور پر نافذ نہ کرنے والا اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کرے اور اس بات کو تسلیم کرے کہ ''**دعوتِ اسلامی**'' محض اس کی محتاج نہیں بلکہ اس کے جانے کے بعد ایسے کئی اسلامی بھائی ہیں جو اس کا **نعم البدل** بن کر اس سے بہتر کارکردگی پیش کر سکتے ہیں۔ حُبِّ جاہ کے شکار ایسے اسلامی بھائی کو چاہیے کہ **اللہ** تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرے اور اس سے **اللہ** تعالیٰ کی پناہ مانگے کہ اس ربِّ بے نیاز عزوجل کو اس بات کی پرواہ ہی کب ہے کہ کوئی خاص شخص اس کے دین کا کام کرے۔ وہ پروردگارِ غنی وصمد عزوجل اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے اپنے دین کی خدمت لے لیتا ہے۔ وہ اسلامی بھائی اس بات کا بھی خوف رکھے کہ اگر اس کی حبِّ جاہ اور مرتبے کی خواہش کی وجہ سے کوئی دینی نقصان ہو گیا تو اس مُنتقِم حقیقی عزوجل کی پکڑ بڑی شدید ہے۔

قرآنِ پاک تنبیہ فرماتا ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌo (پ ۳۰،سورۃ البروج :۱۲)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک تیرے ربّ کی گرفت بہت سخت ہے۔

لہٰذا آخرت کی عزت وسربلندی کی خاطر دنیا میں برتری کی خواہش ترک کر کے تکبر وبڑائی اور دینی نظام میں فساد سے بچے اور **اللہ** تعالیٰ کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھے۔

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَایُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًاط (پ ۲۰،القصص:۸۳)

ترجمۂ کنز الایمان : یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

اس لئے ہر اسلامی بھائی عاجزی اختیار کرے اور اپنی ''**دعوتِ اسلامی**'' کا مخلص مبلغ بن کر **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرے اور اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ **تقسیم کار** کے ذریعے ماتحت اسلامی بھائیوں کو آگے لاتے ہوئے مدنی کام میں اضافے اور بہتری کا سبب بنے۔

اخلاص کی پہچان کا ایک طریقہ

کسی کام میں مخلص ہونے کی مثال ہمارے علماءِ کرام یوں دیتے ہیں کہ ایک شخص کسی کنویں میں گرے ہوئے آدمی کو نکالنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کا مقصود اس کی جان بچانا ہو۔ اتنے میں ایک اور شخص آئے اور کسی ترکیب سے اس آدمی کو کنویں سے نکال کر اس کی جان بچالے۔ اب پہلا شخص اگر اس پر دل میں خوشی محسوس

کرے تو سمجھ لے کہ وہ اس کنویں میں گرے ہوئے کی جان بچانے میں **مخلص** تھا کیونکہ یہ مقصود تو حاصل ہو گیا خواہ کسی دوسرے کے ذریعے ہی سہی اور اگر اس کا دل اس پر ناخوش ہو کہ دوسرے نے کیوں نکالا مجھے نکالنا تھا تو وہ سمجھ لے کہ وہ اس گرے ہوئے کی جان بچانے میں **مخلص** نہ تھا بلکہ اپنے نمبر بنانے اور اپنی واہ واہ کروانے کا خواہش مند تھا۔

لہٰذا ہر مبلغ مخلصانہ کردار ادا کرے اور یہ ذہن بنائے کہ اس کا مقصود کفر و ضلالت اور جہالت و معصیت کے کنووں میں گرے ہوئے بے شمار لوگوں کو ان کنووں سے نکالنا اور انہیں ایمان و صالحیت کے منبروں پر بٹھا کر قبر و جہنم کی آگ سے بچانا ہے۔ اب یہ مقصد خواہ اس کی اپنی ذات کی وجہ سے حاصل ہو یا تقسیمِ کار کی برکت سے کسی اور مبلغ کے ذریعے، بہر صورت اس مدنی مقصد کے حصول پر نظر ہو اپنی واہ واہ اور نمبر بنانے کی خواہش ہرگز نہ ہو۔ اس بات کو مزید اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک مبلغ کو بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس کو آنے میں تاخیر ہو گئی لہٰذا نگران مجلس نے دوسرے مبلغ سے بیان کروالیا۔ پہلا مبلغ غور کرے کہ اس کو خوشی ہو رہی ہے یا غم۔ خوشی کی حالت اخلاص اور غم کی کیفیت اپنی واہ واہ کروانے کی خواہش پر دال ہے۔

اسی طرح مدت پوری ہونے پر یا کسی بھی سبب سے ایک کی جگہ دوسرے اسلامی بھائی کو نگرانی یا ذمہ داری دے دی جائے تو اب وہ اپنی قلبی کیفیت پر غور کرے اگر دل حسد اور بغض و تکبر کا شکار ہے تو جان لے کہ اخلاص نہ تھا یہی مثال کتاب لکھنے

والے کی ہے اگر اس کے نام کے بجائے لکھی گئی کتاب پر دوسرے کا نام شائع ہو جائے اور وہ غم محسوس کرے تو سمجھ جائے کہ کتاب لکھنے میں اخلاص نہ تھا۔ یاد رہے **ذمہ داری** پھولوں کی سیج نہیں بلکہ خاردار راہ ہے۔ دنیا میں حقوق کی ادائیگی اور آخرت میں پرسش انتہائی نازک معاملہ ہے۔

نگرانوں کے لیے دس فکر انگیز فرامین مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

(1) تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (مجمع الزوائد، ج٥ ،ص٢٠٧)

(2) جو نگران اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنّم میں جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج٥ ،ص٢٥)

(3) جس شخص کو **اللہ** تعالٰی نے کسی رَعایا کا نگران بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو **اللہ** تعالٰی اُس پر جنّت کو حرام کرے گا۔

(صحیح بخاری، ج٢،ص ١٠٥٨)

(4) انصاف کرنے والے قاضی پر قیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مجمع الزوائد، ج٤ ،ص ١٩٢)

(5) جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عدل اسے چھڑائے گا یا اس کا ظُلم اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(السنن الکبرٰی للبیھقی، ج٣، ص١٢٩)

(6) (دعائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اے **اللہ**! جو شخص اس اُمّت کے کسی معاملے کا نگران ہے پس وہ ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔ (کنز العمّال، ج٦، ص٨٠)

(7) اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعاملے کا نگران بنایا پھر اس نے ان مسلمانوں کی حاجت، مجبوری اور غربت کو نظر انداز کیا تو قیامت کے دن **اللہ** تعالیٰ اس کی حاجت، مجبوری اور بے بسی کو نظر انداز فرما دے گا۔

(الترغیب والترھیب، الحدیث ٤٢، ج٣، ص ١٢٤)

(آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو ارادۃً پورا نہیں کرتا **اللہ** تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا۔)

(8) جو شخص رَحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ **اللہ** تعالیٰ اس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب الشفعة و الرحمة علی الحلق، ج٣، ص٦٥)

(9) بے شک تم عنقریب حکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعث ہوگی۔ **اللہ** کی قسم! میں اس اَمر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔ (صحیح بخاری، ج٢، ص١٠٥٨)

(جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عہدہ سے مَعْزُولی کی صورت میں فساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔)

(10) انصاف کرنے والے نور کے مِنبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدْل سے کام لیتے ہیں۔ (سُنن نسائی، ج٢، ص ٣٠٢)

کامیاب مبلغ

یقیناً **وہ مبلغ** کامیاب ہے جو **اونٹ** کی سی اطاعت وسادگی، **زمین** جیسی وسعت وعاجزی، **پہاڑ** کی طرح استقامت وثابت قدمی اور **آسمان** کی رفعت کی مثل بلند نظری رکھتے ہوئے اپنے لئے ہر ممکن طریقے سے کثیر سرمایۂ آخرت جمع کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس کی یہی مدنی سوچ رہتی ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج کرنے میں اس کی ذات اکیلی نہ رہے بلکہ کثیر اسلامی بھائی اس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کے اندراج کا باعث بنیں۔

اس کے لئے اس کے پاس بہترین ذریعہ اس کے **نعم البدل** ہیں جن کی تیاری کے لئے وہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی **تقسیم کاری** کے ساتھ ساتھ ان کی ایسی تربیت بھی کرتا رہتا ہے کہ وہ نہ صرف ان ذمے داریوں کے قابل ہو جائیں بلکہ مزید ذمے داریوں کی صلاحیت بھی حاصل کرلیں۔ اس طرح وہ اپنے لئے ثوابِ جاریہ کے ایک ناختم ہونے والے سلسلے کی بِنا ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اے کاش کہ ہمارا ہر مبلغ یہ عقلمندانہ سوچ اپنالے اور اپنا **نعم البدل** تیار کرنے کی کوشش میں لگ کر مدنی کام میں ترقی کا باعث بن کر اپنا بھلا کرے۔

دیمک نہیں شہد کی مکھی جیسا بنیں

بعض نادان لوگ منصب پر اس انداز سے چپک جاتے ہیں جیسے لکڑی سے دیمک چپکتی ہے اور خود نہیں ہٹتی بلکہ اس قدر نقصان پہنچاتی ہے کہ وہ لکڑی جلانے کے قابل کر چھوڑتی ہے۔ یہاں وہ منصب دار دین کے کثیر نقصان کا باعث بن کر گویا

اپنے لئے جہنم کی آگ کا سامان کرگزرتا ہے۔ ہمیں **اسلامی بھائیوں کی وہ قسم** درکار ہے جو دیمک کی طرح کسی منصب سے چپکنے والی نہ ہو بلکہ **شہد کی مکھی** کی طرح ہو جو اپنے مشن پر روانہ ہوتی، ہدف پر پہنچتی، اسے حاصل کرتی اور چھتے تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ مکھی پھولوں پر چپک کر نہیں بیٹھ جاتی بلکہ ان سے مطلوبہ رس حاصل کر کے لوٹ آتی اور چھتے تک پہنچا دیتی ہے۔

شہد کی مکھی کی یہ **بامقصد مصروفیت** ہمارے لئے بہترین مثال ہے کہ ہم بھی ذمے داریوں اور **عہدوں** کے ہو کر نہ رہ جائیں بلکہ مطلوبہ مدنی فوائد حاصل کر کے اپنے عہدوں کا اختیار **مدنی مرکز** کے حوالے کر دیں اور ان ذمے داریوں پر دیگر **اہل اسلامی بھائیوں** کو مقرر ہونے دیں بلکہ کسی حکمت کے پیشِ نظر مرکز خود اگر ہمیں کسی عہدے سے علیٰحدہ ہونے کا اشارہ دے تو کوئی بدگمانی پالے بغیر، بلا چون و چرا حکم کی تعمیل کر کے پھر سے ایک **عام اسلامی بھائی** کے طور پر **مدنی کام** میں شریک ہو جائیں۔

فراست امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ عزوجل ہمارے میٹھے میٹھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی کام اپنے گرد رکھنے کے بجائے تقسیم فرمایا۔ **ابتداءً** ہفتہ واری اجتماع میں خود بیان فرماتے مگر آج آپ نے ہزاروں مبلغین تیار کر کے ''**دعوتِ اسلامی**'' کو عطا فرما دیئے جو ہزاروں مقامات پر بیان فرماتے ہیں۔ نیز ''**دعوتِ اسلامی**'' کے روشن مستقبل کے پیشِ نظر ایسی ہی بصیرت افروز، عاقبت خیز اور دور اندیش سوچ کے تحت

مجالس و کابینات کے قیام کا یہ پُر حکمت وخوش انجام نظامِ بدوام نافذ کروایا مرکزی مجلس شوریٰ قائم کر کے **دعوتِ اسلامی** کے تمام امور اسے تفویض کر دیئے۔

اس طرح مرکزی مجلسِ شوریٰ کو بالخصوص اور تمام **دعوتِ اسلامی** والوں کو بالعموم یہ **مدنی ذہن** عطا فرمایا ہے کہ مجالس کے ذریعے **مدنی کام** تقسیم کر کے **نعم البدل** تیار کریں اور مشاورتی نظام کے ذریعے اسلامی بھائیوں کی عمدہ آراء اور قابلِ قدر مشورے حاصل کر کے مدنی کام مزید آگے بڑھائیں۔اس نظام کی مزید پائیداری، بہتر سے بہتر کارکردگی اور خودرائی واجارہ داری کے مکمل خاتمے کیلئے **ہر ایک** نگران مجلس، کابینہ اور مشاورت کی مدت بھی مقرر کر دی گئی ہے تاکہ کوئی نگران وذمہ دار خود کو اس عہدے کا جُزوِ لَا یَنْفَکُّ سمجھ کر خودغرضی ومن مرضی کرتا ہوا **اجتماعی مفادات** کو ٹھیس نہ پہنچا بیٹھے اور مخلص واہل اسلامی بھائیوں کا استحصال کر کے انہیں خدمتِ اسلام سے **محروم** نہ کر سکے۔

تقسیم کار و نعم البدل کی تیاری کے سلسلے میں کچھ **مدنی پھول** پیش خدمت ہیں۔اگر ہم نے یہ مدنی پھول اپنے دلوں کے مدنی گلدستوں میں سجا لئے تو ان شاء **اللہ** عزوجل یہ معاملہ ہمارے لئے بہت سہل وآسان ہو جائیگا۔

(1) اپنا یہ **پختہ ذہن** بنا لیجئے اور اپنے دل کے گوشے گوشے میں یہ بات سَمو لیجئے کہ ''**دعوتِ اسلامی میری ہے**'' اس کا فائدہ میرا فائدہ اور اس کا نقصان میرا نقصان ہے۔

(2) یہ بات بھی ذہن میں بٹھالیں کہ جو کام میں کر رہا ہوں وہ میری جگہ نہ صرف کوئی اور کر سکتا ہے بلکہ بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔**اللہ** تعالیٰ بے نیاز ہے کسی کا محتاج

نہیں وہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے لے۔ ہاں، یہ اس کا کرم ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے وہ مجھے اسلام کی خدمت کا شرف عطا فرما رہا ہے۔

(3) **مدنی کام** میں کسی ممکنہ تعطُّل مثلاً آپ کی مدینے شریف حاضری، گھریلو مجبوری، آفتِ ناگہانی یا دنیا ہی سے رخصتی وغیرہ کے پیشِ نظر **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کام کو متأثر ہونے سے بچانے کے لئے نعم البدل کے طور پر ایسے **اسلامی بھائی** تیار رکھیے جو فوراً آپ کی ذمہ داری سنبھال سکیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہِ طور پر تشریف لے جانے سے پہلے حضرت سیدنا ہارون علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَقَالَ مُوسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَ لَاتَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ o	ترجمۂ کنزالایمان: اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا، میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔
	(پ ۹، الاعراف: ۱۴۲)

(4) حتی الامکان ہر اہم کام اپنے نگران اور ماتحت اسلامی بھائیوں کو اعتماد میں لے کر ان کے مشورے سے کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے ایسا ذہن بنالیا تو اس کی برکت سے جہاں ہمارا ماتحت اسلامی بھائیوں سے عدم توجُّہی اور حوصلہ شکنی پر مبنی منفی رویہ مثبت رویہ میں بدل جائیگا وہاں کسی اسلامی بھائی کے اوپر آنے کی وجہ سے اپنی شخصیت کی اہمیت مجروح ہونیکا خوف بھی ختم ہو جائیگا بلکہ ہم خود اچھے، سلجھے ہوئے، **مدنی قافلوں** میں سفر اور **مدنی انعامات** پر عمل کرنے والے، نیک سیرت اور تقویٰ و پرہیزگاری والے

باصلاحیت اسلامی بھائی آگے لائیں گے، انہیں **مدنی کام** کا موقع دیں گے اوران کی حوصلہ افزائی کریں گے اوراس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری **دعوتِ اسلامی** عروج کی بلندیوں پراڑنے لگے گی اور ہم ثوابِ جاریہ کا عظیم ذخیرہ پائیں گے نیز اس صورت میں نہ صرف ہمارے لئے مزید مدنی کام کرنے اور آگے بڑھنے کی راہیں کشادہ، ہموار ہونگی بلکہ مدنی کام آگے بڑھانا بھی آسان ہوجائیگا کیونکہ ہمارے پاس ہر وقت نعم البدل کی ایک فوج تیار ہوگی اور ویسے بھی تجربہ ہے کہ نئے آنے والے نئے جذبے اور ولولے سے کام کرتے ہیں۔اور بعض تو ایسے نادر کام کرگزرتے ہیں کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔

لہٰذا ماتحت اسلامی بھائیوں کی تربیت وتیاری بہت ضروری ہے۔وہ اسلامی بھائی جن پر **دعوتِ اسلامی** کے **اہم کاموں** کی ذمہ داریاں ہیں انہیں خصوصی طور پر اس طرف توجُّہ دینی چاہیے کیونکہ **ان کے ذمے** مدنی مشورے، بیانات اوران کی تیاری، مکتوبات دیکھنے اوران کے قابل اطمینان جوابات دینے، مسائل کا براہِ راست حل پیش کرنے اور دیگر بشری ومعاشرتی تقاضوں وغیرہ کے ڈھیروں معاملات ہوتے ہیں۔اگر وہ یہ خیال کریں کہ یہ سارے کام وہ اکیلے بخوبی کرلیں گے تو شاید اس کو خوش فہمی ہی کا نام دیا جاسکے کیونکہ بظاہر ایسا انتہائی مشکل امر ہے تو ایسے ذمے داروں کو خوش فہمی کے دائرے سے باہر نکل کر کام تقسیم کرنے ہونگے اوراپنے بعد بھی یہ سارے کام جاری وساری رکھنے کے لئے اپنے **نعم البدل** بنانے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق عطافرمائے کہ،، **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**،ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔،،

Go To Index

مَدَنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے

اس رسالے میں ہے؛

☆تقسیم کاری کی ضرورت

☆تقسیم کاری کا مَدَنی مقصد

☆ضیاعِ اوقات کے چند اُمور کی نشاندہی

☆بقاء کے انمول موتی

☆19مَدَنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے [1]

﴿اِس تحریری بیان کو اوّل تا آخر پڑھ لیں۔ مَدَنی تربیت کے مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہک جائیں گے۔﴾ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ضیائے درودوسلام'' میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔''

(فردوسُ الاخبار، الحدیث ۳۱۴۸، ج۳، ص۴۱۷، طبعۃ دارالکتب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خُون پسینے سے سینچی ہوئی تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا مدنی پیغام تادمِ تحریر کم وبیش 66 مُمالک میں پہنچ چُکا ہے۔ مدنی کاموں کی تقسیم کی برکات سے متعدد ممالک میں کابینات ومشاورتیں

[1] یہ بیان نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے ۸ شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ بمطابق 21 اکتوبر 2007ء فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی کے مدنی مشورے میں فرمایا۔ جسے بذریعہ انٹرنیٹ مختلف شہروں میں بھی سنا گیا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

قائم ہیں اور بے شمار اسلامی بھائی مختلف مَجالِس و مشاورتوں میں مُنقسم ہو کر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیاری پیاری مدنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کو آگے سے آگے بڑھانے میں مصروفِ عمل نظر آرہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُتعدّد مُمالِک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے بے شمار ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتماعات کے ساتھ ساتھ ہزار ہا مَدارِسُ الْمَدِیْنَہ بَالِغَان و بَالِغَات نیز مُلک و بیرونِ ملک ہزاروں اِسلامی بھائی مدنی قافلوں کے ذریعے ''دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام'' پہنچا رہے ہیں۔ اب تک 35 سے زائد شُعْبہ جات قائم ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جامِعاتُ المدینہ کے ذریعے ہزاروں اِسلامی بھائی مدنی عالِم بن رہے ہیں۔ مدارسُ المدینہ میں 50,000 سے زائد مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں عِلْمِ دین اور قرآنِ پاک حِفظ و نَاظِرہ کی تعلیم مُفت حاصل کر رہے ہیں۔ جیل خانہ جات، مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، تَخَصُّصُ فِی الْفِقْہ، مکتبۃُ المدینہ، I.T، مساجد و مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) و جامعات و مدارِس کی تعمیرات، خصوصی اسلامی بھائیوں (گونگے بہرے اور نابینا) کے اِجتماعات، رمضانُ المبارک میں 30 اور 10 دِن کے اعتکاف، المدینۃُ الْعِلْمِیَہ، دارُالافتاء اہلسنّت اور دِیگر شعبہ جات وغیرہ میں مدنی کام بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

دعوتِ اسلامی کی قیّوم (عَزَّوَجَلَّ) سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ میری جھولی بھر دے (عَزَّوَجَلَّ)

(دُعائے عطار دامت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی کاموں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اِن کی تقسیم کاری کی ضرورت میں بھی اِضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ چونکہ بڑی ذِمّہ داری والے اسلامی بھائیوں پر مدنی کاموں کی مصروفیت کا بوجھ بڑھ چُکا نتیجۃً ہر شعبے کو بھرپور وقت دینا مُشکل ہوگیا ہے۔ اس لئے مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذِمّہ دار کی شخصیت کو بھی تنظیمی لِحاظ سے ناقابلِ تلافی نُقصان پہنچ سکتا ہے۔

تقسیم کاری کا بہترین وقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اِس بات کو محسوس فرمائیں کہ ذِمّہ داری کے باعِث مصروفیت اِس قدَر بڑھ چکی ہے کہ مدنی اُمُور کی اَنجام دہی کے لئے وقت کم پڑ رہا ہے اور کثیر تعداد میں ایسے ماتحت اسلامی بھائی بھی موجود ہیں جو کہ نہ صرف قابلِ اعتماد اور سمجھدار بلکہ کثیر المشاغل بھی نہیں، تو یہ مدنی کاموں کی تقسیم کرنے کا **بہترین وقت** ہے۔ اگر آج مدنی کام کسی کو سِپُرد کئے جاسکتے ہیں کل کا اِنتظار نہ کیجئے۔ کہیں آپ کو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اِس سے قَبل آپ ''**مدنی کاموں کی تقسیم**'' نامی رسالہ کا مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔ اسلامی بھائیوں کا یہ مُطالبہ رہا کہ مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے پر کچھ بیان ہو لہٰذا حَسْبُ الْاِرْشَاد پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔

تقسیم کاری اور اُس کے تقاضے

حضرتِ سَیِّدُنا عَمْر و بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوَایت ہے کہ انہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، میں نے رَسُولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ جسے **اللہ** تعالیٰ مُسلمانوں کی کسی چیز کا والی اور حاکم بنائے پھر وہ مُسلمانوں کی حاجت وضرورت ومحتاجی کے سامنے حجاب کردے تو **اللہ** تعالیٰ اُس کی حاجت وضرورت ومحتاجی کے سامنے آڑ فرما دے گا۔'' چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی حاجت پر ایک آدمی مقرر فرما دیا۔ (ابو داؤد ،کتاب الخراج والفیء والامارۃ،باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ ،الحدیث ۲۹۴۸، ج۳، ص۱۸۸)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت، حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی مِرْاٰۃ شَرْحِ مِشْکوٰۃ میں اِس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَمْر و بن مُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس وقت سُنایا جب کہ وہ سُلطان بن چکے تھے تاکہ وہ اِس حدیث پر عمل کریں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہِ کون ومکان، مکے مدینے کے سلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان سُن کر ایک محکمہ (مَ۔کَ۔مہ) بنا دیا جس کے ماتحت ہر بستی میں ایک وہ افسر رکھا گیا، جو لوگوں کی معمولی ضرورتیں خود پوری کرے اور بڑی ضرورتیں حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعَاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچائے۔ پھر ہمیشہ

اُس افسر (ذمہ دار) سے بازپُرس کی کہ وہ فرائض کی انجام دَہی میں کوتاہی تو نہیں کرتا۔ (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح، ج۵، ص۳۷۴)

اللہ تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوّلاً اپنے کاموں کو تقسیم کرتے ہوئے **(۱) شعبہ قائم فرمایا (۲) اس کا ذمہ دار بنایا (۳) اپنی ذمّہ داری والے کام الگ کئے (۴) اور پھر ان کاموں کی بازپُرس یعنی پُوچھ گچھ کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقسیم کاری بھی فرمائی اور اُس کے تقاضے بھی پورے فرمائے بِالْخُصُوص بازپُرس یعنی پوچھ گچھ۔

پُوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سلسلے میں تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مدنی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' میں کارکردگی فارم اور مدنی مشوروں کا ایک بہترین مدَنی نظام قائم ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''**پُوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے**'' اور یہ بات کس قدر قریبِ عقل و فہم ہے، اِسے اِس مِثال سے سمجھئے کہ

تقسیم کاری کے عظیم شامیانے کی مضبوطی

ایک شخص ایک بڑے میدان میں شامیانے لگاتا ہے (جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع کے موقع پر صحرائے مدینہ ملتان کے سینکڑوں ایکڑ رقبے پر ہزاروں

شامیانے لگائے جاتے ہیں) اور بڑی ہی مَہارت سے اِن کو کَستا بھی ہے لیکن ایک سمجھدار اور تجْرِبہ کار شخص ایک مرتبہ کَسنے کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ ضرورتاً کَسنے کے عمل کو جاری رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہواؤں اور دیگر عَوامِل کے سبب اِن شامیانوں کی گِرفت کمزور پڑ جاتی ہے۔ اِسی طرح جب آپ مدنی کاموں کو تقسیم کر دیں تو اُس کے بعد اِس کا اہم ترین تقاضا بازپُرس/پوچھ گچھ (کَسنا) ہے۔ جس سے تقسیم کاری کا یہ عظیم شامیانہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے گا۔ (مدنی مشورہ سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''**مَدَنی کاموں کی تقسیم**'' کا مطالعہ فرمائیں)

بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بازپُرس/پُوچھ گچھ کا مُعاملہ (مُ۔عا۔مَ۔لَہ) صِرف مَدَنی کاموں کے لئے ہی نہیں بلکہ دِیگر اہم دِینی اُمُور یعنی فرائض وواجبات وغیرہ کی پابندی کے لئے بھی شرعی تقاضوں کے مطابق ہوتا کہ ذِمّہ داران کو پابند کر کے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پابند بنایا جا سکے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے اپنے حُکّام (حُک۔کام) یعنی افسران کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں سے زیادہ اہم **نماز** ہے، جس نے اِسے محفوظ رکھا اور اِس کی پابندی کی، اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اِسے ضائع کر دیا تو وہ نماز کے سوا کو بہت ضائع کرے گا۔

(المؤطاء لامام مالك، كتاب وقوت الصلاة، الحديث ٦، ج ١، ص ٣٥)

اس کے تحت **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان لکھتے ہیں: ''یعنی سَلطنت کے

کام، ملکی انتظام، نماز کے بعد ہیں، جب نماز کا وقت آجائے تو سارے ہی کام ویسے چھوڑ دو۔ اِس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سُلطانِ اسلام کو چاہیے کہ رِعایا کے **دینی حالات** سنبھالے صرف دُنیا پر نظر نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ **بڑوں کو سنبھالو چھوٹے خود ہی سنبھل جائیں گے** اِسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حُکّام کو خُصُوصِیت سے مُخاطب فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۳۷۶)

لہٰذا ماتحت اور نئے اسلامی بھائیوں کو روز فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا عامل بنانے اور ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس (10) دن کے اندر اندر ذِمہ دار کو اِس کا رسالہ جمع کرانے، ہر تیس (30) دن میں تین (3) دن کے مدنی قافلے اور دیگر مدنی کاموں اور تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے ہمیں خود کو، ذِمّہ داران کو اور پُرانے اسلامی بھائیوں کو اِس کا پابند کرنا ضروری ہے۔

کاش! سیدی و مُرشِدی، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے یہ ارشاداتِ عالیہ ہمیشہ پیشِ نظر رہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ **دُوسروں کو تنظیمی اُصولوں کا پابند بنانے کے لئے خود با اُصول بننا ضروری ہے۔** ﴿۲﴾ **ترغیب دینے کے لئے سراپا ترغیب بن جایئے۔**

دیتا رہوں نیکی کی دعوت چاہتا ہوں اِستقامت
گُزرے یُوں ہی عمر ساری عطاری ہوں عطاری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے

مَنْقُول ہے کہ تقسیم کاری محض افراد میں کام تقسیم کرنے اور اُنہیں مصروف رکھنے کا نام نہیں بلکہ تقسیم کاری تو یہ ہے کہ **باصلاحیت و مُخلِص افراد سے اہم کام، بہترین مِعیار کے مُطابق کرائے جائیں**۔ یاد رہے کہ اَصل شے کا ہونا کچھ اور مطلوب کا ملنا کچھ اور ہے۔ ہمیں یہاں تقسیم کاری کے مطلوب کو سمجھنا بے حد ضروری ہوگا کیونکہ جب تک مطلوب پر نظر نہ ہوگی ہم اُس کے تقاضوں کو بھی نہ سمجھ سکیں گے۔ اِس بات کو ایک مِثال کے ذریعے سمجھئے۔

کپڑوں کے دھبّے

آپ نے اپنے کپڑے دھوبی کو دھونے کے لئے دیئے، اِن کپڑوں میں کئی جگہوں پر بڑے بڑے دھبّے نُمایاں نظر آرہے تھے۔ دھوبی کپڑے بہترین دُھلائی کے بعد پریس کر کے لے آیا۔ جونہی آپ نے پہننے کے لئے اُن کو کھولا تو وہی دھبّے نظر آئے یقیناً آپ اُس سے سُوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ میرا مطلوب صرف دھونا نہیں بلکہ دھبّوں کا صاف کروانا تھا۔ کپڑا تو دُھل گیا مگر دھبّے جُوں کے تُوں رہے یعنی **اَصل شے** تو مل گئی مگر **مطلوب** حاصل نہ ہوا۔

تقسیم کاری کا مدنی مقصد

اِسی طرح **تقسیم کاری کا مدنی مقصد** اسلامی بھائیوں کو شب و روز مصروف رکھنا ہی نہیں بلکہ اِن سے مدنی کاموں کی ترقی کا حُصُول مطلوب ہے۔ جن میں مدنی قافلے،

ہفتہ وار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقِ کار کے مُطابق ماہانہ جدول بنانا اور اِس پر عمل کرنا سرِ فہرست ہے۔ اگر آپ اِس طرح سے مدنی کاموں کی تَفْوِیْض (تف۔ویض) یعنی سِپُردگی کریں گے تو طویلُ المیعاد مدنی کاموں پر تفکّر (تَ۔فک۔کُر) یعنی سوچ وبچار اور اِس کی تکمیل کے لیے خوب قُوّت وہمّت بھی پائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تقسیم کاری کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقسیم کاری میں فوائد ہی فوائد اور برکات ہی برکات ہیں۔ اِس سے ماتحت اِسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت، نِعْمَ الْبَدَل (متبادل) کی تیاری، صدقۂ جاریہ کی برکت، نئے اور پرانے اسلامی بھائیوں سے رابطوں کی ترقی، تَفَکُّرْ فِی الدِّیْن کے لئے فُرصت ووقت کے ساتھ ساتھ مدنی کاموں کو اِنتہائی خوبصورتی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مگر اِن اُمُور کے حُصُول کے لئے آپ کا تقسیم کاری کے تقاضوں کا پورا کرنا ناگُزیر ہے۔

مدنی تربیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جن اسلامی بھائیوں میں مدنی کام تقسیم کریں، اِن کی لازِماً مدنی تربیت بھی فرمائیں، اِس کے لئے آپ کو وقت بھی دینا ہو گا۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ ''لوگوں کی تربیت پر ایک گھنٹہ خرچ کر کے آپ اپنے کئی گھنٹے بچا سکتے ہیں'' غیر تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کو مدنی کام سِپُرد کرنے کے سبب نہ

صرف مطلوبہ نتائج سے محرومی ہوگی بلکہ آپ کے رنج وغم میں بھی اِضافہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِس عمل سے آپ کو اپنے نگران کے سامنے بار بار شرمندہ ہونا پڑے لہٰذا اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو احسن طریقے سے سمجھاتے رہیں، اُن کی تربیّت فرماتے رہیں اِس سلسلے میں ہرگز سُستی نہ فرمائیں۔ یقیناً مسلمان کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے۔ اللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْن عَزَّوَجَلَّ پ۲۷ سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ ترجمۂ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

ہمارے اکابرین (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن) اپنے ماتحتوں کی تفہیم کس حکمت وتدبیر سے کیا کرتے تھے اس کی ایک حسین جھلک مُلاحظہ فرمائیے چنانچہ

تربیت کے مُشکبار مدنی پھول

امیرِ اہلسنّت، پیکرِ علم و حکمت، عالمِ شریعت، شیخِ طریقت، آفتابِ قادریت، ماہتابِ رضویت، عاملِ قرآن وسُنت، صاحبِ خوف وخشیت، عاشقِ اعلیٰحضرت، امیرِ ملت، مصنفِ فیضانِ سُنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سُنّت جلد 1 تخریج شدہ صفحہ 464 پر ذمّہ داران کو تربیت کے بے شمار مُشک بار مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرتِ سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز اطلاع ملی کہ سپہ سالار کے باورچی خانے کا یومیہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔ اس خبرِ وحشت اثر سے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت افسوس ہوا۔اُس کی اِصلاح کے لئے اِنفرادی کوشش کا ذِہن بنایا اور اُس کو اپنے یہاں مَدعُو فرمایا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باورچیوں کو حکم دیا کہ پُرتکلُّف کھانے کے ساتھ ہی **جَوشریف کا دَلیا** بھی تیار کیا جائے۔سِپَہ سالار جب دعوت پر حاضر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اِس قدر تاخیر فرما دی کہ سِپَہ سالار بھوک سے بے تاب ہو گیا۔بالآخر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے جَوشریف کا دَلیا منگوایا۔سِپَہ سالار چونکہ بہت بھوکا تھا اِس لئے اُس نے جوشریف کا دَلیا کھانا شروع کر دیا اور جب پُرتکلف کھانے آئے اُس وقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔دانا خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پرتکلُّف کھانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا،آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھایئے!سِپَہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور!میرا پیٹ تو دَلیا ہی سے بھر چُکا ہے۔امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،سُبْحٰنَ اللّٰہ !دَلیا بھی کتنا عُمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک درہم میں دس(10) آدمیوں کو سَیر کر دے !یہ کہہ کر نصیحت کے مدَنی پھول لُٹاتے ہوئے فرمایا!جب آپ دَلیا سے بھی گزارا کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار درہم اپنے کھانے پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟سِپَہ سالار صاحب خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خرچ کرنے والوں میں داخل نہ کیجئے۔اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صَرف کرتے ہیں وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے بھوکوں،حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔مُتَّقی خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفرادی کوشش نے سِپَہ سالار لشکر کے دِل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادَگی اپناؤں گا اور کم

خرچ سے کام چلاؤں گا۔ (مُغنی الواعظین، ص۲۸۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تربیت کا قرآنی نسخہ

تربیت کی اہمیت (اَہم۔ی۔یت) یعنی قدر و منزلت اور ضرورت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس کے آداب اِرشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۴ سُورۂ نَحل آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط

ترجمۂ کَنزُ الاِیمَان: اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور اُن سے اِس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! غیر تربیت یافتہ ذِمّہ دار اپنی نادانی، طبیعت کی تلخی کے سبب نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے ماتحتوں کو اپنی صُحبت سے نوازیں اور اپنے تجربات اُن میں منتقل کریں۔ یاد رہے! اِس سلسلے میں اپنے ذاتی فضائل و قربانیوں کا بیان رِیاکاری، عُجب و خود پسندی و خود بینی کے مُہلِک (مہ۔لِک) یعنی ہلاک کرنے والے مَرض میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ اِس لئے اَنسَب (اَن۔سب) یعنی زیادہ مُناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اپنا کوئی واقِعہ بیان

کرنا پڑ ہی جائے تو ''ایک مُبَلِّغ'' کہہ کر بتانا زیادہ مُفید ثابت ہوگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔

ماتحت اسلامی بھائیوں کی مَدَنی تربیت کے لئے پیکرِ علم و حِکمت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِلنشین و حِکمت بھرے مَدَنی تربیت سے مالا مال واقِعات سُنائیں تا کہ اسلامی بھائی سیکھیں کہ کسی بھی مَدَنی کام کو کس طرح پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اِس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعَہ کتاب ''تعارفِ امیرِ اہلسنّت'' سے بھی اِستِفادہ حاصل کریں[1] اور وقتاً فوقتاً اپنے نگران کی اجازت سے تربیتی اجتماعات کا اِنْعقاد بھی نہایت مفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

احساسِ ذمّہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی آپ کے جوش و جذبۂ ایمانی میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اوّلاً اِن کی صَلاحِیّت اور دُھن کو پیشِ نظر رکھئے کیونکہ نئے با صلاحیت و دُھنّی اسلامی بھائی عُموماً زیادہ بہتر مدنی نتائج دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ جن کو آپ مدنی کام سپُرد کر رہے ہیں، اِن کے اوقاتِ کار کو بھی ایک نظر دیکھ لیں کیونکہ کیسا ہی با صلاحیت اسلامی بھائی ہو جب تک وہ وقت نہیں دے گا ہم اُس کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور اگر وہ بھی آپ کی طرح کَثِیْرُ الْمَشَاغِلْ ہوئے تو پھر اَنجام کا اندازہ آپ خود ہی لگا سکتے ہیں۔

---

[1] فیوض و برکاتِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے نگرانِ شوریٰ کے تحریری بیان کا رسالہ ''فیضانِ مُرشِد'' کا مطالعہ اور کیسٹ بیانات ''فیضانِ مُرشِد، احسانِ مُرشِد، کامل مُرید'' وغیرہ کا سُننا بھی بے حد مُفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جب آپ ایسے اسلامی بھائیوں کو پانے میں کامیاب ہو جائیں، جو باصَلاحِیّت ودُھنّی اور وقت دینے والے ہوں تو اب آپ اِنفرادی کوشش، تربیتی اجتماعات اور مدنی مشوروں کے ذریعے مدنی تربیت کے مَرحَلے میں داخل ہو جائیں۔ سب سے پہلے اِن کے اندر ''**اِحساسِ ذِمّہ داری**'' کا جذبہ اُبھارنے کی سعی فرمائیں۔ اِنہیں یہ بات باوَر کرائیں کہ آپ ہماری نظر میں بااِعتماد ہیں۔ جو مدنی کام آپ کے سِپُرد کیا گیا ہے، اِس کی اَہمیت، اِس کے دُرست کر لینے کے فوائد اور کمزور یا غلَط ہو جانے کے نُقصانات نیز تنظیمی ذِمّہ داری کے اُخروی فوائد کا بیان بھی انتہائی مؤثر ثابت ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنے موقف کو مزید واضح اور پُر دلیل بنانے کے لئے تاریخِ اسلام کے واقعات، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی دِینی خدمات کا بیان، سننے والوں کے مدنی جذبات میں عِشق کی آگ بھڑکانے کا کام کرے گا، جس کے نتیجے میں آپ اُن کو مدنی سانچے میں ڈھال سکیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اِن باتوں کے مَوَاد کے لئے مکتبۃ المدینہ سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کیسیٹ بیان ''**راہِ تبلیغ کے پُرسوز واقِعات**'' اور وہ مدنی مذاکرے کہ جن میں خاص طور پر ذمہ داران کو مخاطب فرما کر آپ نے اہم اِرشادات سے نوازا ہے، اُن نِکات کو اپنی ڈائری میں محفوظ کر کے مدنی مشورے یا تربیتی اِجتماعات میں ذِمّہ داران تک اَحسن طریقے سے پہنچائیں۔ مدنی نتائج کا آپ خود ہی مشاہدہ کر لیں گے نیز ''**احساسِ ذمہ داری**'' اور ''**مدنی کاموں کی تقسیم**'' نامی کتب (جو کہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً

حاصل کی جاسکتی ہیں) سے بھی اِستِفادہ کرنا مُفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اِحساسِ ذمہ داری کی ایک مثال

اِحساسِ ذمہ داری کا جذبہ رکھنے والوں کے انداز ہی کُچھ اور ہوتے ہیں۔ مَثَلاً ایک اسلامی بھائی کی شام کو مکتب سے چُھٹّی ہوئی وہ جونہی نکلے اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر فون ریسیو کیا تو ایک ضروری پیغام تحریر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ اسلامی بھائی قلم یا پنسل ڈھونڈھتے رہے پھر قریب ہی سے کاربن پیپر لے کر ڈَسٹ بِن (Dust Bin) سے ردی کاغذ نکالا اور زمین سے تِنکا اُٹھا کر کاربن پر تحریر کیا جس کا اثر کاغذ پر آ گیا۔

یہ اسلامی بھائی چاہتے تو محض پیغام یاد کر لیتے مگر بُھول جانے کا اندیشہ تھا یا کل کسی سبب سے مکتب میں غیر حاضر ہونے کا اِمکان بھی پیشِ نظر تھا لہٰذا اِحساسِ ذمہ داری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذَہانت وصلاحیت کے ذریعے اپنی مدنی تحریک کے وسیع تر مَفاد کو سامنے رکھتے ہوئے اُنہوں نے یہ عمل کیا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احساسِ ذِمّہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن، غَیْظُ الْمُنَافِقِیْن، حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احساسِ ذِمّہ داری کو کون نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مبارکہ میں احساسِ ذمہ داری کے بے شمار و بے مثال واقعات موجود ہیں، جن میں سے ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر مدینہ مُنوّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ

شَرَفًا وَّتَعْظِیمًا) کی روشن وخوشبودار اور مشکبار وضیاء بار و پُر بہار گلیوں کا دورہ فرما کر اپنی رِعایا کی خبر گیری میں مصروف تھے اور ساتھ ہی اِس بات پر بھی غور فرما رہے تھے کہ اِیران کے مغربی صوبے ''اَہواز'' کو فتح کرنے کے لئے لشکرِ اِسلام کا سِپہ سالار کس کو منتخب کیا جائے۔ غور و فِکر کے بعد حضرت سَیِّدُنا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذِہن مبارک میں آیا۔ اِس کام کو کرنے کے لئے اِن کی صلاحیت و قابلیت کا سوچ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی۔ الغَرض حضرت سَیِّدُنا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلوبہ ہدف کامیابی سے پورا کیا اور مسلمانوں کو عظیم فَتح نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدُنا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعدِ فتح مجاہدین میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ نہایت قیمتی اور خوبصورت موتیوں کا ہار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرکاءِ لشکر سے مشورہ کیا کہ اگر آپ سب اِس بات کی اجازت دیں تو یہ موتیوں کا عمدہ ہار امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ تحفہ بھیج دُوں؟ سب نے بیک زَبان اقرار اور خوشی کا اِظہار کیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ہار کو صندوقچی میں ڈال کر اپنی قوم کے دو افراد کو روانہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن افراد کو امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ کیا اب ان کا واقعہ اِنہی کی زَبانی مُلاحِظہ فرمائیں۔

''قبیلہ اشجع'' کا وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں اور میرا غلام بصرہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر ہم نے سفر کے لئے دو سواریاں خریدیں، اِس کے لئے

اجازت اور سرمایہ ہمیں حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عنایت کیا تھا۔ہم نے زادِراہ اِن پر لادا اور مدینہ منورہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کیا تو وہ ایک جگہ اپنے عصاء پر ٹیک لگائے، مسلمانوں کو کھلائے جانے والے کھانے کی نگرانی فرمارہے تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام یرفاء کو فرمارہے تھے۔اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید گوشت رکھو۔اے یرفاء: ان لوگوں کے سامنے مزید روٹی رکھو۔اے یرفاء: ان لوگوں کے برتن میں مزید شوربا ڈالو، جب میں اِن کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: بیٹھو۔میں وہیں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔میرے سامنے کھانا رکھا گیا میں نے کھانا کھایا۔

جب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے یرفاء دسترخوان اُٹھا لو پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے تو میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ہولیا۔جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہوگئے تو میں نے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمالِ شفقت سے اِجازت عطا فرمادی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالوں کی بُنی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو ایسے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جو کھجور کے پتّوں سے بھرے ہوئے تھے۔اِن میں سے ایک تکیہ میری طرف بڑھادیا تو میں اُس پر بیٹھ گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پردہ لٹکا ہوا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردے کی طرف دیکھا اور اپنے بچوں کی امّی سے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ کُلثُوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہمیں کھانا دیجئے۔

میرے دل میں خیال آیا کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے کوئی خاص کھانا تیار کروایا ہوگا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں کی امّی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے تیل میں تلی ہوئی ایک روٹی جس پر سالن کی جگہ نمک رکھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کی۔پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ میں نے تعمیلِ حکم کے طور پر چند ایک لقمے لے لئے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کا انداز ایسا دِلرُبا تھا کہ میں نے کبھی کسی کو اِس عمدہ انداز میں کھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں پانی پلاؤ، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سَتّو کا ایک بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے مہمان کو پلاؤ۔میں نے پیالہ پکڑا اور تھوڑے سے سَتّو نوش کئے۔میں نے محسوس کیا کہ جو سَتّو میں نے اپنے لئے تیار کروائے ہیں وہ اِس سے کہیں بہتر اور عمدہ ہیں۔پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیالہ پکڑا اور سَتّو نوش فرمائے۔اور یہ دُعاء پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَاَشْبَعَنَاوَسَقَانَا وَاَرْوَانَا (ترجمہ) ''شکر ہے اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جس نے ہمیں کھلایا اور سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا''۔

اِس کے بعد میں نے عرض کیا: یَااَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْن! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک مکتوب لیکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہاں سے؟ میں نے عرض کیا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں سلمہ بن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے خط اور اُس

کے قاصد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔لشکرِ اسلام کے متعلق کچھ بتایئے۔میں نے عرض کی یا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنّا کے مُطابِق اللّٰہ تَعَالٰی نے اِسلامی لشکر کو فتح ونصرت سے ہمکِنار کیا۔میں نے جنگ میں پیش آنے والے واقِعات بالتّفصیل پیش کیے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیلات سُن کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہم پر بے اِنتہا اپنا فضل وکرم فرمایا! پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تُمہارا بصرہ سے گزر ہوا؟ میں نے عرض کی ہاں یا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پُوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ میں نے بتایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خیریت سے ہیں۔دریافت فرمایا: بازار میں اَشیاءِ صَرف کے نَرخ کیسے ہیں؟ عرض کی: چیزیں بہت سستی ہیں۔پوچھا گوشت کا کیا بھاؤ ہے؟ گوشت عَربوں کی مرغُوب غِذا ہے۔جب تک گوشت نا ملے تو اِنہیں تسلّی نہیں ہوتی۔میں نے بتایا گوشت تو وافر مِقدار میں دَستیاب ہے۔

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس صندوقچی کی طرف دیکھا جو میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔پُوچھا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ عرض کیا، جب ہمیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دُشمن پر غلبہ دیا تو ہم نے مالِ غنیمت جَمع کیا۔حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ہار دیکھا تو لشکر سے پوچھا: اگر یہ ہار تم میں تقسیم کر دیا جائے تو کسی کا کچھ نہ بنے گا۔اگر تم بخوشی مجھے اِجازت دے دو تو میں یہ ہار امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خِدمت میں بطورِ تحفہ بھیج دُوں۔سب نے کہا ہاں ضرور بھیجئے، ہم خوش ہیں۔یہ کہہ کر وہ صندوقچی میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دی۔جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے

دیکھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سُرخ، زرد اور سبز رنگ کے چمکتے ہوئے نگینوں پر پڑی تو غُصّے سے آگ بگولہ ہو گئے اور فرمایا: ابھی ابھی جا کر اِس ہار کو مُجاہِدین میں تقسیم کر دو اور سُنو! آئندہ کبھی بھی ایسا نہ کرنا۔ (کتب تاریخ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائیے! یہ ہے اِحساسِ ذِمّہ داری کہ اتنی بڑی سلطنت کی فرمانروائی، سارے مسلمانوں کی پیشوائی، مگر اِس کے باوجود بنفسِ نفیس مہمانوں کی خیر خواہی کی نگرانی، کھانے اور اُٹھنے بیٹھنے میں سادَگی، نئے آنے والے کی حوصلہ افزائی اور مُلاقات میں عاجزی و اِنکساری، سلطنتِ اسلامی کی بہتری و ترقّی کے لئے فکرمندی، لوگوں کے اَحوال سے آگاہی اور تحفہ ملنے پر خَفَگی (خ۔ف۔گی) یعنی ناراضگی۔

کاش! یہ حکایت ہمارے اندر احساسِ ذمہ داری کا جذبہ پیدا کر دے اور ہم بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی کاموں کو بہتر انداز میں کرنے والے بن جائیں۔

وقت کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اپنے اسلامی بھائیوں میں مدنی کام

کی اہمیت کا اِحساس پیدا کرنے کی سعی کریں تو اُس وقت یہ بات بہت اہم ہوگی کہ اِن میں **وقت کی اہمیت** کو اُجاگر کیا جائے تاکہ ہمارے سارے معاملات و معمولات بروقت ہوسکیں۔ اگر وقت کے ضائع ہونے کا اِحساس نہ ہوا تو تقسیم کاری، نعم البدل کی تیاری وغیرہ کی ساری کوششیں رائیگاں جاسکتی ہیں۔

افسوس ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو وقت کی اہمیت سے ناآشنا ہے اور اِس اہم ترین نعمت (وقت) کو فُضُولیات میں برباد کرتی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں **تندرستی اور فراغت**۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۰۵، الحدیث: ۵۱۵۵)

کسی نے کیا خُوب کہا ہے کہ ''سوتے ہوئے کو جگانا آسان مگر جاگے ہوئے کو جگانا مشکل ہے۔''

آپ نے بارہا مُلاحظہ کیا ہوگا کہ کئی لوگ اُٹھنے کے باوجود کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے، غسل خانے میں گھنٹوں نکال دیتے، کھانا کھاتے وقت بہت زیادہ وقت لیتے، کافی دیر آئینے کے حضور حاضری دیتے ہیں، کہیں چائے پینے بیٹھے تو فضول ولغو گفتگو مَثَلاً مُلکی وسیاسی حالات، میچوں پر تبصرے وغیرہ میں گھنٹوں وقت کا ضیاع کرتے ہیں۔ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو غِیبت، چُغلی، مَوسیقی، بَدگُمانی، دِل آزاری، تُہمت وبُہتان، مَخلوط تفریح گاہ وہوٹل، ٹی وی وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، کھیل کود کے غیر شرعی پروگرام دیکھ کر وقت جیسی **عظیم نعمت** کو برباد کرتے اور اپنی دُنیا وآخرت کا

نقصان اُٹھاتے ہیں۔لہٰذا ہمیں وقت کی قدر ومنزلت کے پیشِ نظر اِسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی و رِضا کے لئے اِستعمال کرنا چاہئے۔مگر آہ!

دِن لہو میں کھونا تُجھے، شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزّت)

ہمارے اَسلاف کے نزدیک وقت کی بہت اہمیّت تھی۔چنانچہ

صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عاجزی

رسولِ انور، شاہِ بحر و بر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلیل القدر صحابی حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں اُس دن بہت زیادہ شرمندہ ہوتا ہوں کہ جس دن کوئی نُمایاں کام سرانجام نہیں دے پاتا اور میرے عمل میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔(قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۱۶)

حیرت انگیز حادثہ

حضرت سَیِّدُنا ثعلب نَحْوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْقَوِی کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ آپ (رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ) جُمُعَہ کے دِن عصر کے بعد نکلے، ہاتھ میں ایک کتاب تھی، جسے راستے میں دیکھتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ ایک گھوڑا اِن سے ٹکرا گیا، جس کی وجہ سے گر پڑے، سر میں شدید چوٹ آئی اِسی حالت میں اِنہیں گھر لے جایا گیا اور دوسرے دن اِن کا اِنتقال ہوگیا۔(قیمۃ الزمن عند العلماء (ترجمہ وتلخیص)، ص۲۴)

روٹی کے بجائے کیک نماکھانا کھاتے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَلِیْل اپنے کھانے کا وقت بہت معمولی رکھتے، کیک نُما سادہ کھانے کو روٹی کی نسبت اِس لئے پسند فرماتے کہ روٹی کے چبانے میں زیادہ وقت صَرف ہوتا ہے۔(قیمۃ الزمن عند العلما (ترجمہ وتلخیص)،ص۳۲)

حضرت سَیِّدُنا مُحَدِّث ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فُضُولیات ولَغْوِیات میں وقت ضائع کرنے والوں کی صُحْبت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(قیمۃ الزمن عند العلما (ترجمہ وتلخیص)،ص۳۶)

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ میں نے صوفیاءِ کرام (رَحِمَہُمُ اللہ) کی صُحْبت اِختیار کی۔اُن کے دو جملوں سے بہت فائدہ حاصل کیا ایک یہ کہ ''اَلْوَقْتُ سَیْفٌ فَاِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَکَ یعنی وقت وہ تلوار ہے اگر تم اس سے نہ کاٹو گے تو یہ تمہیں کاٹے گا'' اور دوسرا جملہ ''نَفْسُکَ اِنْ شَغَلْتَهَا بِالْحَقِّ وَاِلَّا شَغَلَتْکَ بِالْبَاطِلِ یعنی اپنے نفس کو حق کے ساتھ مشغول کر، ورنہ وہ تُمہیں باطل کے ساتھ مشغول کردے گا۔(قیمۃ الزمن عند العلما (ترجمہ وتلخیص)،ص۱۵)

ہمارے عُلماءِ کرام وقت کی اہمیت کا اِحساس بیدار کرنے کے لئے سُوْرَۃُ الْعَصْر بیان کرتے ہیں چنانچہ پارہ ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اِس زمانہ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

''**خزائنُ العِرفان**''میں دوسری آیت کے تحت خلیفہ اعلیٰ حضرت مفسّر قرآن، صدرالافاضل مُفتی سید محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اِس کی عُمر جو اِس کا **رَأسُ المَال** ہے اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم گھٹ (کم ہو) رہی ہے۔(خزائنُ العِرفان، ص ۱۰۸۲)

اِمام فخرالدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی کا قول ہے کہ میں نے **سُوْرَۃُ العَصْر** کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا، جو بازار میں صدا لگا رہا تھا کہ رحم کرو اُس شخص پر کہ جس کا سرمایہ گُھلتا جارہا ہے، رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلتا جارہا ہے اُس کی یہ بات سن کر میں نے کہا: یہ ہے وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o کا مطلب، عمر کہ جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ بَرف کے گُھلنے کی طرح تیزی سے گُزر رہی ہے، اِس کو اگر ضائع کیا جائے یا غَلَطْ کاموں میں صَرْف کردیا جائے تو اِنسان کا خسارہ ہی **خسارہ** ہے۔(تفسیر الکبیر، ج ۱۱، ص ۲۷۸)

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور وقت کی قَدر

ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کو اِنتہائی کم وقت میں بہت بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور چار دانگِ عالَم میں آپ کی دِینی خِدْمات کا شُہرہ پھیل گیا۔ اِس کی وجوہات میں ایک نُمایاں وجہ وقت کی قدر بھی ہے۔

آپ (دامت برکاتہم العالیہ) نے اپنے شب و روز کو ایک مدنی مقصد کے حُصُول کے لئے بہترین انداز میں تقسیم کیا۔ نماز، اَذکار، اوراد و وظائف، بیانات، مُطَالَعہ، روزوں کا تَسَلسُل، نوافل کی کثرت، مدنی مشورے، مَدَنی مذاکرے، سَحَری،

اِفطار، مُریدین ومحبّین ومتعلقین اور علماء وصلَحاء سے مُلاقات، تحقیقی ودقیق مسائل میں مفتیانِ کرام کی معاونت ومشاورت، مکتوبات کے جوابات، مریضوں کی عیادت، اہلِ خانہ کی ضرورت، بچوں کی مدنی تربیت، تحریری کام، سونا، جاگنا، ذِمّہ داران کی اِصلاح کے لئے مختلف تحریرات، بازپُرس، دلجوئی، حَوصلہ افزائی، مُستقبل کے اہداف کا تفکُّر اور روزمرّہ زِندگی کے بے شمار معمولات کو مختلف اوقات میں تقسیم کرکے اس پر استقامت سے عمل آپ کا طُرّۂ امتیاز ہے۔

آپ کی دِینی وتنظیمی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہترین مثال (تادمِ تحریر) 66 ممالک میں ''دعوتِ اسلامی'' کا پیغام اور 35 سے زائد شعبوں کے قیام کے ساتھ ساتھ شہرۂ آفاق عظیم وضخیم تصنیف ''فیضانِ سنت''، بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ''نماز کے احکام''، ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' اور مختلف فقہی، قبر وآخرت، طب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر سینکڑوں بیانات اور مَدَنی مذاکرے اور ہزارہا صفحات پر مشتمل تحریری مواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

تُو فیضانِ رضا الیاس قادری
تُو ضیاء کی ضِیاء الیاس قادری

وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُنفرد، انمول، جگمگاتا رسالہ ''**انمول ہیرے**'' کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ضیاعِ اوقات کے چند اُمور

﴿۱﴾ بے جا ٹیلیفون (موبائل) کا اِستعمال

﴿۲﴾ لوگوں سے غیر ضروری میل جول

﴿۳﴾ فُضُول کلام کی عادتِ بَد

﴿٤﴾ اپنے روزمَرّہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا

﴿۵﴾ خلوت نشینی سے اِجتناب

﴿٦﴾ جلد بستر نہ چھوڑنے کا مَرَض

﴿۷﴾ ''پھر کبھی'' والا مزاج

﴿۸﴾ اپنی ذات میں تنظیم کی کمی

﴿۹﴾ اپنے جذبات پر قابو نہ ہونا

﴿۱۰﴾ گِرد و پیش کے ماحول اور لوگوں کی ذِہنی سَطح کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا

﴿۱۱﴾ ہر کام کو خود ہی کرنے کا جذبۂ بے جا

﴿۱۲﴾ کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تَجرِبات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر چیز کا خود تجربہ کرنا

﴿۱۳﴾ مقبول بننے کا شوقِ بے جا

﴿۱٤﴾ طے شدہ وقت پر کام ختم نہ کرنا

﴿۱۵﴾ زیرِ دباؤ رہنا

﴿۱٦﴾ خواہ مخواہ پریشان رہنا

﴿۱۷﴾ وقت کی کمی کا رونا روتے رہنا وغیرہ۔

سُستی اور غَفلت (تساہل)

مدنی کاموں کی تقسیم کے بہترین اور عمدہ نتائج کے حصول میں ایک بڑی رُکاوٹ تساہل (تَ۔سا۔ہل) یعنی سُستی وغفلت بھی ہے۔ یاد رکھئے! تساہل ایک مُوذِی (مُو۔ذی) یعنی تکلیف پہنچانے والا مرض ہے جس کا اپنی ذات سے دُور کرنا بے حد ضروری ہے۔ اِس مرض سے غیر ذمہ داری کے جراثیم پرورش پاتے ہیں، جس کے سبب سخت تنظیمی نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

آپ ہی ذمّہ دار ہیں

ایک شخص کو گھر کی نگہداشت کی ذِمّہ داری دی گئی، وہ رات کو چولھا جلتا چھوڑ کر سو گیا۔ رات آگ نے پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اب اگر وہ کہہ دے کہ میں کیا کرتا میں تو سویا ہوا تھا، مجھے کیا معلوم آگ کس طرح لگ گئی۔ یقیناً اِس کا یہ عُذر قبول نہیں کیا جائیگا بلکہ اِس کو یہ بات باور کرائی جائیگی کہ آپ پہلے آگ بجھاتے پھر سوتے۔ کاش! غفلت وسُستی سے چُھٹکارا نصیب ہو جائے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡعِجۡزِ وَالۡکَسَل. ترجمہ:** اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں کمزوری وسُستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تَوَازُن (تَ۔وا۔زُن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات قابلِ غور ہے کہ **مدنی کام اور تنظیمی اِختیارات میں توازن** کا ہونا ناگُزیر ہے۔ عدمِ تَوازُن کے باعِث آپ کا ماتحت عدمِ اعتماد، جلد تھکن، **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بددِیانتی اور پھر زبردست ناکامی کا نمونہ بن سکتا ہے

لہٰذا حسبِ ضرورت وسائل و اِختیارات کا ہونا بہت اہم عمل ہے۔ اِس کے لئے آپ کا مناسب وقفے، نرمی و شفقت، تدبیر و حکمت سے مدنی انداز میں پُوچھ گچھ انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

حَوصلہ اَفزائی

جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کریں، وقتاً فوقتاً اِن کی حوصلہ افزائی کو اپنی عادت بنائیں۔ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے اِسی **اندازِ دلنشین کی برکت** ہے کہ آج ہمیں ہر طرف **''دعوتِ اسلامی''** سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے کے تحت مصروفِ عمل نظر آرہے ہیں۔

ایک مرتبہ بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار نے اپنی مدنی تحریک کے مفاد میں **بہترین کام** سرانجام دیا تو میرے شیخِ طریقت، پیکرِ علم و حکمت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نا صرف خود اُن کی فون پر حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ بعض ذِمّہ داران کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ اس عمل سے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ مدنی کاموں کی رفتار میں بھی مزید اضافہ ہوگیا۔

اِعْتِمَاد

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے مدنی کام سپُرد کیا ہے۔ اُن پر اِس طرح اعتماد فرمائیں کہ آپ کے ماتحت کو بھی اِس بات کا بخوبی اندازہ ہو نیز اُنہیں باہمی مشاورت سے فیصلہ کرنے کے بھی مواقع دیں۔ بار بار کی مُداخلت، تقسیم کاری

میں **نقصان کا باعث** بن سکتی ہے اور اِس معاملے میں اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ اُن کی رائے سے قبل اپنی رائے یا فیصلے کا اعلان نہ فرمائیں۔ اِس صورت میں آپ اپنے اسلامی بھائیوں کی رائے سے محروم اور اُن کا اعتماد بھی مجروح کر سکتے ہیں۔

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اِس معاملے میں انتہائی کامل و اکمل پایا ہے۔ شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ کئی مدنی مشوروں میں شرکت کی سعادت پائی تو یہ بات بخوبی دیکھی کہ آپ کسی موضوع کو بیان فرما کر سب سے پہلے اِسلامی بھائیوں کی رائے معلوم کرنے کی کوشش فرماتے اور پھر اُن کے مشوروں کے مثبت و مَنفی پہلوؤں پر سَیر حاصِل کلام کرتے پھر عِنْدَ الضَّرورت اپنا عِنْدِیہ بیان فرماتے ہیں۔ اِس طرح ہر اسلامی بھائی کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ مدنی کام ہمارے مشورے سے شروع ہوا ہے اور یوں اِعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

آپکا تعاون

جو مدنی کام آپ نے سِپُرد کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ اسلامی بھائیوں کو اِس معاملے میں آپ کی ابتداءً بہت زیادہ مُشاورت کی حاجت رہے، لہٰذا اگر آپ نے وقت نہ دیا تو ممکن ہے کہ وہ دل بُرداشتہ ہو جائیں یا کوئی بہت بڑی غَلَطی کر بیٹھیں۔ اِس لئے آپ کو کئی بڑی پریشانیوں سے بچنے کے لئے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو **بآسانی دَستیاب** ہونا پڑیگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں شُورٰی و کابینات و مجالس کے ابتدائی ایّام یاد ہیں۔ جن میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی گُوناگُوں (گُو۔نا۔گُوں)

مصروفیات کو ترک کر کے ہمیں مسلسل مدنی مشوروں سے نوازا۔ رات دن آپ نے اپنے تجربات اور مشوروں کو منتقل کرنے میں صرف کر دیئے اور آج بھی اہم ترین اُمُور میں آپ کی دستیابی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْس (یعنی سورج سے زیادہ روشن) ہے۔ یقیناً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تقسیم کاری اور اُس کے تقاضوں کو سمجھنے اور پورا کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے عطّار ہیں ایسا نہیں کوئی

تَجْرِبَہ بھی ہوجاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ضروری نہیں کہ ابتداءً ہی آپ کو آپ کے معیار کے اسلامی بھائی مل جائیں، آپ کی نرمی، محبت وشفقت و مدنی تربیت اور اُن کی اِطاعت وصلاحیت ودُھن ایک نہ ایک دِن انہیں نہ صرف تجربہ کار بلکہ معیار کی طرف بھی لے آئے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آسان وضاحت

مدنی کاموں کی تقسیم کا انداز اِس قدر واضح اور آسان ہو کہ آپ کے اسلامی بھائیوں کو اِن اُمُور کی اَنجام دہی کے لئے بار بار آپکی بارگاہ میں حاضری نہ دینی پڑے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو آپ پہلے ہی کی طرح مصروف اور آہستہ آہستہ اِس کام میں اِس قدر شامل ہو جائیں گے کہ بلا واسِطہ وہ کام آپ ہی کے سر آجائیں گے۔ لہٰذا نہایت ہی واضح، آسان ومؤثر انداز میں مدنی کام تقسیم کریں۔

آپ جن اسلامی بھائیوں کو جس شعبے کی ذمہ داری سپُرد کررہے ہیں، اُن کی اُس شعبے سے متعلق کیا معلومات ہیں، کیا تربیت ہے، اِسے کنفرم کریں کیونکہ اگر آپ یہ خیال کریں کہ اس کام کے حوالے سے آپ کی اور اُن کی ذہنی سطح برابر ہے تو یہ شاید غلَط فہمی ہوگی۔ آپ کو اُن کی تفہیم کے لئے ابتدائی نکتے سے مدنی تربیت کا آغاز کرنا ہوگا نیز جو مدنی نتائج مطلوب ہیں، اُن کی واضح لفظوں میں وضاحت فرمائیں مثلاً اہداف اور اِس کی مدّتِ تکمیل، طریقِ کار و اختیارات اور کن کن مدنی کاموں کا کب کب کرنا ضروری ہے اور اِس کی کارکردگی ماتحتوں سے لینے اور نگران کو پیش کرنے کا طریقِ کار کیا ہوگا؟ پھر اِن کی زبانی اِن تمام باتوں کو سُن بھی لیں تاکہ جو کچھ کمی ہو وہ ہاتھوں ہاتھ پوری ہو سکے۔

فوائد کے بجائے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مدنی کاموں کو تقسیم کرنے میں فوائد ہی فوائد ہیں لیکن بعض اُمُور ایسے بھی ہیں جن کا اِرتِکاب فوائد کے بجائے نقصانات کی طرف دھکیل سکتا ہے مَثَلاً

(۱) کسی کو اُس کی طاقت و ہمّت سے زیادہ کام دینا۔

(۲) مدنی مشوروں کا نہ ہونا یا عرصہ دراز کے بعد ہونے کے نتیجے میں پُوچھ گچھ کے نظام کا کمزور ہونا۔

(۳) اپنے اسلامی بھائی پر بے جا تنقید، نکتہ چینی اور دِل آزاری کرنے والا رَوّیہ اِختیار کرنا۔

(۴) اہداف، اِس کی مُدّتِ تکمیل اور صلاحیتوں کو مدِّ نظر رکھے بغیر تقسیم کاری کرنا۔

(۵) اپنے مدنی مشوروں میں کسی ذمہ دار کی غَلَطی کو ہدف بنا کر بار بار اُس کو شرمندہ کرنا۔

(۶) پُوچھ گچھ اور مدنی تربیت جیسے اہم مدنی کام کو کسی غیر تربیت یافتہ کے ہاتھ میں دے دینا۔

(۷) اپنے ماتحت ذِمّہ دار سے اِنْفِرادی یا اجتماعی مُلاقات میں بَد اَخلاقی کا مُظاہرہ کرنا۔

تقسیم کاری کی مضبوطی کا بہترین ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بداَخلاقی تقسیم کاری کے **عملِ خیر** کو **شدید نقصان** پہنچاتی ہے۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ دینِ اسلام کے عروج وترقی اور ترویج واشاعت میں حُسنِ اَخلاق کی بہاریں شامل ہیں۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی، شبِ اسرٰی کے دُولھا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ایسا شفقت ومحبت بھرا مبارک رَویہ تھا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نہایت چاہت واُلفت ورغبت کے ساتھ آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سونپے ہوئے کام بڑھ چڑھ کر بہتر سے بہتر انداز میں کرگزرنے کے لئے ہروقت بیقرار رہتے۔ لہٰذا حُسنِ اَخلاق کا اِختیار کرنا، تقسیم کاری کے عمل کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اِس کی اہمیت کے پیشِ نظر ثواب کی نیت سے چند آیات وروایات وحِکایات پیشِ خدمت ہیں۔

سَرکارِ والا تبار، شَہَنْشاہِ اَبْرار، مَکّے مدینے کے سَردار بَعطائے پروردگارِ دوعالَم

کے مَالِک ومُخْتَار عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے قرآنِ پاک پارہ ۲۹ سُوْرَۃُ قَلَمْ آیت نمبر ٤ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍO ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے

اس آیتِ مبارکہ کے تحت ''**خزائن العرفان**'' میں ہے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا ''**سَیِّدِ دو عَالَمْ، نُوْرِ مُجَسّم، سَرَاپَا جُود و کَرم** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا خُلُق قرآن ہے۔**''

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت)

اِس قدر اعلٰی ترین اَخلاق کے مالک ہونے کے باوجود سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے۔ **اَللّٰھُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَأَحْسِنْ خُلُقِیْ**

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے میری صُورت تو اچھی بنائی ہے میرے اَخلاق بھی اچھے کردے۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث ۳۸۲۳، ج ۲، ص ٦٦)

مقصدِ بِعْثَت

رَحْمَتِ عَالَمْ، نُورِ مُجَسّم، رَسُولِ مُکَرّم، سَراپَا جُود و کَرم

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مَکَارِمِ اَخلاق ومحاسنِ اَفْعال کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط،الحدیث ٦٨٩٥،ج٥،ص١٥٣)

نیکی حُسنِ اخلاق کا نام ھے

رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ یعنی نیکی، حُسنِ اَخلاق کا نام ہے۔

(صحیح مسلم،کتاب البر والصلۃ والادب،باب تفسیر البر والاثم،الحدیث ٢٥٥٣،ص١٣٨٢)

اخلاقِ حسنہ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں اپنے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن اَخلاقِ حسنہ کا بیان فرماتا ہے کہ جن کی بدولت خصوصیت کے ساتھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب رہنا اور اِرشاداتِ عالیہ پر عمل کرنا پسند کرتے تھے چنانچہ پارہ ٤ سُوْرَۃُ اٰلِ عمران آیت نمبر ١٥٩ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔

اس آیتِ کریمہ سے اندازہ لگائیے کہ اگر ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بدسُلُوکی و بداَخلاقی، بات بات پر ان کی تَضْحِیک وتذلیل کریں، مشورہ لیں اور نہ ہی حوصلہ افزائی کریں تو ماتحت اسلامی بھائی کس طرح مدنی کاموں کو دُھن کے ساتھ کر سکے گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدِدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، عاشقِ ماہِ نبوت، باعثِ خیر و برکت الحاج، الحافظ، القاری، الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''حدائقِ بخشش'' شریف میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

دُشمنوں کی آنکھ میں بھی پُھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

ہَلکی پُھلکی عبادت

رحمت والے آقا، مکے مدینے والے مصطفیٰ، سب کے حاجت روا و مُشکل کُشا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلکُشا ہے: ''کیا میں تُمہیں آسان ترین اور جِسم کے لئے ہلکی پھلکی عِبادت نہ بتاؤں؟ وہ ہے ''خاموشی اور حُسنِ خُلق۔''

(الصمت لابن ابی دنیا، الحدیث ۲۷، ج ۷، ص ۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

ایک روایت میں یوں ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بندوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا ''جو اَخلاق میں سب سے اچھے ہوں''۔

(صحیح ابن حبان، الحدیث ۴۸۶، ج ۱، ص ۳۵۲)

دُعائے مُصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رحمتِ عالم، نبیِّ مکرّم، حبیبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یہ دُعا فرمایا کرتے۔ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مُنافَرت (لوگوں سے نفرت کرنا)، مُنافقت سے اور بُرے اخلاق سے۔''

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، الحدیث ۱۵۴۶، ج۲، ص ۱۳۰)

ساری بھلائیاں اور ساری بُرائیاں

اِن آیات و احادیث کی وضاحت سے اندازہ لگائیے کہ ساری کی ساری بھلائیاں حُسنِ اخلاق میں اور ساری کی ساری بُرائیاں بداَخْلاقی میں پوشیدہ ہیں۔ جس طرح حُسنِ اَخْلاق کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی اور عزت ملتی ہے اِسی طرح بد اَخْلاقی لوگوں کی نظر سے گراتی اور بے عزّت کراتی ہے۔ اب جو (نادان) ذمہ دار ماتحت کی نظروں میں گر جائے تو وہ بھلا کِس طرح تقسیم کاری کے بھرپور مدنی نتائج حاصل کر سکے گا۔ لہٰذا نگران و ذمہ دار کو ہر اُس عادت سے اِجتناب کرنا چاہیئے کہ جس سے اُس کے ماتحت اسلامی بھائیوں میں مُنافَرت (مُ۔نا۔فَ۔رَت) یعنی نفرت پھیلے اور وہ دُور بھاگیں یا اُس کی بات محض منصب اور دُنیوی اَغْراض و مقاصِد کے حُصُول کے لئے مانیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہم ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی کاموں کی رُوحانی برکات سے محروم اور اِستقامت کھو سکتے ہیں۔

اے کاش! ہمیں فرائض و واجبات و سُنَن و مُستحبات کے ساتھ ساتھ حُسنِ اخلاق کی برکات اور زبان کا زبردست قُفلِ مدینہ نصیب ہو جائے۔ ہم سنجیدہ اور

باوقار بن کر اسلامی بھائیوں میں مدنی کاموں کی تقسیم اور اِس کے تقاضوں کو بجالائیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقیوں کی وہ مدنی بہاریں دیکھنا نصیب ہوں گی کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رَفتار کا، گُفتار کا، کِردار کا دے دے
ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفلِ مدینہ (عَزَّوَجَلَّ)

(ارمُغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

تقسیم کاری کا عمل حُسنِ اَخلاق کے بِغیر کامل نہ ہوگا

تقسیم کاری کے عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ جِسے مدنی کام سپرد کیا جارہا ہے اُس کو نہ صرف اُس مدنی کام بلکہ اُس تقسیم کرنے والے سے بھی پیار اور محبت ہو اور یقیناً یہ حُسنِ اخلاق کے بِغیر ممکن نہیں۔ آہ! کاش! ایسا کرم ہو کہ ہمیں خُلقِ عظیم سے حصّہ نصیب ہوجائے۔

ترا خُلق سب سے اعلیٰ ترا حُسن سب سے پیارا
فِدا تجھ پہ سب زمانہ مدنی مدینے والے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

اے حبیبِ ربِّ باری ہے گُنہ کا بوجھ بھاری
تُمہیں حشر میں چُھڑانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

میں اگرچہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہرِ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شفاء ہے
اے طبیب! جلد آنا مدنی مدینے والے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

میری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

تِری سُنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

یہ کرم بڑا کرم ہے تِرے ہاتھ میں بھرم ہے
سرِ حشر بخشوانا مدنی مدینے والے (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(مُغیلانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُلَند حوصلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ میں یہ حوصلہ ہونا چاہئے کہ آپ کا ماتحت اگر کوئی غَلَطی کر بیٹھے تو اُسے نظر انداز کر دیں یا پھر اُس پر ڈالنے کے بجائے اپنے اوپر لے لیں۔ اگر اپنے اندر اِس طرح کا حوصلہ پیدا کیا تو آپ دیکھیں گے کہ آپ ہر دِلعزیز بن جائینگے اور ماتحت اسلامی بھائی خود اعتمادی پا کر از خود اَغْلاط سے احتراز کرنے لگیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا یہ اِرشاد اپنی گِرہ سے باندھ لیجئے ''جو کار سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادِثہ پیش آتا ہے۔ جو گھوڑا دوڑتا ہے وہی گِرتا ہے''، ''اِسی طرح جو کام کرتا ہے وُہی غَلَطی کرتا ہے۔'' آپ شفقت بھرا نرم انداز ہی رکھئے۔

بقاء کے انمول موتی

اگر آپ واقعی اسلامی بھائیوں سے مدنی فوائد حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ اُن کی صلاحیتوں کا جائزہ اور مدنی مرکز کے سُنہری اُصولوں کے مطابق اُن کی مدنی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو اپنی شخصیت کے خول سے باہر نکل کر مدنی کاموں کی غَرض وغایت کے پیشِ نظر اُن کے ساتھ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے جدول کے مُطابق وقت گزاریں۔ اُن سے تنظیمی اُمُور پر سُوالات کریں اور اُن کے مسائل سُنیں، اگرچہ اِس عمل میں انتہائی نَفس کُشی اور مَشَقَّت بھی ہے لیکن موتی بھی اُسی غَوطہ خُور کو ملتے ہیں جو سَمُندر کی تہہ میں جاتا ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اِقْتِباس (اِق۔تِ۔باس) پیشِ خدمت ہے۔

فرماتے ہیں ''نایاب موتی غَوّاص (غَو۔واص) یعنی غوطہ خور ہی کو ملتے ہیں، سطحِ آب پر اُبھرتے ہوئے تُمائشی بُلبُلوں کے صِرف نظّارے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، آپ گہرائی میں جائینگے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بقاء کے انمول موتی بھی پائیں گے۔ (از مکتوب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اپنے ذِمّے بھی کام رکھنے ہوتے ہیں

میرے وہ اسلامی بھائی! جن کے ذِمّے شوریٰ و کابینات کی رُکنیت کی اہم ذمہ داری ہے، اِس بات کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ آپ جو مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور اِس کے لئے کوئی مُناسب اِسلامی بھائی نظر بھی نہیں آرہا تو اِس کو فی الحال اپنے ذِمّے ہی رکھیں۔ کیونکہ اگر وکیل کو ڈاکٹری سونپ دیں تو نتیجہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں لہٰذا

صرف اپنا بوجھ کم کر کے دوسروں کے کاندھے پر وزن ڈال دینے کا نام تقسیم کاری نہیں بلکہ یہ تو ایک **مطلوب کا حُصُول** ہے۔

مدنی اُصُولوں کی مُحافظت

مدنی تحریک کے مَدَنی اُصُولوں کی مُحافظت آپ ہی کی ذِمّہ داری ہے۔ ہر ایک کو تبدیلی کا اِختیار نہیں دیا جاسکتا۔ **اُصُول وضَوابِط کی پاسداری** کسی بھی تحریک یا اِدارے کے لئے انتہائی اَہمیت کی حامِل ہوتی ہے لہٰذا اِس کی محافظت بھی اِنتہائی اہم ہے۔ اُصُول سے متعلق امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ایک مکتوب کا اِقتباس (اق۔تِ۔باس) پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں ''دعوتِ اسلامی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے میدانِ عمل میں آئی ہے اور رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے قِلّت وکَثرت کی کوئی حیثیت نہیں۔ زَہے قِسمت! اِخلاص واَخلاق اور صلاح وتَقْوٰی کی دُرُستی مُیسر آجائے یہی نور اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مایوسیوں کی تاریکیوں اور وَحشتوں کی اندھیریوں کا جگر چاک اور مُخالِفت کے کوہِ مِحَن (یعنی غم کے پہاڑ) کو پاش پاش کر کے رکھ دے گا۔ کاش! ہماری نظر ''اَسباب'' کے بجائے خالقِ اَسباب پر جمی رہے۔ **اُصُولوں** پر جمار ہنا اور اپنے ضمیر کا سودا نہ کرنا ہی ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا وتیرہ (شیوہ) رہا ہے۔''

(از مکتوبِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

جن اسلامی بھائیوں کو آپ نے براہِ راست مدنی کام تقسیم کئے ہیں اُن کے حوصلے بلند رکھنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ اِس کام کو کسی اسلامی بھائی کے سپُرد نہ کریں۔

اَہَمُ اُمُور

ہمیں ہمارا مدنی مرکز بعض ایسے اہم وحُسّاس مدنی کام سِپُرد کرتا ہے کہ وہ ہمی کو کرنا مُناسِب ہوتے ہیں۔ اِن اَہم ترین مُعاملات کو تفویض (سِپُرد) کرنے سے نہ صرف مدنی مرکز کا اعتماد مجروح بلکہ ''دعوتِ اسلامی'' کو بھی نا قابلِ تلافی نُقصان کا اندیشہ ہے۔ بالخصوص ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے براہِ راست ملنے والے مُبارک کام کو تو اِنتہائی سعادت مندی تصَوّر کرتے ہوئے، اُن کی تُوقعات سے بڑھ کر اور بہتر انداز سے کر کے اُن کے دریافت کرنے سے قبل ہی اگر ممکن ہو تو کارکردگی بنفسِ نفیس حاضر ہو کر پیش کرنا، دُنیا وآخرت کی کامرانیاں سمیٹنے کے مترادف ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق نصیب کرے اور اگر تفویض کئے ہوئے کام میں دُشواری پیش آئے تو فوراً سے پیش تر حاضری دے کر اُس کے حل کی صورت نکالیں ورنہ اگر خدانخواستہ مدنی کام نہ ہوا یا تاخیر کا شکار ہوا تو کہیں بربادی ہمارا مقدر نہ بن جائے۔ آہ!

سدا پیرو مُرشِد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)

(وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَہم ذِمّہ داریاں

آپ کی اہم ذِمّہ داری کی وجہ سے جن اسلامی بھائیوں کا براہِ راست آپ سے تعلق ہے، اُن کی فرداً فرداً کارکردگی لینا، براہِ راست مُعاونت کرنا اور اُن کے سِپُرد

کئے گئے مدنی کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یاد دِہانی اور مُناسب وقفے سے پوچھ گچھ (Follow up) کرنا، آپ کی اہم ذمہ داری ہے، اِس کا تفویض کرنا بھی کسی صورت مناسب نہیں۔

حَوصلہ شکنی کی نُحُوسَت

کسی ماہرِ نفسیات کا کہنا ہے کہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو نہایت شاندار کام سرانجام دے سکتا تھا لیکن وہ زندگی بھر کوئی نمایاں کام محض اِس وجہ سے نہ کرسکا کہ جب وہ بچہ تھا تو بار بار اُس کی حوصلہ شکنی کی جاتی اور اُسے بے وُقوف ہو، اَحمق ہو، کی آوازوں سے واسِطہ پڑتا رہتا تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ جب کوئی اہم کام اُسے ملتا تو اُس کی کمزوری کی تصویر اُس کے ذِہن کے پردے پر کھِنچ جاتی اور یوں وہ محسوس کرتا کہ وہ اِس کی اہلیت وقابلیت نہیں رکھتا۔ اِس طرح **حوصلہ شکنی کی نُحُوست** کے سبب وہ اپنی زندگی میں کوئی نُمایاں کام نہ کرسکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نادان ذِمّہ داران جو اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ اِس طرح نہ صرف اِسلامی بھائیوں کی صلاحیتیں ضائع ہوتیں بلکہ تقسیم کاری کا عمل بھی بے حد متاثر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی اسلامی بھائی کی **خود اِعتمادی کا چراغ بُجھ** جائیگا تو وہ کس طرح آپ کے سپُرد کئے ہوئے مدنی کاموں کو بَحُسن وخُوبی بروقت سرانجام دے سکے گا۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی اس طرح کریں کہ وہ خود اِعتمادی پا کر آپ کے دیئے ہوئے مَدَنی کاموں کو **خُوب عُمدگی** سے بجالاسکیں۔

خُود اعتمادی کی فضا

ساحلِ سَمُندر پر ایک جھونپڑا واقع تھا اور غُروبِ آفتاب کا وقت تھا۔ غروب ہوتے ہوئے سُورج نے اندھیرے میں ڈوبتی ہوئی دُنیا سے پوچھا ''ہے کوئی میری جگہ لے سکے؟'' اِس سنّاٹے میں جھونپڑی کے اندر جلتے ہوئے چراغ نے کہا ''ہاں میں کوشش کرونگا۔''

یادرہے! اگر آپ واقِعی اسلامی بھائیوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھانا اور اُن کے اندر خُود اِعتمادی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی شخصیت کو اُجاگر کرنے اور پوشیدہ صلاحیتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اِس سلسلے میں اِن کی عَدَم موجودگی میں بھی اِن کی جائز تعریف کریں۔ کامیاب نگران اپنی نُمایاں کارکردگی کا سہرا اپنے ماتحت کے سر باندھتا ہے۔

میرے عظیم قائد، رہنما، رہبر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا وَتیرہ (وَ۔تی۔رَہ) یعنی شیوہ ہے کہ آپ اِسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں کوئی اسلامی بھائی کیسی ہی پریشانی لئے حاضر ہو، آپ چند کلماتِ حکیمانہ کے ذریعے اُس کو خُود اِعتمادی کا پہاڑ بنادیتے ہیں۔ آپ کا یہ جُملہ بارہا سُنا ہے کہ ''آپ سمجھدار ہیں، آپ خود کرلیں گے'' بعض اوقات فرماتے ہیں ''آپ خود کرلیں اگر نہ ہو تو میں حاضر ہوں'' اسطرح سُننے والے کو حوصلہ ملتا اور جب یہ محسوس کرتا ہے کہ میرے بڑوں کو مجھ پر اِعتماد ہے تو وہ اُس مدنی کام کو بہتر انداز پر کرنے کے لئے جان لڑادیتا ہے۔

ایسا بھی ہوا کہ کوئی اسلامی بھائی مَدَنی کام کی اَنجام دَہی میں غَلَطی کر گیا۔ لیکن میرے آقا، شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں بھی حوصلہ اَفزائی کی ایسی

مثالیں قائم فرمائیں کہ ان مَناظِر کو دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔آپ بارہا فرماتے ہیں ''جو گاڑی سڑک پر چلتی ہے اُسی کو حادِثہ پیش آتا ہے''۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلاحیتوں کے مُطابِق تقسیم

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے کام کرنے کا انداز یقیناً کامِل و اَکمل تھا۔آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے دیئے ہوئے اُصُولوں پر عمل آج بھی جاری ہے،آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ''کسی ایسے شخص کو کوئی ایسا کام سِپُرد نہ کیا جائے کہ جس کے کرنے کی اُسے رَغبت نہ ہو اور جس کے بارے میں وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو (سِوائے مجبوری کے) تاکہ کارکردگی بہتر ہو۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقسیم کاری کے عمل کو بہتر بنانے اور اِس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ایک اور اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ صلاحیتوں کے مُطابِق تقسیم کی جائے۔یعنی اسلامی بھائیوں کی دِلچسپی،تَجْربات اور قابلیت کے مُطابِق انہیں مَدَنی کام سِپُرد کیا جائے۔تاکہ مدنی نتائج کی بہتری کے ساتھ ساتھ اُس کی تنظیمی صلاحیتوں کو بھی مدنی نکھار نصیب ہو۔

نہر کا بہاؤ

ایک نہر تیزی سے بہتے ہوئے قُرب وجوار کی بستیوں میں تباہی مچا رہی تھی۔ بستی والوں کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ اگر بہاؤ کا یہی حال رہا تو سب برباد ہو جائیں گے۔اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بستی میں تین گروہ ہوگئے۔پہلے گروہ نے اپنی تمام تر قوت اور اسباب پانی کے بہاؤ کو روکنے میں صرف کر دیئے مگر کامیابی حاصل نہ ہوسکی

کیونکہ یہ پانی کو ایک جگہ سے روکتے تو وہ دوسری طرف سے بہہ نکلتا، پریشر کے سبب مزید تباہی بڑھتی۔ دوسرے گروہ نے یہ طے کیا کہ اس کا سرچشمہ (منبع) تلاش کیا جائے تاکہ اُسے بند کرنے سے اِس نہر کا زور کم ہو اور نُقصان سے محفوظ رہا جاسکے۔ سرچشمہ تو مل گیا مگر ایک سوتا (نکاس) بند کیا جاتا تو دُوسرے سوتے (یعنی نکاس) سے پانی خارج ہونے لگتا اور یوں نہر کی تباہ کاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ تیسرے گروہ کا مَدَنی ذِہن بنا ہوا تھا، اُس نے دونوں گروہوں سے عبرت حاصل کی، نہر کو روکنے کی کوشش کی نہ سوتے بند کئے بلکہ انہوں نے اُس نہر کے بہاؤ کو حسبِ منشاء راہ پر لگا کر اُس کا رُخ بنجر زمینوں اور قابلِ زراعت کھیتوں کی جانب پھیر دیا اور جگہ جگہ ضرورت کے لئے پانی کے تالاب بنا دیئے نتیجہ یہ نکلا کہ ساری زمین سبزہ زار بنی اور ہر طرف **ہریالی ہی ہریالی** آ گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہمیں بھی اسلامی بھائیوں کو اُن کی قابلیت واہلیّت اور دِلچسپی کے بہاؤ کو دیکھتے ہوئے تدَبُّر اور حِکمت کے ساتھ مَدَنی کام سِپُرد کرنے چاہئیں۔ چنانچہ منقول ہے: ''لِکُلِّ فَنٍّ رجالٌ یعنی ہر فن کے مرد ہوتے ہیں۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ۱۹ حروف کی نسبت سے ۱۹ مَدَنی پھول

(۱) **مُشکلات** اِنسان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں۔

(۲) مسائل میں اُلجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے **حل** کے لئے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کیجئے۔

(۳) **وقت** ایک نِعمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر، برابر دی گئی ہے۔

(۴) **بڑا آدمی** وہ ہے جو اپنا سارا وقت ضروری کاموں میں صرف کرے۔

(۵) کوشش ہماری مَتاع (سرمایہ) ہے۔

(۶) ہمّت ہارنا اپنی ڈِکشنری سے نکال دیں۔ (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

(۷) مُشکل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے چیلنجز کو قبول کریں۔

(۸) یکسوئی کے تصوّر کو سمجھئے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۹) ناکامی سے مایوس نہ ہوں۔ مشہور فاتح تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔

(۱۰) کمرۂ امتحان میں جو کام ہم تین (3) گھنٹے میں کر لیتے ہیں وہ عام طور پر 3 دن میں بھی مشکل ہے اس کی وجہ وقت کی تعیین (تع۔یین) یعنی مخصوص کرنا ہے۔

(۱۱) ہر کام کے لئے وقت کی حدود مُعَیَّن (مُ۔عی۔یَن) یعنی مقرر کیجئے۔

(۱۲) کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جایئے ورنہ کچھوا اپنے عملِ مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔

(۱۳) جو کام بھی کریں اس میں توازُن، تَوَاتُر اور تَسلسُل ضرور برقرار رکھیں۔

(۱۴) تَساہُل (غفلت و سُستی) ایک بیماری اور اِنتہائی نُقصان دَہ نشہ ہے۔

(۱۵) تَساہُل، سُست روی، اور تاخیر اور ''پھر کبھی'' ہمارے دشمن ہیں۔

(۱۶) ذِمّہ دار کی شخصیت کا غیر منظّم ہونا بھی مُعاملات میں اُلجھاؤ اور فیصلوں میں تاخیر کا باعِث ہوتا ہے۔

(۱۷) اپنے پرائم ٹائم (خصوصی اوقات) میں اپنے پرائم کام (خصوصی کاموں) کا تعین کیجئے۔

(۱۸) ''کل کریں گے'' یہ ایک دھوکا ہے۔

(۱۹) پیر پر اِعتراض، مُرید کی صَلاحیتوں کا دُشمن ہے۔

اَفرادی قُوت کا سَمُندَر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی **کمائی کا ثمرہ** ہے کہ اِس وقت دعوتِ اسلامی میں افرادی قوت کی کوئی کمی نہیں اور مُحبین کا تو شُمار ہی نہیں۔ شعبۂ زندگی کے کم و بیش ہر طبقے کا فرد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہے اور ان میں ایک بہت بڑی تعداد کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہے۔ اب ضرورت اِس اَمْر کی ہے کہ **صلاحیتوں کے مطابق** مدنی کام کی تقسیم عمل میں لائی جائے اور پھر اس کے تقاضوں کو پورا بھی کیا جائے۔ آج ہمارے اِنتہائی اہم ترین ذمہ دار مدنی کاموں میں اِس قدر مصروف ہوگئے ہیں کہ اب اِنہیں مدنی تحریک کے **دُوررس مُعاملات** پر غور کرنے اور بہتر سے بہتر حِکمتِ عملی اپنانے اور جو مدنی کام ہمارے سِپُرد ہیں، اُن کی کارکردگی کا بغور جائزہ لیکر اِن میں مزید بہتری پیدا کرنے یا کمزوریوں کو دور کرنے نیز مدنی مرکز کے جدول پر کماحقُّہٗ عمل کرنے کا خاطر خواہ **وقت نہیں ملتا**۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس عظیم افرادی قوت کو کام میں لائیں، اِن کی مدنی تربیت کریں، اِن میں مدنی کام تقسیم کریں۔ یقیناً ہم سب کام خود نہیں کر سکتے البتہ جو کام خود ہی کرنے کے ہیں یا جن کا تقسیم کرنا **''دعوتِ اسلامی''** کے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے وہ خود ہی کرنا ہوں گے تاکہ ہمیں کسی قسم کی تنظیمی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس راہِ تقسیم میں تجربات اور انتخاب میں ناکامی بھی ہوسکتی ہے لہٰذا اِس سے دِل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مکتوب کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''ہمارا منصب کام کرکے دِکھانا نہیں، جُہدِ مُسلسل کئے جانا ہے یقیناً ناخنِ تدبیر، گرہِ تقدیر کو کھولنے سے قاصر ہے، جو مقسوم و مقدر ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔''

ہِمّت ہارنا چھوڑ دیں

ہم دیکھتے ہیں کے ایک شخص خوب تفتیش وغور وخوض کے بعد اپنی لختِ جگر یعنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہے اگر اس کی بیٹی کو بدقسمتی سے طلاق ہو جائے تو وہ گھر بٹھانے کے بجائے دوبارہ بیاہ دیتا ہے۔ بات صرف سمجھانے کے لئے ہے۔ آیئے! ہم امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ''سفرِ دعوتِ اسلامی'' پر غور کریں کہ آپ نے رکن رکین اسلامی بھائیوں پر اعتماد کر کے اُن کو مدنی کام تفویض کئے مگر جو کچھ وَاقِعات رُونُما ہوئے، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں مگر قربان جایئے! اِن کی ہمت، حوصلہ اور بلند و بالا عزمِ بالجزم پر کہ آپ کی تقسیم کاری کا سلسلہ اب تک جاری وساری ہے۔

دُعا سے غفلت نہ برتیں

حالات و واقِعات نامُوَافِق (مُ۔وا۔فِق) یعنی دُرُست نہ ہونے کی صورت میں دِل چھوٹا کرنے، حوصلہ ہارنے اور اُلٹی سیدھی تدبیریں اِختیار کرنے کے بجائے دُعا کی طرف تُوجہ کریں۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ''دُعا سے غَفْلت نہ برتی جائے، ہم مَصْلِحتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، ''بڑوں'' کی خُوشامدیں کرتے نہیں تھکتے مگر سب سے بڑے اور حقیقی کارساز، ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دِل کی اَتھاہ گہرائیوں کے ساتھ رُجُوع لانے میں کوتاہی کر جاتے ہیں حالانکہ دُعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ سخت حاجت کے وقت ذمہ داران مل کر ''ختمِ غوثیہ'' وغیرہ پڑھ لیں ''صَلٰوۃُ الاَسْرَار'' شریف کا سِلسِلہ شروع ہو جائے نمازِ حاجت کی ترکیب ہو تو مدینہ مدینہ.....

(از مکتوب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

قابلِ توجُّہ

ہمیں اپنے آپ کو مدنی تحریک کے لئے **جُزوِ لا یُنفَکُ** (وہ حصّہ جو علیحدہ نہ ہو سکے) نہیں سمجھنا چاہئے اور ہماری یہ سوچ ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ میں ہی بہتر کام کرسکتا ہوں۔ اگر ہم نے اپنی مدنی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کو اپنے سے بہتر نعم البدل دینے کے لیے کوشش نہ کی اور ایسے اسلامی بھائی آگے نہ لاسکے جو ہماری جگہ آکر ''**دعوتِ اسلامی**'' کو فائدہ پہنچائیں تو کیا ہم اس ذمہ داری کا حق ادا کررہے ہیں؟

آہ! میرا کیا بنے گا؟

آخر میں میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈوبے ہوئے مکتوب کا اِقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں: تمام اسلامی بھائی مجسم خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنے رہیں، دِل لگا کر اِخْلاص کے ساتھ ''**دعوتِ اسلامی**'' کا مدنی کام کرتے رہیں۔ اگر کوئی اچھا کام آپ کے ہاتھوں سَرانجام پاجائے تو اپنا کمال تصوّر کرنے کے بجائے محض ربِّ تعالٰی عَزَّوَجَلَّ کی عطا جانیں۔ اُس (عَزَّوَجَلَّ) کی بے نیازی سے توجہ نہ ہٹائیں، اِبلیس نے (ایک روایت کے مطابق) 80 ہزار برس عِبادت کی مگر تکبّر کرکے بدبخت کافِر ہوگیا۔ بَلْعَم بِن باعُوراء اور ابنِ سقاء بہت بڑے علماء گزرے ہیں مگر انجامِ کار ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ **آہ! آہ! آہ!** ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کیا ہے؟ **تشویش! تشویش! سخت**

تشویش! کی بات ہے۔ یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری مغفرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ **الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم خَتم ہو گیا ہوتا
تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں! ہائے خوف دوزخ کا
کاش! اس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

(ارمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غُلامی اور دعوتِ اسلامی پر اِستِقامت عطا فرمائے، بلا حساب مغفرت فرما کر جنّتُ الفردوس میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے اور ہمیں دُنیا و آخرت کی ذِلّت و رسوائی و زوالِ نعمت سے محفوظ فرمائے۔ ہماری، ہمارے ماں باپ اور ساری اُمّت کی مغفرت فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سایۂ عاطِفت با عافیّت ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور ان کی بنائی ہوئی مجالس اور اِن کے نگرانوں بالخصوص مرکزی مجلسِ شورٰی کی اطاعت، اخلاص و اِستقامت کے ساتھ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ **الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Go To Index

مَدَنی مشورے کی اہمیت وافادیت پر مشتمل مَدَنی گلدستہ

مدنی مشورے کی اہمیت

اس رسالے میں ہے؛

☆مَدَنی مشورے کے فوائد

☆مشورہ کرنا سنّت ہے

☆امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مَدَنی مشورے کا انداز

☆مَدَنی مشورے کو مؤثر بنانے والے مَدَنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

د رود شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ پُرنُور ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھ کر اپنی مجالس آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔''

(فردوس الاخبار، الحدیث ۳۱٤۸، ج۳، ص٤۱۷)

صلّوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمّد

تقسیم کار اور نعم البدل کی خوبصورت تدبیر

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کام باہم مشورے سے سرانجام دینے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہوئے مسلمانوں کے مشورے سے کام کرنے کو پسندیدگی کے طور پر ذکر فرمایا، اور جس سورۂ مبارکہ میں ان کے مشورے کا فعل مذکور ہوا ہے اس کا نام ہی سورۃ الشوریٰ رکھا گیا چنانچہ پارہ 25 سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 38 میں ارشاد فرمایا گیا:

وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۸)

مشورہ کرنے کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوبِ کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ارشاد فرمایا:

وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (پ ٤، اٰلِ عمران:١٥٩)

ترجمۂ کنزالایمان :اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو۔

اس آیت کی تفسیر میں **خزائن العرفان** میں ہے کہ اس میں اِن کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔

حضرت سیدنا **حسنِ بصری** اور **ضحاک** رحمہما اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم اس وجہ سے نہیں دیا کہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ان کے مشورہ کی حاجت ہے بلکہ اس لئے کہ انہیں مشورے کی فضیلت کا علم دے اور آپ کے بعد آپ کی امت مشورہ کرنے میں آپ کی اقتداء اور اتباع کرے۔

(تفسیرِ قرطبی ،الجزء الرابع، ص١٩٢)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام ابنِ عدی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مشورے سے مستغنی ہیں لیکن **اللہ** عزوجل نے مشورے کو میری امت کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔

(روح المعانی ،ج٤،ص١٠٧)

مشورے کے فوائد

حضرتِ **ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ تعالیٰ اسے درست کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔(تفسیر درمنثور ،ج۷،ص۳۵۷)

حضرت سیدنا **حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے ''کوئی قوم جب بھی آپس میں مشورہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے ان کی افضل رائے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

(الجامع لا حکام القرآن ،الجزء الرابع، ص ۱۹۳،ط.)

نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفاتِ ظاہری کے بعد قبیلہ بنوثقیف (جو آخر الاسلام قبائل سے تھا) کو ارتداد یعنی مرتد ہوجانے کا وسوسہ لاحق ہوا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس معاملے میں گفتگو کی جو ان میں لائقِ اطاعت ،سمجھدار شخصیت تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا''عرب والوں میں سب سے آخر میں اسلام قبول کر کے سب سے پہلے مُرتدّ ہونے والے نہ بنو۔''اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس مشورے سے انہیں نفع دیا(اور وہ اسلام پر ثابت قدم رہے)۔(العقد الفرید، ج ۱، ص٦٦، ط.)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے استخارہ کیا وہ نامراد نہیں ہوگا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہیں ہوگا اور جس نے میانہ روی کی وہ کنگال نہیں ہوگا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ،رقم الحدیث٦٦٢٧،ج٥،ص٧٧)

مشورہ کرنے والا درستی پاتا ہے

کہا جاتا ہے کہ جسے **چار چیزیں** دی گئیں اس سے چار چیزیں نہیں روکی جاتیں۔

(1) جسے شکر کرنے کی توفیق ملی اس سے مزید عطا منع نہیں کی جاتی۔

(2) جسے توبہ کی توفیق دی گئی اس سے قبولیت نہیں روکی جاتی۔

(3) جس نے استخارہ کیا اس سے خیر نہیں روکی جاتی۔

(4) جس نے مشورہ کیا اس سے صواب و درستی نہیں روکی جاتی۔

(المستطرف، ج ۳ ،ص ۲٤۸)

خود رائی عقل کی دشمن

کسی دانا سے پوچھا گیا کونسی چیز عقل کی زیادہ مُؤَیِّد اور کونسی زیادہ مُضِرّ ہے۔ کہا، عقل کے لئے زیادہ مفید **تین چیزیں** ہیں۔

(1) علماءِ کرام سے مشورہ کرنا۔(2) امور کا تجربہ ہونا۔(3) کام میں ٹھہراؤ سلجھاؤ ہونا اور زیادہ مضر بھی **تین چیزیں** ہیں۔(1) خودرائی (2) ناتجربہ کاری (3) جلد بازی۔

(العقد الفرید ،ج ۱، ص ۲٦)

پسند کا معاملہ

منقول ہے کہ جب آدمی **اللہ** تعالیٰ سے استخارہ، **دوستوں** سے مشورہ اور اپنی **عقل** سے خوب غور وخوض کرنے کے بعد **کوئی امر** سرانجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ **اس کی پسند** کے مطابق کر دیتا ہے۔(المستطرف ،ج ۳ ،ص ۲٤۸)

فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، مجدِدِ دین وملت، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ،''امت کے لیے فائدۂ مشورہ یہ ہے کہ تلاحقِ اَنظار واَفکار (یعنی نظریات کے باہم ملنے) سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحبِ رائے کی نظر میں نہ تھی۔'' (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۱۸،ص۴۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینی ودنیاوی امور میں مشورے کی بڑی اہمیت و ضرورت اور نفع اندوزی وبرکت ہے۔ایک شخص کی رائے اس کچے دھاگے کی مثل ہے جس سے کوئی وزنی چیز نہیں اٹھائی جاسکتی مگر جب مشورے کے ذریعے چند آراء مل گئیں تو اس مضبوط رسی کی طرح ہوگئیں جس سے بھاری چیزیں بھی باندھ کر اٹھائی جاسکتی ہیں۔چنانچہ شخصِ واحد کی رائے کے مقابلے میں مشورے کے ذریعے انتخاب کردہ رائے درستی وصواب تک پہنچنے میں زیادہ کارگر رہتی ہے اور اگر بالفرض وہ (منتخب رائے) مقصود ومطلوب تک نہ بھی پہنچائے اور نتیجے میں درستی نہ بھی حاصل ہو تو بھی مشورہ کرنے والا شرمندگی وندامت اور طعنہ زنی وملامت سے محفوظ ومامون رہتا ہے کیونکہ معاملہ سب کی رائے سے طے پایا تھا۔

یہاں ایک اَعرابی کا قول بہت درست واقع ہوتا ہے کہ کوئی مددگار مشورے سے بڑھ کر قوی نہیں کیونکہ مشورے کے بعد کوئی کام سرانجام دینے سے ناکامی و نقصان کی صورت میں مشورہ دینے والے مُمِدّ ومُعاوِن ہوکر نقصان پورا کرنے میں ساعی ہوتے ہیں وگرنہ بغیر مشورے کے کسی کام کی انجام دہی سے ناکامی کی صورت میں بے یاری ومددگاری خجلت وشرمندگی اور جگ ہنسائی کا سامنا ہوسکتا ہے۔

نیک بخت کون؟

حضرتِ **سہل بن سعد** الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو بندہ **مشورہ** لے وہ کبھی بد بخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خود رائے اور دوسروں کے مشوروں سے مستغنی (یعنی بے پرواہ) ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔ (الجامع لاحکام القرآن ،الجزء الرابع ،ص ۱۹٤)

اِنَّ اللَّبِیْبَ اِذَا تَفَرَّقَ اَمْرُہٗ فَتَقَ الْاُمُوْرَ مُنَاظِراً وَ مُشَاوِرَا
وَاَخُو الْجَہَالَۃِ یَسْتَبِدُّ بِرَأْیِہٖ فَتَرَاہُ یَعْتَسِفُ الْاُمُوْرَ مَخَاطِرَا

(1) عقل مند کا معاملہ جب متفرق ہو (کرالجھ) جاتا ہے تو وہ غور وفکر اور مشورہ کرتے ہوئے اس کی جہتوں کو یقیناً واضح کر لیتا ہے۔

(2) اور جاہل و ناتجربہ کار اپنی رائے کو ترجیح دیتا ہے، پس تو دیکھتا ہے کہ وہ خطرے میں پڑتے ہوئے اپنے کام بغیر سوچے سمجھے کر گزرتا ہے۔

خود رائی کا نقصان

کہا جاتا ہے، ''جس نے اپنی رائے کو بڑا جانا بہک گیا۔''

(الجامع لا حکام القرآن ،الجز ء الرابع ،ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''جس نے اپنی رائے کو کافی جانا وہ خطرے میں پڑ گیا۔'' (المستطرف ،ج ۳ ،ص ۲٤٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے خود رائے (یعنی اپنی رائے کو بڑا جاننے والا) عبرت حاصل کرے اور عاجزی اختیار کرتے ہوئے مشورے کو وتیرہ بنائے کہ

یہی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک خلق اور پاکیزہ سنت ہے۔

مشورہ کرنا سنت ھے

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باوجودیکہ مشورے سے مستغنی تھے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ کر کے ان کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کے مناسب مشورے بخوشی قبول فرما لیتے جس کی روشن مثالیں غزوۂ اَحزاب (غزوۂ خندق) میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر خندق کھود کر اور غزوۂ اُحد میں میدان میں جنگ کرنا وغیرہ ہیں۔

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عاجزی وانکساری کی خوشبوؤں سے مہکتا اور مشورے کی برکتیں لٹاتا ایک واقعہ ملاحظہ ہو جو غزوۂ بدر کے موقع پر پیش آیا۔ چنانچہ

جنگی تدبیر اور مشورہ

غزوۂ بدر میں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وادیٔ بدر کے پہلے کنویں پر پہنچ کر وہاں قیام فرمایا تو حضرت خباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار کیا، یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہاں قیام کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے اور ہم اس سے آگے یا پیچھے نہیں جاسکتے یا محض جنگی چال اور حربی نکتۂ نظر سے اِس مقام کا انتخاب فرمایا ہے؟ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ محض جنگی تدبیر کے لحاظ سے میری رائے ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھر (میرے خیال میں) یہ جگہ قیام کے لئے بہتر نہیں، بلکہ مناسب خیال فرمائیں تو آگے تشریف لے چلئے کہ تمام کنویں

ہمارے پیچھے رہ جائیں اور ایک کنویں کے سوا تمام کنویں پاٹ دیجئے۔ اور اس ایک کنویں پر حوض بنا کر (پانی جمع کر لیجئے)۔ پھر ہم جہاد کریں گے اور پانی پیئں گے جبکہ دشمن نہ پی سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے بہت پسند فرمائی اور اسی پر عمل فرمالیا۔ (دلائل النبوۃ للبیھقی علیہ الرحمۃ، ج۳، ص۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مشوروں اور آراء کی خوب قدر افزائی فرماتے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس قدر دانی وشفقت، نرمی ورحمت اور مناسب مشورہ قبول فرمانے والی مبارک خصلت کی ڈھارس سے دل کھول کر اپنی رائے کا اظہار کر لیا کرتے چنانچہ حضرت سیدنا خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس خلقِ حسن کی برکتیں لوٹتے ہوئے اپنی رائے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش کر دی جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قبول فرما کر اپنے غلام حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا بڑا اعزاز عطا فرمایا کہ اپنی انتخاب فرمودہ جگہ ترک کر کے ان کی رائے پر عمل فرمالیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معزز ومکرم اسلافِ کرام علیہم الرضوان بھی اپنی تمام تر صواب اندیشی وعمدہ فکری کے باوجود رسولِ کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع میں اپنے ماتحت اصحاب سے مشورہ فرمایا کرتے۔

سید ناصدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشورے

حضرت قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی ایسا امر درپیش ہوتا جس میں اہل فقہ ورائے کے مشورے کی ضرورت ہوتی تو آپ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور مہاجرین وانصار کے چند اور حضرات علیہم الرضوان کو بلاتے (اوران سے مشورہ فرماتے)۔

سید نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے

امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک مجلس جوان وعمر رسیدہ علماء سے بھری ہوتی تھی بسا اوقات ان سے مشورہ کرتے تو فرماتے "تم میں سے کسی کو اس کی کم عمری مشورہ دینے سے نہ روکے کیونکہ علم کا مدار کم یا زیادہ عمر پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے علم سے نواز دیتا ہے۔

(مصنّف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۳۶۳)

خلیفہ کا چناؤ بھی مشاورت سے

امام وخلیفہ کا تقرر کس قدر اہم مسئلہ تھا مگر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بھی شوریٰ کی صواب دید پر چھوڑ دیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صائب الرائے شخصیت ہیں کہ جن کی رائے کی موافقت میں قرآنِ پاک کی کم وبیش 20 آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۲، ط) مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ تواضع کا یہ

عالم ہے کہ پھر بھی اپنے اصحاب سے مشورے طلب فرمایا کرتے اور اس کی ترغیب ارشاد فرمایا کرتے اور یہی طریقہ بعد کے والیانِ خلافت وخیارِ امت کا رہا۔

مشورے کی سنت اپنائیے

مگر افسوس ایک ہم ہیں کہ ہمیں کوئی منصب یا ذمہ داری مل جاتی ہے تو کسی **ماتحت** سے مشورہ کرنا تو کجا اگر کوئی ماتحت ازخود ہمیں مشورہ دینے کی جسارت کر بیٹھے تو اس کو بدتہذیب، بےادب، گستاخ اور زبان دراز جانتے اور اپنے عہدے کے غرور اور بدخلق وحوصلہ شکن رویے کے فتور سے اس کے دل کا شیشہ چکنا چور کر ڈالتے ہیں۔ **کاش** ہم عاجزی اپنا کر اپنے آقائے خوش خصال، صاحبِ شیریں مقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مشورہ کرنے والی سنت پر بھی عمل پیرا ہوں اور وسعتِ قلبی سے اپنے **ماتحت** اسلامی بھائیوں کی رائے لینے کا خلق اپنائیں اور ان کی مناسب رائے قبول بھی کریں۔

کسی کی رائے حقیر نہ جانئے

اردشیر بن بابک کا قول ہے "حقیر آدمی کی طرف سے دی گئی درست رائے کو حقیر نہ جان کیونکہ ''موتی'' اس کے نکالنے والے غوطہ خور کی حقارت کی وجہ سے کم قیمت نہیں جانا جاتا۔'' (المستطرف، ج۳، ص۲۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی مدنی مشوروں کے یہ قیمتی موتی چننا شروع کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل محبت والفت، لحاظ ومُرُوَّت، مہارت وصلاحیت، خیر

خواہی وحمایت ،تقسیم کار کی وسعت ،دوامی اجتماعِیَّت اور رفعت وشوکت کی چمک دَمک سے جگمگاتی ایسی پُرنور لڑی تیار ہوگی جو عُرُوسِ ''دعوتِ اسلامی'' کے سرِ عروج پر مُزَیَّن تاجِ عزّت سے معلّق سہرے میں خوب سجے جچے گی۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کیا بات ہے

شیخِ طریقت ،**امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ نے مشورے کا فیضان عام اور خودرائی کا انداز تمام کرتے ہوئے نہ صرف خود عملی طور پر مشورے کی سنت کو زندہ کیا اور شفقت ونرمی ،حوصلہ افزائی ، یکساں توجُّہی اور احترامِ مسلم سے بھرپور مدنی مشاورت کا ایسا پیارا اور دلکش انداز پیش کیا جو طنز وحوصلہ شکنی ،تضحیک وتجہیل اور درشت روی وعدم توجہی سے یکسر پاک ہے بلکہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کو اس سلسلے میں واضح احکامات عطا فرما کر (ذیلی حلقے سے لیکر مجلسِ شوریٰ تک) ہر سطح پر مشاورت کے قیام کا سلسلہ بھی جاری فرمادیا ہے جسے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک انداز میں ڈھالنے کی کوشش جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مشورے کا انداز

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا مدنی مشورہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے فرمانِ پُر بشارت (یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ''یعنی آسانی پیدا کرو اور تنگی نہ دو اور خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو (صحیح البخاری، ج ۱ ،ص ۱۶)'' کی عملی تصویر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کی مشاورت یُسر وبشارت کی سہولتوں سے مملو، تنفیر وتنکیر کی تلخیوں سے مبرّا، سرور آمیز سنجیدہ ماحول میں ہوتی ہے۔

آپ کی شفقت کی تھپک اور **آپ** کے مزاج کا رِفق شرکاءِ مدنی مشورہ کو اتنا حوصلہ دے دیتا ہے کہ باوجود رعبِ ولایت کے کوئی بھی اسلامی بھائی اپنے مشورے کی پیش گزاری میں جھجک محسوس نہیں کرتا۔ کوئی کیسا ہی خفیف و نامناسب بلکہ احمقانہ مشورہ ہی دے بیٹھے آپ دامت برکاتہم العالیہ اس کو انتہائی تحمُّل و وسعتِ ظرفی سے سنتے اور پھر بڑے پُر شفقت وحکیمانہ انداز میں اس مشورے کی کمزوریوں پر روشنی ڈال کر اِس طرح اسکا نامناسب ہونا واضح کر دیتے ہیں کہ مشورہ دینے والے کی حوصلہ شکنی بھی نہیں ہوتی اور وہ اپنی غلط رائے سے رجوع بھی کر لیتا ہے۔

اس سے ان اسلامی بھائیوں کو **ضرور درس حاصل کرنا چاہئے** جو اپنے مشوروں میں غلط انداز سے دوسروں کی بات کی کاٹ کرتے اور کسی کے نامناسب مشورے پر طنز وتضحیک سے کام لیتے ہیں کہ اس سے جہاں شرکاءِ مدنی مشورہ کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے وہاں وہ خود بھی مخلص مشیروں کی وفاداریوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بلکہ اپنے خلاف اسلامی بھائیوں کا ایک حلقہ بنا لیتے ہیں۔ یقیناً یہ ہمارا حکمتِ عملی سے محروم تنگ ظرف کردار ہی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم چند اسلامی بھائیوں کے ذمے دار ہو کر بھی انہیں اپنا بنانے میں ناکام ہیں اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نرمی و شفقت، حکیمانہ اِمارت اور عمدہ مُشاوَرت کا اثر ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لاکھوں اسلامی بھائیوں کے دلوں کی دھڑکن اور روح کی راحت بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہم بھی **اگر کامیابی چاہتے ہیں** تو ہمیں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا حلم وحکمت بھرا انداز اختیار کرنا ہوگا، اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی عزتِ نفس کا خیال رکھ کر انہیں سینے

سے لگانا ہوگا، ان سے مشورہ کرنے کو اہمیت دے کر انہیں احساسِ محرومی کا شکار ہونے سے محفوظ رکھنا ہوگا اور اگر بالفرض ان کے مشورے پر عمل کی صورت میں نقصان ظاہر ہو تو بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہوئے انہیں ملامت و توبیخ کرنے سے بچنا ہوگا۔

تو نے ایسا کہا تھا!

کسی دانا کا قول ہے جب تیرا دوست تجھے مشورہ دے اور اس کا انجام اچھا نہ ہو تو اس بات پر اسے ملامت و عتاب نہ کر اور اس طرح بھی نہ کہہ، تو نے ایسا کہا تھا، تیری وجہ سے ایسا ہوا ہے، اگر تو نہ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا کیونکہ یہ سب زجر و ملامت ہی ہے (اور اس سے تیرا دوست شرمندہ ہوگا اور آئندہ تو اس کی بھلائی سے محروم ہو جائیگا)

(المستطرف ، ج ۳،ص ۲۴۷)

مشورہ قربت کا باعث ہے

مشورہ کرنا ایسا مبارک فعل ہے کہ اس سے وہ شخص جس سے مشورہ کیا جائے اپنی قدر و قیمت اور تکریم و اہمیت محسوس کر کے مسرور ہوگا اور اُس کی مشورہ لینے والے سے وابستگی و قربت بڑھے گی۔ بلکہ اگر ناراض اسلامی بھائی سے مشورہ کیا جائے تو یہ مشورہ کرنا اس کا بغض و کینہ کافور اور ناراضگی دور کر کے دل میں لطف و محبت کا نور پیدا کریگا۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے آیت: وَ شَاوِرْ هُمْ فِی الْاَمْرِ کے تحت اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ (الجامع لاحکامِ القرآن ،الجزء الرابع ،ص ۱۹۲)

اور اگر **ناراض اسلامی بھائی** کوئی مشورہ طلب کرے تو اسے بھی اچھے انداز میں بہتر مشورہ ضرور دینا چاہیے۔ ایک مفکر کا قول ہے، ''جب تجھ سے تیرا کوئی دشمن

مشورہ کرے تو اسے عمدہ مشورہ دے کیونکہ مشورہ کرنے سے اس کی تیرے ساتھ دشمنی محبت میں بدل جائیگی۔ (المستطرف ، ج ۳،ص ۲۴۷)

صائب الرائے کی فوقیت

ایسی پختہ فکر، وسیع النظر، ذو تجربہ اور صائب الرائے شخصیت جس کی درستی وصواب اغلب واکثر ہوا گر بغیر مشورے کے بھی کوئی امر فرمادے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایسی شخصیات ہی کی آراء سے تو قومیں بنتی اور فلاح پاتی ہیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی **وفاتِ ظاہری** کے بعد حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قافلے کی روانگی کے سلسلے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مشوروں سے قطعِ نظر کرتے ہوئے اپنی وسعتِ ذہنی اور بالغ نظری سے اسے روانہ کرنے کی اپنی رائے پر ہی ثبت اختیار فرمایا، جس کے بعد میں کثیر فوائد ظاہر ہوئے۔

(ملخصاً الریاض النضرہ ،الجزء الاول ،ص ۹۸)

عتبی کہتے ہیں کہ قومِ عبس کے ایک شخص سے کسی نے پوچھا، تمہاری قوم میں درست رائے والے کتنے زیادہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہم ہزار آدمی ہیں اور ہم میں ایک ہی شخص حازم و تجربہ کار ہے۔ ہم سب (اپنے کاموں میں) اس سے مشورہ کر کے چلتے ہیں۔ تو گویا ہم سب کے سب تجربہ کار و درست رائے والے ہیں۔

(العقد الفرید ،ص ۶۷)

مشورہ دینے والا کیسا ہو؟

مشورے کے باب میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ **مشورہ دینے والا** کیسا ہے کیونکہ مشیر کا بھی کسی کام میں بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ چنانچہ

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی نے امیر المومنین مولا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم سے استفسار کیا کہ خلفاء ثلٰثہ کے زمانے میں فتوحاتِ اسلامی زیادہ ہوئیں اور آپ کے زمانے میں خانہ جنگی زیادہ رہی اس کا سبب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، انہیں مشورہ دینے والے ہم تھے اور ہمیں مشورہ دینے والے تم ہو۔ لہذا ضروری ہے کہ مشورہ دینے والا اپنے آپ کو ان اوصاف سے مُتَّصِف کرے جس سے اس کی رائے خام سے تام ہو جائے اور وہ مشورہ دینے میں مُفید کردار ادا کر سکے۔ چنانچہ مشورہ دینے والا معاملے کی نوعیت سے صحیح طور پر آگاہ، آدابِ مشورہ سے واقف، تہذیب وشائستگی کا پیکر، خلوص وللّٰہیّت کا حامِل، غور وخوض کا عادی، سلجھا ہوا، سنجیدہ فکر اسلامی بھائی ہونا چاہیے۔

مشورہ دینے کے آداب میں منقول ہے ''مشورہ دینے والا معاملے کی باریکیوں کا صحیح علم رکھنے والا، مہذب وشائستہ رائے والا ہو کیونکہ بہت سے علم والے درست رائے کی معرفت نہیں رکھتے اور کئی ایسے ہیں جو معمولی بات میں بحث کرنے میں بھی درستی پر نہیں ہوتے''۔ (ایضاً ص ۲٤٦)

مُشیر عاجزی و اخلاص والا ہو

مشیر (یعنی مشورہ دینے والے) کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاجزی و اخلاص والا ہو۔**اس کا مقصد** اپنی رائے کی برتری ثابت کرنا نہیں بلکہ معاملے کی بہتری ہونا چاہئے۔لہٰذا اگر ذمہ دار اس کی رائے کے علاوہ کسی اور بات میں بہتری سمجھتے ہوئے اسے اختیار کرے تو اس کے دل میں کچھ بھی رنج پیدا نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اسے اپنا یہی ذہن بنائے رکھنا چاہئے کہ میرا مشورہ ناقص ہے اگر کام میں آجائے تو میرے لئے ثواب ہے اور اگر کسی اور رائے پر عمل ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں ہی بہتری فرمادے۔لہٰذا جب بھی مشورہ دیں وسعتِ نظری وقلبی کے ساتھ دیں۔

الحمد للہ عزوجل امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں یہ ذہن دیا ہے کہ جب بھی مشورہ دیں یہ کہہ کر دیں کہ ''یہ میرا ناقص مشورہ ہے۔'' جب ہم خود اپنے مشورے کو واقعی ناقص جانیں گے تو قبول نہ ہونے پر رنج نہیں ہوگا اور نفس وشیطان بھی کوئی وار نہ کرسکیں گے اور اگر قبول نہ ہونے پر ناراضی کا اظہار کر بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارا زبان سے اپنے مشورے کو ناقص کہنا عاجزی نہیں ریاکاری تھا۔اس لئے مشورہ دینے والے کو پہلے ہی سے اپنا یہ ذہن بنالینا چاہئے کہ میرا مشورہ ناقص ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ نہ مانا جائے۔وگرنہ مشورہ مسترد ہونے کی صورت میں شیطان اپنا کام کر دکھاتا اور عزتِ نفس وانا کا مسئلہ بنوا کر آپس میں اختلافات پیدا کروادیتا ہے۔نیز مشورہ دینے والا یہ بات بھی ذہن میں رکھے کہ مشورہ لینے والے کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی رائے سے اتفاق نہ کرے۔

مشورہ یا حکم؟

حضرتِ بَرِیرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باندی تھیں۔ اِن کے آقا نے ان کا نکاح حضرت مُغِیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کروادیا اور کچھ عرصے کے بعد اِنہیں آزاد کردیا۔ آزاد ہونے کے بعد حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ حق حاصِل ہوگیا کہ وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا علیحدگی اختیار فرمالیں۔ چنانچہ حضرتِ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے علیحدگی کا ارادہ فرمایا، حضرت مُغِیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور علیحدگی نہ چاہتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (حضرتِ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) فرمایا، بہتر ہے کہ تم اس سے رجوع کرلو۔ وہ عرض گزار ہوئیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا آپ مجھے یہ حکم دیتے ہیں؟ فرمایا، میں سفارش کرتا ہوں۔ عرض کی مجھے اس (رجوع) کی حاجت نہیں۔ (صحیح بخاری، الحدیث ۵۲۸۳، ج ۳، ص ۴۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عاجزی کے قربان! کس قدر پیارا درس عطا فرمایا کہ کوئی کیسا ہی ذہین وفطین اور کتنی ہی اہم شخصیت ہو اگر کوئی اس کا مشورہ قبول نہ کرے تو اس سے رنجیدہ خاطر ہوکر اس پر غضب ناک نہ ہوجائے اور اس مشورہ نہ ماننے والے کے بارے میں دل میں بغض نہ رکھ لے بلکہ اس طرف توجہ رکھے کہ جسے میں مشورہ دے رہا ہوں اُس پر لازم کب ہے کہ وہ میرے مشورے پر عمل بھی کرے اور ایک ماتحت کے لئے تو نگران وذمے دار کے بارے میں اس سے بڑھ کر آداب قابلِ لحاظ ہیں۔

مُشیر امین اور رازدار ہو

مشیر کے لئے امانت دار اور صاحبِ راز ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ **حدیث** شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر محبوبِ ربِ داور عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قیدی تقسیم فرمارہے تھے۔ جب دو غلام (یعنی قیدی) باقی رہ گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حصولِ غلام کی غرض سے) حاضر ہوئے۔ رسولِ مختار، باذنِ پروردگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان دونوں میں سے جو چاہو اختیار کرلو'' ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! بلکہ آپ انتخاب فرمادیں۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دو مرتبہ اپنا ایک دستِ اقدس دوسرے مبارک ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: ''اَلْمُسْتَشَارُ اَمِیْنٌ، اَلْمُسْتَشَارُ اَمِیْنٌ'' یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے، جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ (اس ارشاد کے بعد فرمایا) لے، (ان دونوں غلاموں میں سے) یہ لے لے، کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(مصنَّف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۳۶۲)

سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد خلفاء وائمہ مباح کاموں میں امین لوگوں اور علماء سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

(الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۳)

سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، ''متقی، امانت دار اور خوفِ خدا عزوجل رکھنے والے شخص سے مشورہ کرنا چاہئے''۔ (ایضاً)

بعض علماء فرماتے ہیں، ''کسی تجربہ کار شخص سے مشورہ لینا چاہئے کیونکہ وہ تم کو ایسی رائے دیگا جو اسے تو گراں دستیاب ہوئی مگر تجھے مفت میں مل جائیگی''۔(ایضاً)

لہٰذا مشورہ اس کے اہل سے کرنا ضروری ہے بیماری میں پولیس اور عمارت کی تعمیر میں طبیب سے مشورہ نہیں لیا جائے گا۔اسی طرح کہا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل سے مشورہ نہ کیا جائے۔

(۱)جاہل (۲)دشمن (۳)ریاکار (۴)بزدل (۵)بخیل (۶)خواہشات کا پیرو۔کیونکہ رائے دینے میں جاہل گمراہ کرے گا، دشمن ہلاکت چاہے گا، ریاکار لوگوں کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھے گا، بزدل کم ہمتی کا مظاہرہ کریگا، بخیل کی رائے حرصِ مال سے خالی نہ ہوگی اور خواہشات کی پیروی کرنے والا اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے سو اس کی رائے اس کی خواہش کے تابع ہوگی۔(المستطرف ،ص۲۴۸)

لالچی اور خوشامدی سے بھی مشورہ نہیں کرنا چاہئے کہ یہ ہمیشہ اپنا فائدہ سوچے گا اور اجتماعی مفادات سے کچھ غرض نہ رکھے گا۔

لہٰذا مشورہ دینے والے کو چاہئے کہ مذکورہ بالا **صفاتِ مذمومہ** سے خود کو بچائے۔اور اپنے اندر ایسی **اعلیٰ صفات** اور ایسی کڑھن اور اخلاص پیدا کرے کہ اس کے مشورے مدنی کاموں میں زیادہ سے زیادہ بہتری لانے کے لئے مفید وسودمند ثابت ہوسکیں۔لہٰذا تمام نگران اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف سے عطا کردہ، ''**مدنی مشورہ کے ۱۹ مدنی پھول**'' کے مطابق اپنے مشورے کریں اور باہمی مشاورت ہی سے معاملات کو طے کریں تاکہ مشوروں کی برکت سے تقسیم کاری کے ساتھ ساتھ نعم البدل اسلامی بھائی بھی ملنا شروع ہوجائیں۔

ذمہ داران کیلئے 19 مدنی پھول

مرکزی مجلس شوریٰ، ملکی انتظامی کابینہ، ہر سطح کی مجلس مشاورت، ڈویژنل اور تحصیل اور علاقائی نگران صاحبان (ذمہ دار اسلامی بہنیں بھی ضرورتاً ترمیم کرکے) ''**مدنی مشورہ**'' میں تلاوت ونعت کے بعد ہر بار پڑھ کر سنادیں کاش! یہ مدنی پھول ہر ذمہ دار کے کانوں میں ہر ماہ دوہرائے جاتے رہیں۔ مقولہ ہے: مَاتَکَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جو بات بار بار دوہرائی جاتی ہے وہ دل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔

۱۔ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن پر مضبوطی سے قائم رہیں، علمائے اہلسنت کا ادب کریں۔

۲۔ ''تم سے تمہارے ماتحت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔''

(مجمع الزوائد، ج۵، ص۲۰۷)

ہر **تنظیمی ذمہ دار** سے بھی بروز قیامت ایک ایک ماتحت کے بارے میں باز پُرس ہوگی، حاکم نہیں خادِم بن کر ہی رہیں۔ اور اپنے دل کو عاجزی کا خُوگر بنائیں۔

۳۔ آپکا منصب ''کر کے دکھانا'' نہیں، فقط ''کوشش کئے جانا'' ہے۔ کامیابی دینے والی ذات رب کائنات کی ہے۔

۴۔ ہر تنظیمی کام کے آغاز میں (دل ہی میں سہی) **دعا** کی عادت بنائیں، نظر ''**اسباب**'' پر نہیں خالق اسباب پر رکھیں۔

۵۔ **گمبھیر مسئلہ** آپڑے تو صلوٰۃ الحاجۃ، صلوٰۃ الاسرار یا ختم غوثیہ وغیرہ کا اہتمام

فرمائیں، گڑگڑا کر دعا مانگیں۔

۶۔ ایسوں کو ڈھونڈتے رہیں جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے۔ ہفتے میں کم از کم ایک بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی کو دوبارہ **مدنی ماحول** سے ضرور وابستہ کریں۔ (یہاں وہ مراد نہیں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو)

۷۔ ملنساری ''انفرادی کوشش'' کی رُوح ہے۔

۸۔ انتہائی نرمی کے ساتھ گھر میں بھی مدنی ماحول بنائیں، اگر آپ کی سُنی جاتی ہے تو دیور و جیٹھ اور بھابھی کے پردے کو یقینی بنائیں۔ گھر کی بے احتیاطیاں باہر آنے سے دعوتِ اسلامی کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

۹۔ یہ شکایات عام ہیں کہ ''**اسلامی بھائی** اطاعت وتعاون نہیں کرتے، الگ گروپ بنالیا ہے'' وغیرہ۔ اس کی بنیادی وجہ اکثر ذمہ دار کی بے احتیاطیاں بھی ہوتی ہیں مثلاً جو ''ذمہ دار'' غصیلا، باتونی، ایک یا چند سے گہری دوستی رکھنے والا، رُوٹھے ہوؤں کو منانے کے بجائے ان کی کاٹ کرنے والا، توتکار، ابے تبے اور بازاری لہجے والا اور نرمی سے محروم ہوگا تو اس کے علاقے میں شکایات ختم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی جائیں گی۔

۱۰۔ معمولی بے احتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اگر آپ واقعی مدنی کام کرنا چاہتے ہیں تو **جب تک شریعت حکم نہ دے ہرگز کسی سُنّی کو اپنا مخالف نہ بنائیں۔**

۱۱۔ آپ کی ایک ایک حرکت کولوگ بغور دیکھتے ہوں گے لہٰذا کوئی ایسا کام نہ کریں کہ **دعوتِ اسلامی** پر انگلی اٹھے۔

۱۲۔ ایک طرف کی سن کر کوئی رائے قائم نہ کریں، نہ ہی فیصلہ سنائیں، فریقین کی الگ الگ سنیں اور عفو و درگزر کے فضائل بیان کر کے نرمی پر آمادہ کریں پھر دونوں کو اکٹھا بٹھا کر صلح کروادیں۔

۱۳۔ زبان کی بے احتیاطی مدنی ماحول کیلئے غالباً سب سے زیادہ نقصان دِہ ہے۔ لہٰذا ڈانٹ ڈپٹ اور مَسخرہ پن کیلئے خود پر پابندی لگائیں، گفتگو کے اشارے سیکھ لیں اور ضرورتاً اس طرح کی تقسیم کرلیں مثلاً والِدَین سے نیز فون پر زبان سے بات کروں گا۔ جو چھوٹا بھائی ماحول میں ہے اس سے اور فلاں فلاں اسلامی بھائی سے حتی الامکان اشارے سے اور لکھ کر کام چلاؤں گا۔ ان شاء اللہ آہستہ آہستہ آپ سنجیدہ اور کم گو ہوجائیں گے۔ پھر دیکھئے مدنی ماحول میں حسن اخلاق کے کیسے مدنی پھول کِھلتے ہیں۔ اس کیلئے مہینے میں کم از کم ایک بار رسالہ ''**قفلِ مدینہ**'' اجتماعی یا انفرادی طور پر پڑھنا ان شاء اللہ عزوجل مفید رہے گا۔

۱۴۔ ہر مہینے **مدنی قافلے** میں سفر اور **مدنی انعامات** کا ہر ماہ فارم جمع کروانے میں ذمّہ داران **کوتاہی** کر کے اسلامی بھائیوں کی تنقید یا حوصلہ شکنی اور دعوتِ اسلامی کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث نہ بنیں۔

۱۵۔ غلطی کرنے والے کی براہ راست اصلاح کریں اور مسائل کا تنظیمی ترکیب

سے حل نکالیں ۔ جب تک شرعاً واجب نہ ہوجائے اس وقت تک کسی کی غلطی کو دوسرے کے آگے بیان کر کے بدگمانیوں، غیبتوں، چُغلیوں اور ایک دوسرے کے عُیوب اچھالنے کا بازار گرم کر کے اپنی آخرت اور **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کے نقصان کا سبب نہ بنیں۔

۱۶۔ جو چندہ جس مد یعنی عنوان کے تحت لیا اسی میں خرچ کرنا واجب ہے مثلاً مسجد کے نام پر لیا ہوا چندہ مدرسہ اور دیگر نیک کاموں پر خرچ کر دیا تو تاوان (یعنی جتنا خرچ کیا وہ پلّے سے) ادا کرنا پڑیگا۔ لہٰذا جس سے چندہ لیں اس سے کہیں، ''یہ رقم ہمیں ہر نیک کام میں خرچ کرنے کی اجازت دے دیجئے۔'' مستحق کو زکوٰۃ وفطرہ کا مالک بنانا شرط ہے۔ بلا حیلۂ شرعی مسجد یا مدرسہ کی تعمیر و مدرسین کی تنخواہ اور دیگر نیک کاموں میں استعمال نہیں کر سکتے۔

۱۷۔ جس اسلامی بھائی سے **زکوٰۃ وفطرہ کا حیلہ** کیا اس کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ وہ بھی عطیہ دیتے وقت **کلی اختیارات** دے اگر مثلاً اس نے دیتے وقت کہا، ''یہ رقم فیضان مدینہ کی تعمیر میں لگائیں'' تو اب کسی اور کام میں خرچ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

۱۸۔ مسجد، مدرسہ یا کسی بھی سماجی ادارہ کی اسٹیشنری، فون اور بجلی وغیرہ کا بلا اجازتِ شرعی **ذاتی استعمال** نہیں کر سکتے۔ ہاں عرف کے مطابق جو بتی روشن ہے اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱۹۔ خدّام مسجد ومدرسہ ضرورت سے زائد بتی ، پنکھا نہ چلائیں اوروقت پورا ہوتے ہی فوراً بند کردیں۔ بلا اجازتِ شرعی تاخیر کریں گے تو گنہگار رہوں گے۔ ہر ایک کوان باتوں کا اپنے گھر میں بھی خیال رکھنا چاہیے۔

آخر میں اپنی نیت کی اصلاح کے ساتھ تین بار یہ پڑھیں اور سارے دوہرائیں۔ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**''۔ (ان شاء اللّٰہ عزوجل) اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ ان دونوں کاموں کا عادی بننے کیلئے مجھے اپنی ذات پر یہ **سات مدنی اصول** نافذ کرنے ہیں۔

(۱) ہر نماز **باجماعت** مسجد میں ادا کرنی ہے اور اس کیلئے کم از کم ایک کو دعوت دیکر اپنے ساتھ مسجد میں لے جانا ہے۔

(۲) روزانہ کم از کم **دو گھنٹے** مدنی کاموں میں صرف کرنے ہیں۔

(۳) ہفتے میں کم از کم ایک دن **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں اول تا آخر شرکت کرنی ہے۔

(۴) **ہفتہ وار اجتماع** میں پابندی کے ساتھ شروع سے ختم تک حاضری دینی ہے۔

(۵) روزانہ **مدنی انعامات** کا فارم پُر کرنا اور ہر ماہ ذمہ دار کو جمع کروانا ہے۔

(۶) زندگی میں یکمشت ۱۲ ماہ ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور عمر بھر ہر ماہ تین دن کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔

(۷) انفرادی کوشش کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول میں لانا ہے۔ میں بھی ان اصولوں پر عمل کی نیت کرتا ہوں اور آپ بھی نیت فرمالیں زور سے کہیے۔ ان شاء اللّٰہ عزوجل۔

مدنی مشورے کو مؤثر بنانے والے مدنی پھول

مدنی مشورے سے قبل مندرجہ ذیل اُمور کو پیشِ نظر رکھئے۔

۱۔ سابقہ مدنی مشورے کے نکات کا مطالعہ کیجئے اور اِس بات کا یقین کر لیجئے کہ جو مدنی کام آپ کے سپرد کئے گئے تھے وہ انجام پا چکے ہیں۔

۲۔ **سابقہ** مدنی مشورے کے جن نکات کی تفصیل درکار ہو اسے اگلے مدنی مشورے سے قبل ہی اپنے نگران سے حاصل کر لیجئے تا کہ آئندہ مدنی مشورہ مفید ثابت ہو سکے اور جن اُمور پر سوالات قائم ہوتے ہوں انہیں بھی پہلے ہی تحریر کر لیجئے۔

۳۔ اِس بات پر بھی غور فرمالیجئے کہ **آئندہ** مدنی مشورے میں کن کن اُمور پر کس طرح گفتگو کرنی ہے۔

۴۔ مدنی مشورے سے **پیشتر** یا **فوراً بعد** کوئی اہم کام پہلے سے طے نہ کیجئے۔

۵۔ مدنی مشورے کے دوران کسی اہم **فون** یا **معاملے** کی وجہ سے توجہ کے منتشر ہونے سے بچنے کے لئے پہلے سے کسی **نعم البدل** کا انتظام فرمالیجئے۔

۶۔ مدنی مشورے میں پہنچنے کا **درست وقت** اگر 10:00 بجے ہے تو آپ پورے دس بجے ہی نہ پہنچئے بلکہ ہو سکے تو پچیس چھبیس منٹ ورنہ کم از کم پانچ دس منٹ

قبل تشریف لائیے تا کہ آپ اپنا اضطراب دور کرسکیں اور خود کو مدنی مشورے کے ماحول میں ڈھال سکیں۔

۷۔ آئندہ مدنی مشورے کیلئے آپ کے **نکات مکمل** تیار ہوں، اور اس معاملے میں آپ کا ذہن اپنا مؤقف سمجھانے کیلئے بالکل صاف ہو اور **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی فوائد پر آپ کی نظر ہو۔

۸۔ مدنی مشورے کے دوران یہ بات ذہن نشین رکھیئے کہ میرا مشورہ یا تجویز ناقص ہے اور ممکن ہے کہ ردّ ہو جائے۔ نیز ایسی صورت میں ہرگز ''انا'' کا مسئلہ نہ بننے دیجئے، البتہ اپنا مؤقف اس قدر مدلّل اور ٹھوس انداز میں مگر نرم گفتگو کے ساتھ پیش کیجئے کہ لوگوں کے دل ماننے پر مجبور ہو جائیں۔

۹۔ اپنے نکات کے سلسلے میں ضروری کوائف مع متعلقہ لوازمات لازمی ساتھ رکھئے۔

۱۰۔ اگر کسی وجہ سے **غیر حاضری** ہو تو اِس کی پیشگی اطلاع فرما دیجئے اور اگر نگران کی اجازت ہو تو متبادل کو مکمل تیاری کے ساتھ بھیج دیجئے۔

مدنی مشورے کے دوران مندرجہ ذیل اُمور کو مدِ نظر رکھئے

۱۔ نکات اور دیگر گفتگو کو تحریر کرنے کیلئے ضروری اسٹیشنری جیسے ڈائری، قلم وغیرہ ساتھ رکھیئے۔

۲۔ اپنے نکات واضح انداز اور مختصر گفتگو میں پیش کیجئے، لمبی چوڑی بحث سے

اجتناب کیجئے۔

۳۔ اگر آپ کوئی رائے دینا چاہیں یا کوئی بات ذہن میں ہو اور اس کا اظہار کرنا چاہیں تو مناسب وقت پر کر دیجئے مگر اس میں صاف گوئی اور دیانت داری کو پیشِ نظر رکھیئے اور شرکاء کی دل آزاری سے خود کو بچا کر رکھیئے۔

۴۔ خود بھی طے شدہ نکات پر ہی گفتگو کیجئے اور تمام شرکاء کو بھی اس کا پابند کیجئے۔ خَلْطِ مَبْحَث (یعنی موضوع سے ہٹ کر غیر متعلقہ گفتگو) سے مدنی مشورے کو بچائے رکھئے۔

۵۔ اگر کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو اِس کی وضاحت ضرور حاصل کیجئے کسی صورت میں بھی ابہام باقی نہ رہنے دیجئے۔

۶۔ یاد رکھئے! مدنی مشورے **اجتماعی نکات، دعوتِ اسلامی** کی ترقی، اہم اُمور پر فیصلوں اور مسائل کے بہتر حل کیلئے کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا جسمانی حاضری کے ساتھ ساتھ ذہنی لحاظ سے بھی مکمل طور پر حاضر رہیں تاکہ آپ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور استعمال کر سکیں۔

۷۔ شرکاء مدنی مشورہ کے حفظِ مراتب اور عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے سب کے خیالات و آراء سننے کا حوصلہ رکھئے اور انہیں شاملِ گفتگو کیجئے۔ اِس سے شرکاء کے حوصلے بڑھتے اور اعتماد بحال رہتا ہے۔

۸۔ اُن معاملات سے خود کو بچائیے جس سے مدنی مشورے میں اختلاف اور نزاعی کیفیت پیدا ہو مثلاً **طنز و تضحیک** وغیرہ۔ نیز مذاق مسخری، معیار سے گری ہوئی مثالوں، قہقہوں اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے وغیرہ سے بھی مُجتنب رہیئے۔

۹۔ جو مدنی کام آپ کو آئندہ کیلئے دیئے جارہے ہیں اُنہیں وضاحت کے ساتھ اپنے پاس تحریر فرمالیجئے۔

مدنی مشورے کے بعد یہ باتیں پیشِ نظر رکھئے

۱۔ طے کئے ہوئے نکات کا بغور جائزہ لیجئے۔

۲۔ جو مدنی کام آپ کے سپرد ہیں اِنہیں بہتر انداز میں سرانجام دینے کیلئے ان کے بارے میں غور وتفکر کیجئے۔

۳۔ جن اسلامی بھائیوں تک فیصلے اور دیگر نکات پہنچانے ہیں اُن تک فوراً پہنچادیجئے۔

۴۔ وہ باتیں کسی کے آگے بیان نہ کیجئے جن کے بارے میں ابھی فیصلہ محفوظ ہے یا جنہیں کسی اور کو بتانے سے روکا گیا ہے کہ یہ نکات آپ کے پاس مرکز کی امانت ہیں۔حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

؎ لَاتُفْشِ سِرَّكَ اِلَّا اِلَيْكَ فَاِنَّ لِكُلِّ نَصِيحٍ نَصِيحًا

(تاریخ الخلفاء ،ص ۱۸٤)

ترجمہ: اپنا راز اپنے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کر کیونکہ ہر راز دار کا ایک راز دار ہوتا ہے۔

۵۔ جو بات **اتفاقِ رائے** سے طے ہوگئی اب اس معاملے میں لب کُشائی سے خود کو بچا کر رکھیئے ورنہ آپکا وقار مجروح ہوسکتا ہے۔

۶۔ **طے شدہ معاملات** کے بارے میں ایسا انداز بھی اختیار نہ کیجئے جو اجتماعی فیصلے کے تأثر کو ختم کر کے رکھ دے، اگر کسی فیصلے پر نظرِ ثانی کی ضرورت محسوس فرمائیں

تو اسے آئندہ مدنی مشورے کے نکات میں لے لیجئے۔

۷۔ **اتفاقِ رائے** سے کئے گئے فیصلوں کے بعد اِن پر **عمل درآمد** آپکی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ کی **اختلافِ رائے** درست بھی ہو تب بھی اجتماعی فیصلوں کی اپنی برکت اور افادیت ہوتی ہے۔ لہٰذا کبھی بھی ''انانیت'' اور ''ذاتیت'' کو بیچ میں لانے کی کوشش مت کیجئے۔

نگران یا جس نے مدنی مشورہ طلب کیا اُس کی ذمہ داری

۱۔ مدنی مشورے میں **جن معاملات** اور نکات پر گفتگو ہونی ہے اِن کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کیجئے۔

۲۔ اس بات کو یقینی بنائیے کہ شرکاءِ مدنی مشورہ کو مقررہ **تاریخ، دن، وقت** اور **مقام** کی معلومات نیز اگر ضروری ہو تو نکات کی فراہمی ہو چکی ہے۔

۳۔ مدنی مشورے کا **وقت پر آغاز** کر دیجئے۔

۴۔ مدنی مشورہ **عام فہم** زبان میں کیجئے۔

۵۔ **شرکاء** کو گفتگو میں شریک رکھئے۔

۶۔ حکمت و شفقت سے نظم و ضبط اور ماحول کی سنجیدگی کو یقینی بنائیے۔

۷۔ درست فیصلوں تک پہنچنے کیلئے راہیں نکالئے۔

۸۔ **آمرانہ انداز** سے اجتناب کیجئے اور ایسا انداز اختیار فرمائیے کہ شرکاء اسلامی بھائیوں میں اعتماد پیدا ہو اور اجنبیت و خوف کی کیفیت جاتی رہے۔ اِس سے

تخلیقی ذہن کھل کر سامنے آئیں گے۔

۹۔ آپ **اپنا عندیہ** قبل از وقت بیان کر کے شاید شرکاء کی رائے سے محروم ہو جائیں لہٰذا اولاً سب کو اپنا مؤقف کھل کر بیان کرنے دیجئے ہوسکتا ہے کوئی اسلامی بھائی اتنی پیاری رائے دے دے کہ آپ اپنا عندیہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر آپ نے پہلے ہی اپنا ذہن دے دیا تو پھر اچھی رائے قبول کرنے میں بھی ''انا'' کا سامنا ہوسکتا ہے۔

۱۰۔ **جو نکات** لکھ لئے گئے ہیں اِن کو ایک نظر دیکھ لیجئے اور اگر کوئی ضروری بات لکھنے سے رہ گئی ہو تو لکھوا لیجئے۔

۱۱۔ **طے شدہ نکات** پر عمل درآمد کو یقینی بنائیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

Go To Index

تعارُفِ دعوتِ اسلامی

اس رسالے میں ہے؛

☆ دعوتِ اسلامی کا آغاز

☆ دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

☆ فیضانِ رضا کے آٹھ حروف سے 8 مدنی پھول

☆ مسلکِ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تعریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دعوتِ اسلامی کا تعارُف

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ اوّل تا آخر ضرور پڑھ لیجئے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''ضیائے دُرُود وسلام''** میں نقل فرماتے ہیں کہ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، **بِاذنِ** پروردگارِ دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: **''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔''** (ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص ۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''دعوتِ اسلامی'' کا آغاز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر دور میں امّتِ محبوب علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کو ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدّس فریضہ بطریقِ اَحسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جنہوں نے آج سے تقریباً 27 سال قبل **۱۴۰۱ھ** بمطابق **1981ء** میں بابُ المدینہ کراچی میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے مَدَنی کام کا آغاز اپنے چند رُفَقاء کے ساتھ کیا۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت، جذبۂ احیاءِ سنّت، زہد وتقویٰ، عفو ودرگزر، صبر وشکر، عاجزی وانکساری، سادگی، اخلاص، حسنِ اخلاق، جود وسخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علمِ دین، خیر خواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں[1]۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے اِس مَدَنی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان **توبہ** کرکے راہِ راست پر آگئے، بے نمازی نہ صرف **نمازی** بلکہ نَمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویّہ اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو **نورِ اسلام** نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ** و **گنبدِ خضریٰ** کی زیارت کے لئے **بیقرار** رہنے لگے، فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامِل** بن گئے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شائقین عُلَمائے اَہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُھُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالعہ** کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی **عاشقانِ رسول** کے

[1] : مزید معلومات کے لئے تعارفِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) نامی کتاب کا مطالعہ کیجئے۔

ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنالیا کہ (ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ) **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''**

دعوتِ اسلامی 66 ممالک میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عنایتوں، **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکتوں، **اولیائے عظام** رحمۃ اللہ علیہم کی نسبتوں، **علماء و مشائخِ اہلسنّت** دامت فیوضہم کی شفقتوں اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کوششوں کے نتیجے میں بابُ المدینہ کراچی سے اُٹھنے والی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً **66 ممالک** تک پہنچ گئی اور آگے کُوچ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۲۹ھ میں) دعوتِ اسلامی 35 سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ **دنیا** بھر میں **ہزاروں** مقامات پر **سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات** ہو رہے ہیں اور سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدس جذبے کے تحت اِصلاحِ اُمّت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''**۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

کُفّار میں تبلیغ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ ''ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' چنانچہ سوالاً جواباً مرتب کردہ شریعت وطریقت کے جامع مجموعہ ''72 **مَدَنی انعامات**'' میں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بائیسواں مَدَنی انعام یہ عطا کیا کہ کیا آج آپ نے کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات اور دیگر مَدَنی کاموں کی ترغیب دلائی۔ یوں الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ہر مبلغ، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی انفرادی کوشش کا تسلسل ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے ملنساری کی چاشنی سے لبریز انفرادی کوشش کے ذریعے ہزار ہا اسلامی بھائیوں کی تربیت فرمائی اور انہیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے'' کا جذبہ دیا، اِن اسلامی بھائیوں نے دوسرے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کی اور یوں نیکی کی دعوت کا یہ سلسلہ تادمِ تحریر تقریباً 66 ممالک تک جا پہنچا ہے۔ جہاں لاکھوں بے عمل مسلمان، نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں وہیں مختلف مُمالک میں کُفّار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔

کافر کا قَبولِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضان

مدینہ (باب المدینہ کراچی) سے عاشِقانِ رسول کا ایک 92 دن کا مَدَنی قافِلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن ضلع ''ایرو'' 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اِس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلم نوجوان کو **امیرِ قافِلہ** کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافِلہ نے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلیٰ کردار سے **مُتَعَلِّق** چند خوشبودار مَدَنی پھول پیش کر کے اس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اِس پر اُس نے بعض سُوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کم وبیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مُشَرَّف بہ اسلام ہوگیا۔**

کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ چلیں قافِلے میں چلو
کُفر کا سر جُھکے دیں کا ڈنکا بجے اِن شاءَ اللہ چلیں قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(فیضانِ سنّت، باب آدابِ طعام، ج۱، ص۲۶۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب نومُسلِموں کو اور ان کے صَدْقے ہم سب کو اسلام پر استِقامت نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

الٰہی! دین کی تبلیغ میرا کام ہوجائے
ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچمِ اسلام ہوجائے

مَدَنی قافِلے

دعوتِ اسلامی کے اوائل ہی سے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بزرگانِ دین کی اتباع میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے۔ دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں اور بعض اوقات پیدل سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں

گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے۔ آپ کے کھانے کا Tiffen ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا بھی ساتھ رکھتے، اپنا پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی عیادت کرتے، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے اور کفن پہناتے، نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور غمی وخوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دلجوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے۔ یوں یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچا کہ عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے **بے شمار مَدَنی قافلے** مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

نورانی چہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

۱۴۲۵ھ (جنوری 2005ء) میں دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے نگران اور مجلس بیرونِ ممالک کے بعض اراکین وغیرہ کا **مَدَنی قافِلہ** بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) سے سفر کر کے **ساؤتھ افریقہ** پہنچا، اِسی دوران دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بنانے کیلئے جگہ دیکھنے کے لئے یہ قافِلہ ایک مقام پر پہنچا، وہاں پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں نے مَدَنی قافِلے کا پُر تپاک طریقے پر خیر مقدم کیا۔ اُس جگہ کا مالِک جو کہ عیسائی تھا، با عمامہ و باریش چمکدار و نور بار چہرے والے عاشِقانِ رسول کے جلووں اور **اللّٰہ اللّٰہ** کے پُر کیف نغموں میں مست ہو گیا، بے قرار ہو کر آگے بڑھا اور **نگرانِ شوریٰ** سے کہنے لگا: ''مجھے مسلمان کر لیجئے۔'' اُسے

فوراً نصرانی مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کرلیا گیا، اسلامی بھائیوں کی خوشی کی انتہاء نہ رہی، **اللہ اللہ** کی زوردار صداؤں سے فَضا کا سینہ دَہَل اُٹھا۔

تو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے ہے اچّھا نہیں ہے بُرا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضان سنّت، باب آدابِ طعام، ج۱، ص۴۰۹)

مدینہ: مدنی قافلے کی مزید بہاروں اور دیگر بہت سی معلومات کے لئے ''فیضانِ سنّت جلد اوّل'' اور ''دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب فرمائیے۔

مَدَنی تربیت گاہیں

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش کے احترام میں نیکی کی دعوت کو مؤثر انداز میں عام کرنے کے لئے مُتَعَدَّد مقامات پر تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور ونزدیک سے اسلامی بھائی آکر قیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صُحبت میں سنّتوں کی تربیت پاتے اور پھر قُرب وجَوار میں جاکر ''نیکی کی دعوت'' کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش ہے کہ ہماری مساجد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور پرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بھی تعمیر کی جائیں۔ چنانچہ مساجد کی تعمیر کے لیے ''مجلسِ خُدّامُ المساجد'' قائم ہے، مُتَعَدَّد مساجد کی تعمیرات کا ہر وَقْت سلسلہ رَہتا ہے۔ الحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مُتَعَدَّد مَدَنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ قائم کئے جا چکے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی اجازت سے مزید سلسلہ ابھی جاری ہے۔

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
رَحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

دعوتِ اسلامی کے مراکز کی تعمیرات، جامعات، ومدارس اور دیگر تبلیغی کاموں کے اخراجات مسلمانوں کے عطیّات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔مگر ہر گس وناگس کو چندہ وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کی اِجازت ضروری ہے۔

آئمّۂ مساجِد

بے شمار مساجد ایسی ہیں جن کی انتظامیہ ائمّہ و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کا خاطر خواہ انتظام نہیں کر پاتی۔لہٰذا! ان حضرات کی خیر خواہی میں تنخواہوں کی ادائیگی کا بھی سلسلہ ہے۔

گُونگے، بَہرے اور نابینا اسلامی بھائی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے عمومی اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ خصوصی یعنی گونگے، بہرے اور نابینا اسلامی بھائی بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو عموماً معاشرہ میں کوئی اَہمِّیّت نہیں دیتا۔علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بعض تو ضروری معلومات تک سے محروم ہوتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی تربیت اور مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی کی کاوشوں کے نتیجے میں آج پاکستان کے کئی شہروں میں

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں **خُصوصی اسلامی بھائیوں** کے حلقے لگتے ہیں۔ بڑی راتوں میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات اور رمضان المبارَک کے **اجتماعی اعتکاف** میں بھی ان کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں **نعت، بیان، ذکر اور دعا** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مُبلِّغین کو **اشاروں کی زبان کا کورس** کروانے کیلئے **30** دن کے **تربیتی کورس** کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اور گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے **مَدَنی قافلے** بھی سفر کرتے ہیں۔

دھاڑیں مار مار کر رونے لگے

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ میں ہونے والے **حضرت بابا فرید الدین گنج شکر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرسِ مبارَک میں **مجلس خصوصی اسلامی بھائی** کے ذمہ داران پہلی مرتبہ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں **مَدَنی کام** کرنے کی نیت سے پہنچے تو پتا چلا کہ خُصوصی اسلامی بھائی **3** اور **4** تاریخ سے آنا شروع ہوجاتے ہیں اور **5، 6، 7** محرم الحرام کو ان کی تعداد کثیر ہوجاتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ ایم سی ایلیمنٹری اسکول میں ان کے قیام کی ترکیب ہوتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ کی طرف سے **10** دن اسکول بند رہتے ہیں۔ مجلس کے اراکین کی انفرادی کوشش کی بَرَکتوں سے گونگے بہروں میں خیر خواہی کی ترکیب بنانے کے ساتھ ساتھ اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تو اندازہ ہوا یہاں آنے والے گونگے بہروں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ بعض گونگے چرس اور بھنگ جیسے نشے کے عادی تھے۔ شروع شروع میں یہ گونگے بہرے، مبلغین اسلامی

بھائیوں سے کتراتے رہے۔ پھران کی خیر خواہی کا اہتمام مجلس کی طرف سے کیا گیا اور جب یہ کھانے پر جمع ہوئے تو ان پر اشاروں میں **انفرادی کوشش** شروع کی گئی، جس سے یہ قریب آئے۔ دوسرے دن **اجتماعِ ذکر و نعت** کی ترکیب رکھی گئی۔ جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے اشاروں میں حمد و نعت کے بعد سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ جس سے گونگے بہرے اسلامی بھائی انتہائی متاثر ہوئے پھر جب دعا سے پہلے مبلغ نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے پُر اثر مناجات کے اشعار **''کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رَبّ** (عَزَّوَجَلَّ)'' پڑھی اور اشاروں کی زبان کے تربیت یافتہ ایک اسلامی بھائی نے اشاروں میں جب مناجات کے اشعار پیش کئے تو گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کی عجیب کیفیت ہوگئی۔ وہ خوفِ خدا اور گناہوں کی ندامت کے باعث **دھاڑیں مار مار کر رونے لگے**۔ کئی تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور زمین پر لوٹنے لگے۔ وہاں موجود عُمومی اسلامی بھائی یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور جذباتِ تأثُّر سے اُنکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

اسکول کے تمام اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر کا کہنا تھا کہ ہم نے آج تک ان گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کو عموماً تاش کھیلتے اور نشہ کرتے دیکھا ہے۔ آج ہم ان کا یہ انداز دیکھ کر حیران ہیں۔ ہم آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہر بار آئیں، ہماری خدمات آپ کے ساتھ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **حضرت بابا فرید** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خُصوصی فیضان سے گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے پچھلے تمام **گناہوں سے توبہ** کی اور آئندہ **پابندی سے نماز** پڑھنے کا عزم کیا، اس کے علاوہ **ہر ماہ 3 دن** کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ **مَدَنی قافلوں** میں سفر اور رمضان المبارک

میں **اعتکاف** میں بیٹھنے کی نیّت بھی کی۔ آخر میں وَلیلِ عطار کے ذریعے مرید ہوکر **''عطاری''** بھی بن گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

کرسچین کا قبولِ اسلام

بابُ المدینہ کراچی 2007ء میں **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے **نابینا اسلامی بھائیوں** کا ایک **مَدَنی قافلہ** مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کیلئے بس میں سوار ہوا۔ اس مَدَنی قافلے میں چند عُمُومی اسلامی بھائی بھی شامل تھے۔ امیرِ قافلہ نے برابر بیٹھے شخص پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کہنے لگا کہ ''میں **عیسائی مذہب** سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں نے **مذہبِ اسلام** کا مطالعہ کیا ہے اور اس مذہب سے **متأثر** بھی ہوں مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے (سفید) لباس میں ملبوس ہیں، بس میں چڑھے اور بلند آواز سے سلام کیا اور حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ آپ کے ساتھ نابینا اشخاص نے بھی سر پر سبز عمامہ اور سفید لباس کو اپنا رکھا ہے، ان سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے۔''

اُس کی گفتگو سُننے کے بعد **امیرِ قافلہ** نے اسے مختصر طور پر **''مجلس خُصوصی اسلامی بھائی''** کے بارے میں بتایا۔ پھر شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی دینِ اسلام کیلئے کی جانے والی عظیم خدمات کا تذکرہ کیا اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کا تعارف بھی کروایا۔ پھر اس سے کہا کہ ''یہ نابینا اسلامی بھائی اُنہی دنیا دار مسلمانوں (جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترا رہے ہیں) کی اصلاح کے لئے

نکلے ہیں۔'' یہ بات سن کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ : گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے رسالہ ''گونگا مبلغ'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

جَیل خانے

جیل میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عموماً قراٰن وسنت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر قتل و غارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زنا کاری، منشیات فروشی، جوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مبتلا ہو کر بالآخر جیل کی چار دیواری میں مقیّد ہو جاتے ہیں۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قیدیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے جیل خانوں میں بھی دعوتِ اسلامی کی **مجلس فیضانِ قرآن** کے ذریعے مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے **جامعۃُ المدینہ** کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکو اور جَرائم پیشہ افراد جیل کے اندر رہنے والے مَدَنی کاموں سے مُتَأَثِّر ہو کر تائب ہونے کے بعد رِہائی پا کر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلوں** کے مسافر بننے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پا رہے ہیں، آتِشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے ہیں! مُبَلِّغین کی انفِرادی کوشِشوں کے باعِث کُفّار قیدی بھی مُشَرَّف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

قیدی کی اصلاح

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار**

قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں، ''**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی **جَیل خانوں** میں بھی دھوم مچی ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جَیل کے اندر دیگر تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قیدیوں کیلئے تعلیمِ قراٰن اور شریعت کورس کا سلسلہ بھی ہے۔ جن کو پولیس کی مار اور کال کوٹھڑی کے تنگ و تاریک در و دیوار نہ سدھار سکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکات سے ایسوں کی اِصلاحات کے بھی واقِعات ہوئے ہیں۔ چُنانچِہ مشہور **صوفی بُزُرگ بابا بُلّھے شاہ** رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاکیزہ خِطّے ضلع قُصُور ڈاکخانہ کُھڈیاں سے **ایک اسلامی بہن** نے کچھ اس طرح کی تحریر بھجوائی، ''مجھے بیوہ ہوئے **آٹھ سال** گزر چکے ہیں میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ بُری صحبت کے سبب وہ لڑائی جھگڑوں کا عادی ہو گیا اور مَنشیات فروشی کے دھندے میں پڑ گیا، سمجھاتی تو مجھے **گالیاں** دیتا اور مارتا۔ آہ! میرا لختِ جگر نظر کا نور اور دل کا سُرور بننے کے بجائے میرے جگر کا **ناسُور** بن گیا۔ کئی بار پولیس اُٹھا کے لے گئی، میں جُوں تُوں کر کے اُس کو چُھڑوا کر لاتی، کئی مقدَّمے اُس پر قائم تھے۔ آخر کار کسی مقدَّمے میں اُس کو سزا سنائی گئی اور وہ **جَیل** کی آہنی سلاخوں کے پیچھے چلا گیا۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد جب وہ ضَمانت پر رِہا ہو کر گھر آیا تو **یہ دیکھ کر میں حیران** رہ گئی کہ آیا یہ خواب ہے یا حقیقت! بات بات پر مجھے گالیوں سے نوازنے اور مار دھاڑ کرنے والا بد مزاج بیٹا آج **میرے قدموں** میں گر کر رو رو کر مجھ سے مُعافیاں مانگے جا رہا ہے۔

اتنے میں **اذانِ مغرِب** کی صدا سے فضا گونج اٹھی اور وہ نَماز پڑھنے کیلئے جانبِ مسجِد روانہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر **تقدُّس کا نُور** جھلک رہا تھا اور انداز میں بھی

نُمایاں تبدیلی تھی، کل تک گالیاں بکنے والا نوجوان آج بات بات پر **سُبْحٰنَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ، ماشاءَ اللّٰہ اور اِن شاءَ اللّٰہ** کہے جارہا تھا، اُس کی زَبان ذکر و دُرود سے تر تھی، عشاء کی نَماز باجماعت ادا کرنے کے بعد مسجِد سے واپَس آکر وہ جلد ہی لیٹ گیا، میں بھی سوگئی۔ رات تقریباً دو بجے جب **میری آنکھ** کُھلی تو قریبی چارپائی پر سویا ہوا بیٹا **غائب** تھا! میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھی کہ کہیں پھر **وارِدات** کرنے اور کسی کا گھر اُجاڑنے تو نہیں چلا گیا! مگر جُوں ہی **صحن** کی طرف نظر اُٹھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ **میرا بیٹا** مُصلّی بچھائے **خُشُوع و خُضُوع** کے ساتھ **تَہَجُّد** ادا کررہا ہے سلام پھیرنے کے بعد وہ رو رو کر ربِّ کائنات کے حُضُور مُناجات میں مشغول ہوگیا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی بُری خصلتیں بھی چُھڑا یا الٰہی
خطاؤں کو میری مِٹا یا الٰہی مجھے نیک خصلت بنا یا الٰہی
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولا مِری بخش دے ہر خطا یا الٰہی
تُو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر
مجھے سنّتوں پر چلا یا الٰہی

بیٹے کو روتا بلکتا دیکھ کر میرا دل بھر آیا اور میں روتے روتے اپنے لال سے لپٹ گئی۔ کچھ دیر تک ہم ماں بیٹے ہچکیاں لے کر روتے رہے، جب اِفاقہ ہوا تو میرے اِستِفسار پر اُس نے اِس حیرت انگیز تبدیلی کے متعلِّق بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جَیل میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیا، جَیل کے اندر دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین باقاعِدہ قراٰنِ پاک

وُضو ، نَماز، اور سنّتیں سکھاتے اور دُعائیں یاد کرواتے ہیں۔ **عاشِقانِ رسول** کی انفِرادی کوشش سے میں گناہوں سے تائب ہوا۔ یہ باتیں سُن کر میرا دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوگیا۔ **میں دعوتِ اسلامی والوں کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے نافرمان، جرائم پیشہ اور مَنشیات کے عادی بیٹے کو اِصلاح کا سامان فراہم کیا۔** دعوتِ اسلامی کا مجھ دکھیاری ماں پر اور ہمارے خاندان پر عظیم احسان ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام غمزدہ ماؤں کے اُن اَسیر بیٹوں کو جو جیلوں کے اندر ہیں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نصیب کرے تا کہ وہ جَرائم سے مُنہ موڑ لیں اور سنّتوں سے رِشتہ جوڑ لیں۔''

سنّتوں سے بھائی رِشتہ جوڑ لے اور جَرائم سے تو مُنہ کو موڑ لے
نیکیاں کر جلد، تُو بدیوں سے بھاگ قَبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ

مدینہ: اس طرح کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے رسالہ ''دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

اجتماعی اعتکاف

دعوتِ اسلامی کے مَعرضِ وجود میں آنے سے دو یا تین سال پہلے رمضان المبارک میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے عین شباب میں نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر باب المدینہ کراچی (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں پہلا **اعتکاف** کیا۔ پھر اگلے سال آپ دامت برکاتہم العالیہ کی انفرادی کوشش سے 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی ملنساری

کی برکت سے اگلے سال یہ تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس **اجتماعی اعتکاف** کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی کہ 28 اور وہ بھی نوجوان اسلامی بھائی اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں چنانچہ لوگ باقاعدہ اِن **عاشقانِ رسول** کی زیارت کے لئے آتے۔ اجتماعی اعتکاف کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کا سورج طلوع ہوگیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام **پہلا اجتماعی اعتکاف** کیا گیا۔ 60 اسلامی بھائیوں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں اعتکاف کرنے کی سعادت پائی۔ بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے۔ یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمضانُ المبارک کے 30 دن اور آخری عَشرہ میں اِجتماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی **علمِ دین حاصل** کرتے، سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین چاندرات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔

میں نے کئی بار خودکُشی کی کوشش کی تھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحصیل شُجاع آباد ضلع ملتان (حال مقیم بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، ''میں والِدَین کا مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِنتہائی دَرَجہ کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیرڈ کھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وِڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رَمَضانُ المبارک میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچا دی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی

بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **کئی بار خودکشی کرنے کی سعی کی** مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضانُ الْمبارَك کے آخری عشرہ میں **اعتکاف** کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ ان کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مُعتکف** ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اجتماعی اعتکاف** کی برکتوں کے کیا کہنے!، میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں کسا کسایا گیا تھا، مگر **تربیّتی حلقوں**، سنّتوں بھرے بیانوں اور **عاشِقانِ رسول** کی صُحبتوں نے وہ مَدَنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کردی، **عمامہ شریف** کا تاج سر پر سجالیا اور چاندرات کو خوب رو رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیّت کے تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر پر روانہ ہوگیا۔ میں نے **عید** کے تینوں دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ گزارے۔ **خدا کی قسم!** یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچّھی گزری۔ واپسی پر گھر آکر امّی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہوگیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویرِ حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہوگیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر عَلاقائی مُشاوَرت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں **تربیّتی کورس** کرنے کی سعادت حاصل کرلینے کے بعد مزید 126 دن کے ''اِمامت کورس'' کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے اِستِقامت کا مُلْتَجی ہوں۔

بگڑے اَخلاق سارے سنور جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۱۴۶۶)

مدینہ :اجتماعی اعتکاف کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے ''فیضانِ سنّت جلد اوّل'' اور ''دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں'' مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع

دنیا کے مختلف مُمالِک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اجتماعات** کے علاوہ عالَمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا **بین الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع** ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی مُمالِک سے **مَدَنی قافلے** شرکت کرتے ہیں۔ بلاشُبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی مِلکیّت ہے۔

اولاد مل گئی

ایک اسلامی بھائی تقریباً 25 سال سے بے اولاد تھے۔ **دعوتِ اسلامی** کا بین الاقوامی **سنّتوں بھرا اجتماع** ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہوکر دعا کرنا، وہاں بہت سارے **عاشقانِ رسول** جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہوگئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔ (تربیتِ اولاد، ص ۵۱)

اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے خون پسینے سے سینچی ہوئی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی اور فَحّاشی وعُریانی سے سَرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بیشمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلْدَل سے نکل کر اُمَّہاتُ الْمُؤمنین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹّا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخْلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کی شرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ **مَدَنی بُرقع** اُن کے لباس کا **جُزْوِ لا یُنْفَکّ** بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے بھی شَرْعی پردہ کے ساتھ **مُتَعَدَّد** مقامات پر ہفتہ وار

اجتماعات ہوتے ہیں۔اسلامی بہنوں کے جامعات بھی قائم ہیں مُتعدَّد اسلامی بہنیں بھی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ عالِمات بننے کی سعادت حاصِل کرچکی ہیں۔دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسَۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں،ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں اسلامی بہنوں کے **1317** مدرَسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں کم وبیش **12017** اسلامی بہنیں قرانِ پاک،نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔نیز مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے بے شُمار مدارِس مدرَسَۃُ المدینہ کے نام سے قائم ہیں جہاں حِفظ وناظِرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔

مِری جس قدَر ہیں بہنیں،سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مَدَینے والے

اِسی ماحول نے ادنٰی کو اعلٰی کردیا دیکھو!

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالبّ لباب ہے کہ والدین کے بے حد اِصرار پر میں نے قرانِ پاک **حفظ** کرنے کی سعادت تو حاصل کر لی تھی مگر بعد میں اس کو دُہرانا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے والدین کو سخت **تشویش** تھی۔ اتنی عظیم سعادت حاصل کرلینے کے باوجود میری عملی کیفیت یہ تھی کہ میں **نمازوں** کی پابندی سے غافل تھی۔نت نئے **فیشن** اور **گانے** سننے کی تو اتنی شوقین تھی کہ بعض اوقات تو ساری ساری رات ہیڈفون لگا کر گانے سنا کرتی۔T.V کی تباہ کاریوں نے بھی مجھے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا،چنانچہ مجھے **فلمیں ڈرامے** دیکھنے میں بہت مزا آتا

تھا۔ بالخصوص ایک گلوکار کے گانوں کی اسقدر دیوانی تھی کہ میری سہیلیاں مذاقاً کہتی تھیں کہ یہ تو مرتے وقت بھی اسی گلوکار کو یاد کرے گی۔ صد افسوس کہ اگر میں اُس کا کوئی شو (پروگرام) نہ دیکھ پاتی تو رو رو کر برا حال کر لیتی یہاں تک کہ کھانا بھی نہیں کھاتی تھی۔ الغرض میرے صبح وشام یونہی گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔

میری ممانی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے **سنتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت کیا کرتی تھیں۔ وہ مجھے بھی اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتیں مگر میں ٹال دیتی۔ ان کی مسلسل **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں بالآخر میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ وہاں پر ہونے والے سنّتوں بھرے بیان، ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رقت انگیز دُعا سے میں بہت متأثر ہوئی۔ ایک حلقہ ذمہ دارہ اسلامی بہن مجھ پر بڑی شفقت فرماتیں اور مجھے گھر سے بُلا کر **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرواتیں۔ انکی اسقدر شفقتیں دیکھ کر میرا دل پسیج گیا اور میں نیکیوں کی طرف رغبت کرنے لگی اور فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ کر لی۔ **مکتبۃ المدینہ** کے جاری کردہ **سنتوں بھرے بیانات** کی کیسٹیں سنتی تو خوفِ خدا سے لرز کر رہ جاتی کہ اگر یونہی گناہ کرتے کرتے مجھے موت آجاتی تو میرا کیا بنتا۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی **کتب ورسائل** پڑھ کر مجھ میں **احساسِ ذمہ داری** پیدا ہوا اور میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر **نیکی کی دعوت** عام کرنے میں مصروف ہوگئی۔ مجھے ذمہ دارہ اسلامی بہن جو بھی ذمہ داری دیتیں میں بحسن وخوبی نبھانے کی کوشش کرتی۔ یوں

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرتے کرتے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کی خادمہ (ذمہ دارہ) کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کام کو بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** حافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی پیروی میں روزانہ ایک منزل کی دہرائی کی سعادت بھی حاصل ہو رہی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی انعامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس پرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنامِ **''مَدَنی انعامات''** بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63** اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83** اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے **40** اور خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے **27** **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل **''فکرِ مدینہ''** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ **ان** مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔ ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے

اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچِہ حیدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۱۱۳۵)

مَدَنی مذاکَرات

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی صُحبت درحقیقت بہت بڑی نعمت ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے **''مَدَنی مُذاکرات''** میں مختلف قسم کے مثلاً عقائد واَعمال،

فضائل و مَناقِب ،شریعت وطریقت ،تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ ،اَخلاقیات و اِسلامی معلومات،معاشی ومعاشرتی وتنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے اورحسبِ عادت وقتاً فوقتاً صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کی دِلنواز صدالگا کر حاضرین کو دُرُودشریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے ہیں۔

رُوحانی علاج اور اِستخارہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلِ سنّت حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس وقت مجلس کی طرف سے بلامبالغہ لاکھوں تعویذات اورتعزیت،عیادت اورتسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ کم وبیش سوا دو لاکھ اور سالانہ 26 لاکھ سے زائد ''تعویذات'' و ''اَوراد'' دیئے اور کم وبیش 20 سے 25 ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں

تعویذاتِ عطاریہ کے بستہ (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں:

بَرین ٹیومر کا مریض تندرست ہوگیا

سکھر (باب الاسلام سندھ) کے مُقیم اِسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک شخص کو **برین ٹیومر** (یعنی دماغ میں پھوڑا) تھا۔اس کے دو آپریشن ہو چکے تھے۔اس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔کسی نے اُن کو **تعویذاتِ عطّاریہ** استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔مگر مریض کی حالت مایوس کُن ہونے کی وجہ سے گھر والوں نے خاص توجُّہ نہ دی۔

ایک دن اُن کے چھوٹے بھائی **مجلس مکتوبات تعویذات عطاریہ** کے بستے (اِسٹال) پر گھبرائے ہوئے آئے اور روتے ہوئے کہنے لگے: ''بھائی جان کی **حالت** بہت زیادہ خراب ہوگئی۔لگتا ہے شاید آج بھائی کی زندگی کی **آخری رات** ہے، وہ کسی کو نہیں پہچان رہے، سانس بھی **اُکھڑی** ہوئی ہے، کوئی **تعویذ** دے دیں۔'' مجلس کے اِسلامی بھائیوں نے انہیں تسلی دی: ''آپ مایوس مت ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **شفا** دینے والا ہے۔آپ یہ **تعویذاتِ عطاریہ** لے جائیں، یہ اس زمانے کے ولی سلسلہ عالیہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ہیں۔ ان تعویذات کی بَرَکت سے کئی ایسے مریض بھی **شفا** پا چکے ہیں جنہیں ڈاکٹروں نے **لاعلاج** قرار دے دِیا تھا۔''

دوسرے دن انکے بھائی دوبارہ بستے پر آئے تو ان کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔انہوں نے بتایا:''میں نے گھر جا کر جیسے ہی تعویذ اپنے بیمار بھائی جان کے سر پر باندھا تو سارے گھر والے حیران رہ گئے کہ چند منٹ بعد ہی بھائی نے (جو لگتا تھا کہ آخری سانسیں لے رہے ہیں) آنکھیں کھول دیں۔انہوں نے گھر والوں کو بٹھانے کا اشارہ کیا۔انہیں سہارا دے کر بٹھا دیا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے کھانا بھی کھانا شروع کر دیا ہے۔''2 دن بعد برین ٹیومر کے مرض میں مبتلا رہنے والے اِسلامی بھائی اپنے قدموں پر چل کر تعویذات عطاریہ کے بستے پر ذِمّہ داران سے ملنے آئے اور بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت 75% فیصد صحیح ہوگئی ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ :رُوحانی علاج کی مزید بہاریں پڑھنے کے لئے''خوفناک بلا''،''پراسرار کتا''،''سینگوں والی دلہن''، ''خوش نصیب مریض'' نامی رسائل مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔

حُجّاج کی تربیت

حج کے مَوسِم بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی حاجیوں کی تربیت کرتے ہیں۔حج وزیاراتِ مدینۂ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو حج کی کتابیں مثلاً رفیق الحرمین بھی مفت پیش کی جاتی ہیں۔

تعلیمی ادارے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:''طلبہ ملک وملت کا قیمتی

سرمایہ ہوتے ہیں مستقبل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں، اگر ان کی شریعت وسنّت کے مطابق تربیت کردی جائے تو سارا معاشرہ خوف خدا وعشق مصطفےٰ کا گہوارہ بن جائے۔'' تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلبہ کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہورہا ہے۔ بے شمار طلبہ سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ **بے عمل طلبا، نمازی اور سُنّتوں کے عادی** ہوگئے۔ چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے ''**فیضانِ قرآن و حدیث کورس**'' کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔

جامعۃُ المدینہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی (باب المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، جامعۃ المدینہ کی شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ تحریر (یکم رجب المرجب ۱۴۲۹ھ) 107 جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذریعے کم وبیش 5,000 اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) ''درس نظامی'' (عالم کورس) اور تقریباً 2,000 اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے

تقریباً ہر سال ''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طلبہ اور طالبات پاکستان میں نمایاں **کامیابی** حاصل کرکے بسا اوقات اوّل ،دُوُم اور سِوُم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔ جامِعۃُ المدینہ سے سَنَدِ فَراغت حاصِل کرنے والے عُلَما کے نام کے ساتھ مَدَنی لکھا اور بولا جاتا ہے۔

مدرَسۃُ الْمدینہ

اندرون و بیرونِ مُلک حفظ و ناظرہ کے لاتعداد مدارِس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم و بیش **50,000** (پچاس ہزار) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ و ناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

مدرَسۃُ الْمدینہ (بالغان)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدرسۃ المدینہ** کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قراٰن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فضیل رضا عطّاری مُدَّ ظلہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید

تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں **سبز عمامہ** اور **سفید لباس** میں ملبوس ایک **عاشقِ رسول** اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کر پایا۔ **بالآخر میں ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مدرسۃ المدینہ** (بالغان) **میں شرکت کرنے لگا۔** میں جسمانی طور پر **کمزور** ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے **معذرت** بھی کر لی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں دُرُست قرآن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت** بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے ذریعے مرید ہو کر **"عطاری"** بن گیا۔ میں کم و بیش 8 سال **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں قرآن پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا رہا۔ اس دوران میں نے

دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی ۔میں نے **1996**ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ **2003**ء میں فارغ التحصیل ہوا۔اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔پیرومرشد کی شفقت سے **مجلس تحقیقاتِ شرعیہ** کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ **دارالافتاء** اہلسنّت (کنزالایمان) میں تادمِ تحریر بطورِ **مُفتی ومصدِّق** خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے **توجہِ مُرشِد** کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے مذکورہ اسلامی بھائی **مفتی ومصدِّق بن** گئے ۔آپ بھی ان **مدارس المدینہ** (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

شفاخانے

محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلبہ اور مدنی عملہ کا مفت عِلاج کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

تَخَصُّص فِی الْفِقْہ

دعوتِ اسلامی کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کے ''جامعۃ المدینہ'' میں دورۂ حدیث کے بعد جید مفتیانِ کرام کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کروایا جاتا ہے جس کی مدت دو سال ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام اِفتا کی تربیت پا رہے ہیں۔۔اس کورس میں داخلے کے لئے بھی باقاعدہ ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سے اجارہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر مفتی کورس کر سکیں۔فی الحال یہ کورس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں کروایا جاتا ہے۔

شریعت کورس

ضروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نَوعیّت کا مُنفرِد ''شریعت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعبہ ہائے زندگی سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔اِس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ''مجلس تحقیقاتِ شَرعیہ'' کے مُبلّغین عُلَماءِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے باقاعدہ ایک ضَخِیم کتاب بنام ''نِصابِ شریعت (حصہ اول)'' مُرتّب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃُ المدینہ کی تمام شاخوں سے ھَدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔

مجلسِ تحقیقاتِ شَرعیّہ

مسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مسائل کے حل کے لئے **مجلسِ تحقیقاتِ شَرعیّہ** مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین عُلَماء و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔

دارُالاِفتاء اہلِ سُنّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک بھر میں مختلف مقامات پر دارالافتاء اہلسنّت قائم ہیں جہاں **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ **مفتیانِ کرام** اور **علماءِ اہلسنّت** مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ماہانہ کم وبیش دو ہزار (2000) **فتاوٰی جات** (جن میں انٹرنیٹ پر جاری ہونے والے فتاوی بھی شامل ہیں) دارلافتاء سے جاری کیے جاتے ہیں۔ اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کرکے دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ہزار ہا اسلامی بھائی ٹیلیفون کے ذریعے نیز بالمشافہ اپنے درپیش مسائل کا حل پاتے اور اپنے معاملات کو شریعت مطہرہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت سے اب تک کم وبیش تریسٹھ ہزار (**63,000**) سے زائد فتاوٰی جات جاری کئے جاچکے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس شعبہ میں مزید ترقی کا سفر ابھی جاری ہے۔

انٹر نیٹ

انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کا پیغام عام کیا جارہا ہے۔

آن لائن دارُالاِفتاء اہلِ سُنّت

دعوتِ اسلامی کی **website** میں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے **مسائل کا حل** بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر **اعتراضات کے جوابات** دیئے جاتے اور اِن کو اسلام کی **دعوت** پیش کی جاتی ہے۔

مکتبۃ المدینہ

اس اشاعتی ادارے کے ذَرِیعے سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علُمائے اہلسنت کی کتابیں زیورِطبع سے آراستہ ہوکر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اپنے پریس (Press) بھی قائم کرلئے ہیں۔ نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں اور VCD,s بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں۔

المدینۃُ العلمیّۃ

"**المدینۃ العلمیۃ**" دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل

دعوت اسلامی کا مدنی کام جوں جوں ترقی کرتا جارہا ہے توں توں مسلمانوں میں دینی مُطالعہ کا شوق بڑھتا جا رہا ہے ،ایک دور تھا کہ جب علمائے اہلسنّت کی لکھی ہوئی اسلامی کتابیں کسی دینی اجتماع میں بمشکل بیس تیس بکتی ہوں گی ، اب الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہورہی ہیں۔ جدید مکتبے کھل رہے ہیں۔ نئے نئے مصنفین اپنی قلمی کاوشوں کو منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔آج کل کاروباری اصول یہ ہے کہ جب کوئی چیز بازار میں چل نکلتی ہے تو پھر اس کے معیار پر توجہ کم اوراس کی مقدار بڑھانے اورخوب کمانے پر دھیان زیادہ دیا جاتا ہے ۔یہی حال کتابوں کے معاملے میں بھی دیکھا گیا ، طباعت کی فاحش اغلاط سے بھرپور کتابیں بھی دھڑا دھڑ بکنے لگیں ۔ان تشویشناک معاملات پر قابو پانے کی کوشش کی ایک کڑی یہ ہے کہ دعوت اسلامی سے محبت کرنے والے سنیوں کے مکتبوں اورجدید مصنفین ومؤلفین کی ایک تعداد کو جمع کر کے ان کا بھرپور مدنی مشورہ کیا گیا اورانہیں غیرمحتاط کتب چھاپنے کے سبب پھیلنے والی متوقع گمراہی اور ہونے والے گناہ جاریہ کا خوف دلایا گیا ۔ اس سے ان پر بہت ہی اچھا اثر پڑا ۔چنانچہ غیرمحتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مُسلِمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے گناہ جاریّہ کے سدِّباب کے لیے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم کی گئی جو مُصَنِّفِین ومُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد،کفریات،اخلاقیات،عربی عبارات اورفقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔

مختلف کورسز

مُبلّغین کی تربیت کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً **41** دن کا مدنی قافلہ کورس، **63** دن کا تربیتی کورس،، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مُبلّغین کو **اشاروں کی زبان کا کورس** کروانے کیلئے **30** دن کے **تربیتی کورس** کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے، جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں **نعت، بیان، ذکر اور دعا** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔

نامعلوم درد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ''تربیّتی کورس'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانِب اچانک درد اُٹھا، درد اس قدَر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضان مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعا کے وَقت ٹھیک ہوگیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہوجاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے

میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بُہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا دردہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آکر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپَس آگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر **مَدَ ینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار ہوگیا۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر پاؤ گے صِحَّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

(فیضانِ سنّت، باب پیٹ کا قفل مدینہ، ج۱، ص۶۹۷)

ایصالِ ثواب

اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں۔

مکتبۃ المدینہ کے بستے

شادی بیاہ و دیگر خوشی وغمی کے مواقع پر اہلِ خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستہ (اسٹال) لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں۔

مجلس تراجم

مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کرکے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تقریباً 16 زبانوں میں تراجم ہورہے ہیں مثلاً عربی، فارسی، انگریزی، پشتو، ہندی، سوہالی، تامل وغیرھا

بیرونِ ملک اجتماعات

دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہوجاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کرتے ہیں۔

تربیتی اجتماعات

ملک و بیرونِ ملک میں ذمہ داران کے دو/تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کرکے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کرکے لوٹتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللّٰہ میری جھولی بھردے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”فیضانِ رضا“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی پھول

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مدینہ ۱: دعوتِ اسلامی کا بنیادی مقصد **اِسلامیّات** کو دنیا کے لوگوں تک اِس طرح پہنچانا کہ **مُبلّغین** خود بھی سنّتوں سے آراستہ رہیں، اور مُناظِرانہ ردّ کو ماہرِ فن عُلَما ءِ اہلسنّت پر چھوڑ کر تبلیغ واشاعت کا کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۲: اسلامیّات سے مُراد شَہَنْشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مقال، پیکرِ حُسن و جمال، مَخزنِ عظمت و کمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال، **محبوبِ ذُوالجَلال** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ اَقوال واَفعال ہیں جن پر حضرت سیِّدُنا امامِ اَعظم ابوحنیفہ، حضرتِ سیِّدُنا امامِ مالِک، حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافِعی، حضرتِ سیِّدُنا امامِ احمد بن حَنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم قائم رہے۔ سیِّدُنا امام اَبوالحَسن اشعری، سیِّدُنا امام ابومَنصور ماتُریدی رضی اللہ عنہما جن کی تعلیم دیتے رہے۔ سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی، سرکارِ غریب نواز حُضُور سیِّدُنا خواجہ مُعینُ الحقّ وَالدّین چشتی، حُضُور سیِّدُنا شیخ شہابُ الحقِ وَالدّین سُہروَردی، حُضُور سیِّدُنا شیخ بہاؤ الحقّ وَالدّین نَقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جن کے عامل رہے۔ عُلَما ءِ اہلسنّت مَثَلاً **صاحِب ردُّالمحتار**، خاتمُ الفُقَہاء سیِّدُنا شیخ سیِّد محمد امینُ الدّین ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیِّدُنا شاہ مُلّا

جِیوَن ہِندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ القوی وغیرہُم جنکے قائل رہے، خُصُوصًا **میرے ولیء نِعمت میرے اعلٰی حضرت اِمامِ اَہلِسُنّت عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبَت پروانہءِ شمعِ رِسالت مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا اَلحاج اَلحافظ اَلقاری اَلشّاہ امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کہ جنہوں نے انکی تَصرِیحات کو اپنی تصانیفِ مبارَکہ میں بیان کردیا اور اس کو اَلمُعتَمَدُ المُستَنَد، تَمہِیدُ اِلایمَان اور حُسَّامُ الحَرَمَین وغیرہ کُتُبِ مُفیدہ میں واضح فرمادیا ہے۔

مدینہ ۳: تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسلکِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک وہی ہے جو صَحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا مسلک تھا، یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان کر اُسی کی بندگی اور شَہَنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سرورِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا بھیجا ہوا سچا اور آخری رسول ماننا، نیز **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحَبَّت وعظمت کی مُکَمَّل پاسداری کرنا، ضَروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز **اللہ** ورسول وصَحابہ کرام عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہُم کی تَوہِین وتَنقِیص سے مکمل دُور اور گستاخوں سے دُور ونُفُور رہنا، وغیرہ وغیرہ۔

مدینہ ٤: اسلام میں عُلَماءِ حق کی بہت زیادہ اَہَمِّیَّت ہے اور وہ عِلمِ دین کے باعِث

عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیرِ عالم کے مقابلے میں عالم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، چنانچہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، ''عالم کی دو رکعت غیرِ عالم کی ستر رَکعَت سے افضل ہے۔'' (کنزالعمال ج ۱۰ ص ۸۷) لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لیے ضَروری ہے کہ وہ عُلَماءِ اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علماءِ اہلسنّت کی تَحقیر سے قَطعًا گُریز کریں۔ بِلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرت سیِّدُنا ابوالحَفص الکبیر علیہ رحمۃ القدیر فرماتے ہیں، ''جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحمت سے مایوس ہے۔'' (مکاشفة القلوب ، فی بیان الغیبة، ص ۷۱)

حضرت سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ''عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہوگیا۔'' (کنزُالعمال ج ۱۰ ص ۷۷) میرے آقا اعلیٰ حضرت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اُس کی (یعنی عالم کی) خَطا گیری (یعنی بھول نکالنا) اور اُس پر اعتِراض حرام ہے اور اِس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کَش ہونا اور اِستِفادَۂ مسائل چھوڑ دینا اِس کے حق میں زَہر ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۱۱ رضا فائونڈیشن لاھور) اُن نادان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز کلِمات بک دیا کرتے ہیں مَثَلاً بھئی ذرا بچ کر رہنا، ''مُلّا مہ صاحِب'' ہیں، عُلَما لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جَلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی

بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑ و چھوڑ و یہ تو مولوی ہے، (معاذَ اللہ عالم کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔ عُلَما نے (مَعاذَ اللہ) سُنّیت کا کوئی کام نہیں کیا (بعض اوقات ناپسندیدَگی کا اِظہار کرتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے) فُلاں کا اندازِ بیان تو مَولَویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عالِم کی تَوہین کی صورَتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شَرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ''اگر عالِمِ دین کو اس لیے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالِم'' ہے جب تو صَریح کافِر ہے اور اگر بوجہِ عِلم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق و فاجِر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیضُ القَلبِ وَخَبِیثُ البَاطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے'' خُلاصہ،، میں ہے مَن اَبغَضَ عَالِماً مِّن غَیرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیفَ عَلَیہِ الکُفرُ یعنی جو بلا کسی ظاہِری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے'' (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی) شَرِیعَت و عُلَمائے دین کی تَحقیر کے بعض کُفریہ کلِمات و انداز کی مِثالیں پیش کی جاتی ہیں، اگر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نے ماضی میں اپنے قول یا فِعل سے عالِم کی بسببِ عالِمِ دین توہین کر ڈالی ہو تو وہ توبہ و تَجدیدِ ایمان کر لے اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدیدِ نکاح اور کسی کا مُرید ہو تو تَجدیدِ بَیعَت بھی کر لے۔

☆ شَرِیعَت کی توہین کرنا کُفر ہے مَثَلاً کہا، میں شَرع وَرع نہیں جانتا یا جس کو کسی مُحتاط عالِمِ دین کا فتویٰ پیش کیا گیا اُس نے کہا، میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ زمین پر پٹک

دیا۔(ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ۹ص۱۷۲)

☆''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں،'' اس (جملے) سے ضَرور علُما کی تحقیر نکلتی ہے اور علُماءِ دین کی تحقیر کُفر ہے(فتاویٰ رضویہ ج ٦ ص ٢٤ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆جو کہے مولوی سب بدمَعاش ہیں یعنی سب علُما کو بُرا کہے اُس پر حکمِ کُفر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ ج ٤ ص ٤٥٤)

☆''عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا،'' کلمہ کُفر ہے(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج٦ص ۱۱۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

☆یہ کہنا بھی کُفر ہے کہ مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

☆یہ کہنا کہ''دین **اللہ** تعالیٰ نے تو آسان اُتارا تھا مولویوں نے مشکل کر دیا'' کفر ہے کیونکہ **اَلْاِ سْتِخْفَافُ بِالاَشرَافِ وَالعُلَمَاءِ کُفر**''(یعنی سادات وعلُما کی تخفیف و تحقیر کُفر ہے)(مجمعُ الانھر ج ٢ ص ٥٠٩)

☆جو کہے، علُما جو علِم سکھاتے ہیں محض قصّے کہانیاں ہیں یا خواہِشات ہیں یا محض دھوکہ ہیں یا کہا، میں حِیلوں کے علِم کا منکِر ہوں یعنی شَرِیعَت کو حِیلہ کہا یہ تمام اقوال کُفر ہیں۔(فتاویٰ عالمگیری ج ٢ ص ٢٧٠)

☆جو کہے، علِم کا کیا کروں گا جیب میں روپے ہونے چاہئیں ایسا کہنے والے پر حکمِ کُفر ہے۔

☆کسی نے عالِم سے کہا،''جا اور علِم کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔'' یہ کُفر ہے

(فتاویٰ عالمگیر ج ٢ ص ٢٧١)

یاد رہے! تعظیم صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی کی کی جائے گی، رہے بدمذہب عُلَما (یعنی عُلَماءِ سُوء) تو اُن کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مُطالَعہ کرنا اور انکی صُحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لیے زہرِ ہلاہل ہے۔

مدینہ ۵: معمولاتِ اہلسنّت ہماری پہچان ہے لہٰذا ان کی بجا آوَری میں کوتاہی نہ فرمائیے۔ مَثَلاً

(الف) ربیعُ النُّور شریف میں دھوم دھام سے جشنِ وِلادت منائیے، اپنے مکان اور دُکان وغیرہ پر ابتدائی ۱۲ دن چَراغاں اور سارا مہینہ (گاڑیوں پر بھی) سبز سبز پرچم لہرائیے۔ اپنی مسجِد اور مَحلّہ وغیرہ کو بھی بَرقی قُمقُموں اور سبز سبز پرچموں سے خوب سجائیے، شبِ وِلادت (ربیعُ النُّور شریف کی ۱۲ ویں رات) اجتماعِ ذِکر و نعت میں گزارنے کے بعد ہاتھوں میں سبز پرچم اُٹھائے کھڑے ہو کر عَین صبحِ صادِق کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے صبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے، ۱۲ ربیعُ النُّور شریف یعنی عیدِ مِیلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دن مرحبا کی دھومیں مچاتا ہوا جُلوسِ مِیلاد نکالئے،

(ب) عیدِ مِعراجُ النَّبی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام۔ ایّامِ خُلَفائے راشِدین علیہم الرضوان۔ سالانہ گیارھویں شریف اور یومِ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں ۲۵ صَفَر المُظفَّر کو اجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنعقاد فرمائیے۔

(ج) اَعراس کے مواقع پر مُزاراتِ اولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰه تَعالیٰ سے مُلحَقہ مساجِد میں مَدَنی قافِلے ٹھہرائیے، اپنے جَدوَل کے مطابِق وہاں زائرین میں نیکی کی

دعوت کی دُھو میں مچایئے اور صاحِبِ عُرس کی خوب بَرَکتیں لوٹیے۔

مدینہ ۶: تمام دعوتِ اسلامی والوں کو چاہیے کہ **مرکزی مجلسِ شوریٰ** اپنے ملک کی انتظامی کابینہ اور اپنے یہاں کی مجلسِ مُشاوَرت حتّٰی کہ اپنے اپنے ذَیلی نگران کی شرِیعَتِ مُطَہّرہ کے دائرہ میں رَہ کر اطاعت کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرتے رہیں۔

مدینہ ۷: شیطان غیبتیں کروا کر دین کے کام کا بُہت نقصان کرواتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو دوسروں پر اظہار کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے براہِ راست اُسی کو نرمی کے ساتھ اکیلے میں سمجھائیں اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار کریں اور اُس کے لیے دعا کریں۔ اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو تنہائی میں یا لکھ کر اپنے یہاں کی مُشاوَرت کے **''ذَیلی نگران''** کا تعاوُن حاصِل کریں جب کہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شَرِیعَت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مزید آگے مَثَلاً اپنی مُشاوَرت کے **''حلقہ نگران''** اگر یہ بھی نہ کر سکے تو **علاقائی** مشاوَرت کے نگران، پھر **تحصیل** مُشاوَرت کے نگران، پھر **شہر** مُشاوَرت کے نگران، پھر **ڈویژن** کی مُشاوَرت کے نگران، پھر **صُوبے** کی مشاوَرت کے نگران، پھر مُلک کی **انتظامی کابینہ** کے نگران سے رُجُوع کریں، یاد رکھیئے! اگر آپ نے شَرعی مَصلِحت کے بغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی بڑا ذمّہ دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو یہ **کبیرہ گناہ** ہوگا۔ اور اگر آپ کی وجہ سے بات عام ہوگئی اور علاقے میں تنظیمی مسائل کھڑے ہو گئے اور سنّتوں کے مَدَنی کام کو نقصان پہنچا تو آپ کی گردن پر دین کے

کام میں فساد برپا کرنے کا الزام اور دردناک عذاب کا اِستحقاق ہوگا۔

مدینہ ۸: سنّتوں بھرے اِجتماعات وغیرہ میں بیان کی دو صورَتیں ہوں گی۔

(الف) وہ مُبلِّغین جو علم و عمل میں مُمتاز ہوں گے اور تبلیغ کی بھرپور صَلاحِیَّت رکھتے ہوں گے (مَثَلاً درسِ نظامی کرلیا ہو نیز مُطالعہ وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ حافِظہ بھی قوی ہو اور شَرعی غلَطیاں نہ کرتے ہوں) ان کو زَبانی بیان کرنے کی اجازت ہوگی۔

(ب) وہ مُبلِّغین جو علم میں مُمتاز نہ ہوں گے وہ علمائے اہلسنّت کی کُتُب سے حسبِ ضَرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چَسپاں کرکے اُنہیں دیکھ کر مِن وعَن بیان کریں گے،

اے ربِّ محمد بہرِ رضا، عطّار کی ہو مقبول دعا
ہر ''دعوتِ اسلامی والا'' سنّت کا علم لہراتا رہے

اٰمین بجاہِ النبیِّ الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''تمہارا کسی کو کتاب اللہ عزوجل کی ایک آیت سکھانے کے لئے جانا تمہارے لئے **سو رکعتیں** ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا کسی کو علم کا **ایک باب** سکھانے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے **ہزار رکعتیں** ادا کرنے سے بہتر ہے۔''

(سنن ابن ماجه ، كتاب السنة، الحديث :٢١٩ ، ج ١، ص ١٤٢)

مآخذ و مراجع

.1	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	پروگریسیو بکس لاہور
.2	ارمغان مدینہ	حضرت علاّمہ مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
.3	آداب مُرشِد کامل	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
.4	تاریخ الخلفاء		نور محمد اصح المطابع کراچی
.5	الترغیب والترہیب	امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
.6	الترغیب والترہیب	امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
.7	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینہ کراچی
.8	تفسیر در منثور		دار الفکر بیروت
.9	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
.10	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
.11	تفہیم البخاری	حضرت علامہ غلام رسول رضوی	فیصل آباد پنجاب
.12	تنبیہ الغافلین	امام المواہب عبد المواہب متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
.13	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن ابراہیم ثمر قندی	شبیر برادرز لاہور
.14	جامع احکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی	دار الفکر، بیروت
.15	جامع البیان	ابو جعفر محمد بن جریر طبری	دار المعرفہ بیروت
.16	الجامع الصغیر	جلال الدین ابن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
.17	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
.18	حلیہ الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
.19	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن کراچی

.20	ذوقِ نعت	شہنشاہِ سُخن مولانا حسن رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
.21	روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
.22	الریاض النضرۃ	امام شیخ ابو جعفر احمد طبری متوفی ۶۹۴ھ	دار المنار القاہرہ
.23	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر بیروت
.24	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
.25	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
.26	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	لاہور
.27	السنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
.28	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
.29	سیرت رسول عربی ﷺ	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
.30	شرح الزرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
.31	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بن البیہقی التوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
.32	الشفا	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ	ملتان
.33	صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
.34	صحیح ابن خزیمہ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمۃ النیسابوری ،متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت

.35	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
.36	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
.37	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	کراچی
.38	الصمت لِابنُ اَبی الدُّنیا	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
.39	العقد الفرید		دار احیاء التراث العربی بیروت
.40	عیون الحکایات	ابو فرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
.41	فتاوی رضویہ	امام اہلسنت احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
.42	فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
.43	فردوس الاخبار	شیرویہ بن شھر داد الدیلمی المتوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العربی بیروت
.44	فیضانِ سنّت	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
.45	قبالۂ بخشش	خلیفہ اعلیحضرت جمیل الرحمن	کراچی
.46	قیمۃ الزمن عند العلماء (تلخیص)		برکات المدینہ کراچی
.47	مجمع الزّوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
.48	مرآۃ المناجیح	حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
.49	مرآۃ المناجیح	حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
.50	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم المتوفی 405ھ	دار المعرفہ بیروت
.51	المستطرف		دار صادر بیروت

.52	المسند	امام ابو عبد اللہؒ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
.53	مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
.54	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر، بیروت
.55	مشکوۃ المصابیح	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ التبریزی	کراچی
.56	مصنف عبد الرزاق		دار الکتب العلمیہ بیروت
.57	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
.58	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی	دار الفکر، بیروت
.59	المعجم الکبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
.60	مغیلان مدینہ	علاّمہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
.61	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
.62	مکتوب امیر اہلسنّت	علاّمہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
.63	الملفوظ	امام احمد رضا خان المتوفّٰی ۱۳۴۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور
.64	مُناجاتِ عطّاریہ	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
.65	منہاج العابدین	امام الغزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
.66	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت

رسائل دعوتِ اسلامی کیا ہیں؟

اللہ پاک کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری کے بیانات سے کئی اسلامی بھائیوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا ہے۔ چنانچہ ان بیانات کی اہمیت کے پیشِ نظر انہیں تحریری شکل میں لانے کا سلسلہ تقریباً 2009 سے شروع ہوا اور تادمِ تحریر 37 کتب و رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ! یہ سب کتب و رسائل سات جلدوں میں پیش کیا جارہے ہیں، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- پہلی جلد میں 8 رسائل ہیں۔
- دوسری جلد میں 7 رسائل ہیں۔
- تیسری جلد میں 7 رسائل ہیں۔
- چوتھی جلد میں 5 رسائل ہیں۔
- پانچویں جلد میں 4 رسائل ہیں۔
- چھٹی جلد میں 5 رسائل ہیں۔
- ساتویں جلد مدنی چینل کے سلسلے **"اسلام اور شادی"** کی 14 اقساط کے تحریری مجموعے پر مشتمل ہے۔